ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.99, Tuesday, 13 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۹۹)، بروز منگل، ۱۳ ر اکتوبر ۲۰۲۶ء، ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

برلن میں مظلوم فلسطینی عوام کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا مظاہرہ، اسرائیل کے خلاف نعرے بازی ص:02

ریاض ایئرپورٹ پر پھر حملہ، ایک شخص ہلاک

ایئرپورٹ کے ٹرمینل 4 پر پروجیکٹائل گرنے سے لگ گئی آگ، 11 افراد زخمی

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب کی راجدھانی ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر دو روز میں دوسری بار حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ایک پاکستانی شہری جاں بحق اور 11 افراد زخمی ہو گئے۔ سعودی عرب کی جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن کے مطابق اتوار کو ایئر پورٹ کو ایک نامعلوم پروجیکٹائل سے نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں جانی نقصان ہوا۔ سعودی اتحادی افواج کے مطابق ایئرپورٹ کے ٹرمینل 4 پر پروجیکٹائل گرنے سے آگ لگ گئی، جس پر قابو پانے کیلئے ہنگامی امدادی ٹیمیں مصروف رہیں۔ سعودی اتحادی افواج کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے بتایا کہ ایئرپورٹ کے قریب ایک کروز میزائل کو فضائی دفاعی نظام نے روک لیا۔ حکام کے مطابق واقعے میں ہونے والے نقصان اور ایئرپورٹ کی تنصیبات کی سلامتی کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یمن کے حوثی گروپ نے حملوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بیلسٹک اور کروز میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے چار کارروائیاں کی گئیں۔ حوثیوں کے مطابق ریاض اور دمام کے ایئرپورٹس سمیت سعودی تیل کمپنی آرامکو کی دو تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ سعودی حکام نے اتوار کی شام دمام ایئرپورٹ پر حملے کی بھی تصدیق کی۔ یہ حملہ ایسے وقت ہوا جب کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہفتے کے روز ہونے والے مہلک حملے کے بعد بند تھا۔ اطلاعات کے مطابق ہفتے کے حملے میں 12 افراد ہلاک اور 300 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ اس دوران ہندوستانی سفارت خانے نے بھی تصدیق کی کہ ہفتے کے حملے میں زخمی ہونے والا ایک ہندوستانی شہری اتوار کو دم توڑ گیا۔ یمن میں راجدھانی صنعا سمیت متعدد اہم علاقوں پر برسر اقتدار حوثی گروپ نے مزید حملوں کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ ابھی اس سے بھی بدتر ہونا باقی ہے۔ سعودی حکام کی جانب سے تازہ حملے کے مکمل نقصانات اور دیگر تفصیلات کی تصدیق کا عمل جاری ہے۔ اس دوران سعودی میڈیا نے گزشتہ روز شاہ خالد بین الاقوامی ایئرپورٹ پر ہوئے حملے کے لمحات کی فوٹیج نشر کی ہیں۔ سعودی شہری ہوابازی اتھارٹی نے اعلان کیا تھا کہ ہفتے کی سہ پہر ریاض کے شاہ خالد بین الاقوامی ایئرپورٹ کو نشانہ بنانے والے ظالمانہ حملے میں 12 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں شہری اور مقیم غیر ملکی شامل ہیں، جبکہ 309 دیگر زخمی ہوئے، یہ بات اتھارٹی کے بیان میں بتائی گئی ہے۔ سول تنصیبات بالخصوص شاہ خالد بین الاقوامی ایئرپورٹ پر حوثیوں کے حملوں کے دوبارہ آغاز کے بعد اتحادی افواج کے سرکاری ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کہا کہ حوثی ملیشیا کی جانب سے ہفتے کے روز ریاض کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے مسافر ہالوں میں سے ایک پر کیا گیا حملہ، بین الاقوامی انسانی قانون اور اس کے روایتی قواعد کے مطابق ایک مکمل جنگی جرم کے زمرے میں آتا ہے۔

چندروز میں دلہن بننے والی مصری ایئر ہوسٹس سعودی ایئرپورٹ حملے میں جاں بحق

ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہونے والے حملے میں 28 سالہ مصری ایئر ہوسٹس عزہ رمزی محمد حسن شدید زخمی ہونے کے بعد دم توڑ گئیں جن کی چند روز بعد شادی ہونا تھی۔ وہ سعودی فضائی کمپنی فلائی ناس سے وابستہ تھیں۔ عزہ رمزی کا تعلق مصر کے صوبے البحیرہ سے تھا۔ ان کے اہل خانہ کے مطابق وہ جلد مصر واپس آ کر اپنی شادی کی تیاریوں میں شامل ہونے والی تھیں جبکہ بعض رپورٹس میں بتایا گیا ہیکہ ان کی شادی چند ہی دن بعد متوقع تھی۔ حملے کے وقت وہ ایئرپورٹ پر اپنی ڈیوٹی انجام دے رہی تھیں۔ شدید زخمی حالت میں انہیں اسپتال منتقل کیا گیا تاہم وہ جانبر نہ ہوسکیں۔ مصر کی وزارتِ خارجہ نے عزہ رمزی کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ریاض میں موجود مصری سفارتخانے اور قونصل خانے کو ان کی میت مصر منتقل کرنے کے انتظامات کی ہدایت کی ہے۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ وہ ان کی چھٹی پر گھر واپسی کے منتظر تھے، مگر ایئرپورٹ پر ہونے والے حملے نے ان کے تمام منصوبے غم میں بدل دیے۔

ایران کی سعودی عرب اور یمن کے درمیان مذاکرات میں سہولت کاری کی پیشکش

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے سعودی عرب اور یمن کے درمیان مذاکرات میں سہولت

فراہم کرنے کے لیے پیشکش کردی ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے یہ پیشکش سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان سے ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران کی۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے مطابق حوثی جنگجوؤں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں اضافے کے بعد دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان یہ پہلی رپورٹ شدہ بات چیت ہے۔ رپورٹ کے مطابق حوثیوں نے گزشتہ ایک ہفتے کے دوران متعدد مرتبہ سعودی عرب کو نشانہ بنایا۔ ہفتے کو ریاض کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہونے والے حملے میں 13 افراد ہلاک اور 300 سے زائد زخمی ہونے کی اطلاع دی گئی۔ رپورٹ میں اس واقعے کو ایک دہائی سے زیادہ عرصے کے دوران سعودی عرب میں ہونے والے مہلک ترین حملوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ ایران کی جانب سے مذاکرات میں سہولت کاری کی پیشکش ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان کشیدگی میں اضافے سے خطے کی سکیورٹی صورت حال پر خدشات بڑھ رہے ہیں۔

خلیجی ممالک نے جان لیا ہوگا کہ امریکی سیکیورٹی چھتری کسی کام کی نہیں

اب وقت آگیا کہ سبق سیکھیں اور امریکی صدر اور اسرائیلی وزیر اعظم پر انحصار کر کے خود کو خطرے میں نہ ڈالیں: ایران

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے خبردار کیا ہے کہ وہ خطے میں امریکی اور اسرائیلی بالادستی کی بحالی کی اجازت نہیں دے گا۔ ایرانی سرکاری علاقائی نظام کی بحالی کی اجازت نہیں دے گا۔ خیال رہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے جواب میں ایران نے مارچ سے آبنائے ہرمز بند

نشریاتی ادارے کے مطابق ایرانی مسلح افواج کے ترجمان ابوالفضل شکارچی نے کہا کہ خطے کے ممالک اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ امریکہ کی نام نہاد سیکیورٹی کی چھتری کتنی مؤثر ہے۔ انھوں نے کہا کہ مغربی ایشیا میں امریکی سیکیورٹی نظام کی افادیت پر علاقائی ممالک کے سامنے سوالات اٹھ چکے ہیں اور اب وقت آگیا کہ وہ اس تجربے سے سبق سیکھیں۔ امریکی صدر اور اسرائیلی وزیرِ اعظم پر انحصار کر کے خود کو خطرے میں نہ ڈالیں۔ ایرانی افواج کے ترجمان ابو الفضل شکارچی نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ امریکا خطے میں اپنی سلامتی بھی یقینی بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتا چہ جائیکہ وہ دوسرے ممالک کو تحفظ فراہم کر سکے۔ ان کے بقول امریکی سیکیورٹی ضمانتوں پر انحصار جاری رکھنے کا مطلب غلط اندازوں اور فیصلوں کی بھاری قیمت ادا کرنا ہے۔ ایران ان مغربی ایشیا میں امریکہ اور اسرائیل کے زیرِ اثر کر رکھی ہے جہاں سے دنیا کو تیل و گیس کی 20 فیصد سے زائد مقدار کی ترسیل ہوتی ہے۔ پیٹرول کی قلت بڑھ گئی اور قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہوا۔ ایران نے امریکی حملوں کے جواب میں خلیجی ممالک میں قائم امریکی فوجی اڈّوں کو نشانہ بناتا آیا ہے اور اب یمن کے حوثیوں نے بھی سعودی عرب میں تنصیبات اور ایئرپورٹس کو نشانہ بنایا ہے۔ یمن کے حوثیوں نے باب المندب میں سعودی عرب کی بحری ناکہ بندی بھی کر رکھی ہے اور ایسٹ ویسٹ پائپ لائن کو بھی نشانہ بنایا ہے جس سے خلیجی ممالک میں تیل کی پیداوار اور ترسیل میں کمی واقع ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ متعدد خلیجی ممالک میں سیکیورٹی کے نام پر امریکی فوجی اڈّے قائم ہیں جو ان ممالک کے تحفظ کی یقین دہانی کراتے ہیں تاہم ایران اور حوثیوں کے حملوں کو روکنے میں خاطر خواہ کامیاب نظر نہیں آتے ہیں۔

میناب اسکول پر حملے کے ذمہ داروں کو جواب دہ ہونا ہوگا، عراقچی

تہران: ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے کہا ہے کہ میناب کے شجرۂ طیبہ اسکول پر حملے کے ذمہ داروں اور اس کے احکامات دینے والوں کو جواب دہ بنانا وزارت خارجہ کی ذمہ داری ہے۔ عباس عراقچی نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بتایا کہ انہیں میناب کے شجرۂ طیبہ اسکول میں حملے کے بعد زندہ بچ جانے والی طالبہ فاطمہ زہرا شیخ آبادی کا خط موصول ہوا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ آج 'ماحولیاتی تباہی؛ خاموش جرم' کے عنوان سے منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر انہیں فاطمہ زہرا کا خط ملا، جس میں اس نے اپنی سہیلیوں اور ہم جماعتوں نیایش، سوناز، باران اور زینب کو یاد کیا ہے جو امریکی حملے میں شہید ہو گئی تھیں۔ عراقچی کے مطابق فاطمہ نے خط میں لکھا ہیکہ وہ اسلیے زندہ بچ گئی تا کہ اپنی سہیلیوں کے بارے میں بتا سکے اور ان کی یاد زندہ رکھ سکے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے یہ سوال بھی کیا کہ اس سانحے اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے وہ کارروائی کیوں نہیں کرتا۔ طالبہ نے ایرانی عوام سے اپیل کی کہ وہ اس کی سہیلیوں کو فراموش نہ ہونے دیں۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ خط ان کے اور وزارت خارجہ کے ساتھیوں کیلئے محض ہمدردی کے اظہار سے بڑھ کر ایک ذمہ داری کی یاد دہانی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ وزارت خارجہ کی اصل ذمہ داری حقائق کو محفوظ کرنا، اس واقعہ کے خلاف قانونی اور بین الاقوامی سطح پر کارروائی کرنا اور اس کے ذمہ داروں اور احکامات دینے والوں کو جواب دہ بنانا ہے۔

روس سے ڈیزل خریدنے کے ٹرمپ کے منصوبے پر امریکی سینیٹرز کا احتجاج

فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ، کانگریس سے مشاورت نہیں کی اور نہ ہی فیصلے کے جواز سے متعلق پیش کی گئی مطلوبہ وضاحت

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکہ میں ریپبلکن اور ڈیموکریٹک جماعتوں سے تعلق رکھنے والے 6 سینیٹرز نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سے اس منصوبے کے بارے میں کانگریس سے مشاورت نہیں کی اور نہ ہی فیصلے کے جواز سے متعلق مطلوبہ وضاحت پیش کی۔ ان کے مطابق ریپبلکن سینیٹرز سوزن کولنز، لیزا مرکاؤسکی، تھوم ٹلس اور جان کرٹس ہیں، جبکہ دو ڈیموکریٹ سینیٹرز جین شاہین اور رچرڈ بلومینتھل شامل ہیں۔ ریپبلکن

روس سے ڈیزل خریدنے کا منصوبہ فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ سینیٹرز کا کہنا ہے کہ یوکرین کے خلاف روسی جنگ جاری رہنے کے دوران ماسکو سے ایندھن کی خریداری روسی صدر ولادیمیر پیوٹن کو مالی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق سینیٹرز نے مشترکہ بیان میں کہا کہ انتظامیہ نے روس سے توانائی کی درآمدات پر پابندی سے متعلق امریکی قانون بھی اس معاملے میں اہم ہے۔

صدر ٹرمپ نے جمعے کو سوشل میڈیا پر اعلان کیا تھا کہ روسی صدر پیوٹن سے ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران ڈیزل کی فراہمی کا معاہدہ طے پایا ہے۔ مشترکہ بیان پر دستخط کرنے والے چار سینیٹر تھوم ٹلس نے این بی سی کے پروگرام ''میٹ دی پریس'' میں کہا کہ اگر انتظامیہ ڈیزل خریداری کا منصوبہ آگے بڑھاتی ہے تو اس پر سوال اٹھ سکتا ہے کہ آیا صدر قانون کی پابندی کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ روس یوکرین میں جارحیت کرنے والا ملک ہے اور جنگ ختم کرنے کیلئے اسے زیر قبضہ علاقوں سے نکلنا چاہیے۔

یوکرین اور روس کے درمیان جنگ بندی سے متعلق ٹرمپ کے اچانک اعلان سے زیلنسکی حیران

'اگر ٹرمپ نے پیوتن کے ساتھ مذاکرات کیے ہیں تو ہمیں بتایا جائے کہ جنگ بندی کب شروع ہوگی، ہم تیار ہیں اور اسے قبول کریں گے'

کیف، (ایجنسی): امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اچانک اعلان کیا ہے کہ یوکرین اور روس دونوں ممالک کی تیل صاف کرنے والی تنصیبات کو نشانہ بنانے سے فوری طور پر رکنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ یہ پیش رفت ٹرمپ کی جانب سے یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیے جانے کے 24 گھنٹے بعد اور روسی صدر ولادیمیر پیوتن کے ساتھ اس معاہدے کے 48 گھنٹے سے بھی کم وقت بعد سامنے آئی ہے، جس کے تحت روس پر عائد بعض پابندیاں اٹھانے کے بدلے ماسکو امریکہ اور عالمی منڈیوں کو ڈیزل فراہم کرے گا۔ ٹرمپ نے اچانک اور کسی پیشگی اعلان کے بغیر اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ دونوں فریق ایک معاہدے پر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ اب سے روس اور یوکرین کے درمیان جنگ میں جنگ بندی ہے۔ دونوں فریق اس پر متفق ہو گئے ہیں۔ اسکی خلاف ورزی نہ کریں! اگرچہ زیلنسکی نے کہا کہ وہ اس اعلان پر حیران ہیں تاہم انہوں نے امریکی تجویز

قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ برطانوی اخبار 'دی گارڈین' کے مطابق ان کی شرط یہ ہے کہ جنگ بندی دونوں جانب سے ہو اور اس کیلئے 'حقیقی ضمانتیں' فراہم کی جائیں۔ اس سے مراد کیف کے اتحادیوں بشمول واشنگٹن کی جانب سے ماسکو کے خلاف تعزیری اقدامات ہیں۔ یوکرین کے صدر نے 'ایکسیوس' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر صدر ٹرمپ نے پیوتن کیساتھ مذاکرات کیے ہیں تو ہمیں بتایا جائے کہ جنگ بندی کب شروع ہوگی۔ ہم تیار ہیں اور اسے قبول کرینگے۔ اس سے قبل زیلنسکی نے روسی تیل صاف کرنیوالی تنصیبات پر حملے روکنے کیلئے واشنگٹن کی جانب سے کیف کو دی گئی تجویز مسترد کر دی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے ماسکو کو یوکرین کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر حملے بند کرنا ہونگے۔ دوسری جانب کریملن کی طرف سے ٹرمپ کے اعلان کردہ جنگ بندی پر عمل درآمد کے کوئی آثار سامنے نہیں آئے۔ مبصرین کے مطابق واشنگٹن اور کیف کے درمیان پہلے سے کشیدہ تعلقات میں جمعے کے روز مزید تلخی پیدا ہوئی، جب ٹرمپ نے روسی ڈیزل کی برآمدات پر عائد پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا۔ ٹرمپ کا مؤقف تھا کہ اس اقدام سے اگلے ماہ امریکی کانگریس کے وسط مدتی انتخابات سے پہلے عالمی اور مقامی سطح پر ایندھن کی قیمتیں کم کرنے میں مدد ملے گی۔

یوکرین میں روسی میزائل اور ڈرون حملوں میں 32 افراد ہلاک

یوکرین میں روسی میزائل اور ڈرون حملوں میں کم از کم 32 افراد ہلاک اور 100 کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق صدر ولادیمیر زیلنسکی نے حملے کو روس کے 'سب سے گھناؤنے حملوں' میں سے ایک قرار دیا ہے۔ سب سے زیادہ جانی نقصان شمالی چرنی ہیو کے علاقے پریلکی میں ہوا، جہاں ایک میزائل نے 5 منزلہ رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا جس میں یوکرینی حکام کے مطابق 5 بچوں سمیت 22 افراد ہلاک اور 55 کے قریب زخمی ہوئے۔ یوکرینی حکام نے بتایا کہ راجدھانی کیف میں رہائشی عمارتوں پر حملوں میں 4 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ ایک مضافاتی علاقے میں ڈرون کا ملبہ گرنے سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔ زیلنسکی نے کہا کہ روس نے 70 میزائل داغے ہیں، جن میں سے کئی بیلسٹک ہیں اور درجنوں ڈرونز۔ انہوں نے کہا کہ بیلسٹک میزائل یوکرین کیلئے سب سے بڑا فضائی دفاعی چیلنج بنے ہوئے ہیں اور انہوں نے اضافی امریکی ساختہ پیٹریاٹ سسٹم کا مطالبہ کیا۔

ایک فلسطینی کمانڈر کو نشانہ بنانے کے لیے اسرائیلی آرمی چیف نے تین سو فلسطینیوں کو شہید کرنے کا حکم دیا

غزہ: قابض صیہونی فوج کے چار اہلکاروں کے اعترافات اور فراہم کردہ شہادتوں نے 31 اکتوبر سنہ 2023ء کو شمالی غزہ کے جبالیہ مہاجر کیمپ میں صیہونی فوج کی طرف سے کی جانے والی اس ہولناک نسل کشی اور قتلِ عام کی نئی اور سفاکانہ تفصیلات سے پردہ اٹھا دیا ہے جس کے نتیجے میں سیکڑوں فلسطینی شہری جامِ شہادت نوش کرنے کے ساتھ دسیوں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ان اعترافات کی تفصیلات صیہونی اخبار »ہارٹز« نے شائع کی ہیں۔ عبرانی اخبار نے ان میں سے ایک صیہونی فوجی کا بیان نقل کرتے ہوئے بتایا کہ اس سفاکانہ حملے کا بنیادی مقصد اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز کے ایک کمانڈر ابراہیم البیاری کو نشانہ بنانا تھا۔

صیہونی فوجی نے اعتراف کیا کہ فوج کے اہلکار اس بات سے اچھی طرح واقف تھے کہ البیاری متعدد بڑی رہائشی عمارتوں کے نیچے زیرِ زمین موجود ہیں، لیکن انہیں ان کے خاص مقام یا اس مخصوص عمارت کا علم نہیں تھا جس کے نیچے وہ موجود تھے، صیہونی فوجی نے مزید انکشاف کیا کہ ''اسی لیے ہم نے ان متعدد عمارتوں کا انتخاب کیا جو عام شہریوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں اور اس سرنگ کے اوپر واقع تمام رہائشی عمارتوں کو زمین بوس کرنے کا حتمی فیصلہ کیا گیا جس میں ان کے موجود ہونے کا گمان تھا''۔

صیہونی فوجی نے تسلیم کیا کہ ''ہم نے شہریوں کو نکالنے یا علاقہ خالی کروانے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا، کیونکہ ہمارے لیے سب سے اہم بات یہ تھی کہ وہ فرار ہونے کی کوشش نہ کر سکیں اور انہیں ہر قیمت پر قتل کر دیا جائے''۔ ایک اور صیہونی فوجی کی شہادت کے مطابق صیہونی فوج کے اپنے عسکری تخمینوں سے یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ اس حملے کے نتیجے میں 250 سے 300 کے قریب بے گناہ فلسطینی شہریوں کی شہادت کا قوی امکان ہے، جس کی وجہ سے یہ معاملہ صیہونی چیف آف سٹاف تک پہنچایا گیا اور انہوں نے اس اجتماعی قتلِ عام کی باقاعدہ منظوری دی۔

صیہونی فوجی نے مزید کہا کہ ''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس وقت شدید ششدر رہ گیا تھا جب صرف ایک بٹالین کمانڈر کو نشانہ بنانے کی خاطر شہریوں سے بھری متعدد کثیر المنزلہ عمارتوں کو بالکل زمین بوس کر دیا گیا، جس سے سیکڑوں معصوم انسان شہید اور زخمی ہوئے''۔ دوسری جانب ''ہارٹز'' نے صیہونی غاصب فوج کے خلاف کام کرنے والی تنظیم »بریکنگ دی سائلنس« کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نداف وائمن کا بیان نقل کیا ہے، جنہوں نے صیہونی فوجیوں کی شہادتوں کے بعد ان مظالم کے تمام ذمہ داروں کے سخت احتساب کا مطالبہ کیا۔

نداف وائمن نے کہا کہ ''آپ ایک بٹالین کمانڈر کی ٹارگٹ کلنگ کے لیے 300 عام شہریوں کے قتل کا پروانہ نہیں دے سکتے اور پھر یہ ڈھونگ رچائیں کہ آپ بے گناہ انسانوں کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں''۔

واضح رہے کہ 31 اکتوبر سنہ 2023ء کو شمالی غزہ کے جبالیہ مہاجر کیمپ کے وسطی بلاک «6» میں صیہونی جنگی طیاروں نے تقریباً سات ٹن سے زائد وزنی بارودی بم گرا کر ایک ہولناک اور خونریز نسل کشی کو انجام دیا تھا، جس کے نتیجے میں ایک پورا رہائشی محلہ تباہ ہو گیا جہاں ہزاروں کی تعداد میں مقامی باشندے اور بمباری سے بچ کر آئے ہوئے بے گھر افراد مقیم تھے۔ غزہ میں وزارتِ صحت اور وزارتِ داخلہ کے اس وقت کے جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس ہولناک بمباری کے نتیجے میں 400 سے زائد فلسطینی شہری شہید اور سینکڑوں زخمی ہوئے تھے، جبکہ دسیوں افراد ملبے تلے دب کر ہمیشہ کے لیے لاپتہ ہو گئے۔ اس صیہونی درندگی کے نتیجے میں کئی خاندان سول رجسٹر سے مکمل طور پر مٹ گئے، جبکہ ابونصر، ابوالقمصان، حجازی، مسعود، البہنساوی اور عکاشہ خاندانوں کے پسماندگان اپنے پیاروں کے جسدِ خاکی کو تلاش کرنے اور ان کا کوئی سراغ حاصل کرنے سے بالکل قاصر رہے، جو صیہونی جارحیت کے انسانی تباہی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

قابض صیہونی ریاست آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے امریکی و یورپی پشت پناہی کے ساتھ قطاع غزہ میں نسل کشی، اجتماعی قتلِ عام، بھوک سے مارنے، اینٹ سے اینٹ بجانے، جبری نقل مکانی، گرفتاریوں اور بیماریاں پھیلانے کے ہولناک سلسلہ پر عمل پیرا ہے، اور اس نے عالمی عدالتِ انصاف کے احکامات اور بین الاقوامی مطالبات کو یکسر ٹھکرا رکھا ہے۔ اس صیہونی نسل کشی اور بربریت کے نتیجے میں اب تک 249 ہزار سے زائد فلسطینی شہری شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر تعداد معصوم بچوں اور خواتین پر مشتمل ہے، جبکہ 11 ہزار سے زائد شہداء کے ملبے تلے لاپتہ ہیں، اس کے علاوہ لاکھوں بے گھر افراد قحط کا شکار ہیں اور پٹی کے تمام شہروں کو صیہونی ریاست نے مکمل طور پر مسمار کر دیا ہے۔

ملبے تلے دبے غزہ کے شہداء کی شناخت کے امکانات روز بروز معدوم ہو رہے ہیں: ریڈ کراس کی تنبیہ

غزہ: مقبوضہ بیت المقدس میں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے ترجمان ہیٹ گرِفتھ نے خبردار کیا ہے کہ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے اہم ثبوتوں کے ضائع ہونے اور جسدِ خاکی نکالنے کے راستے میں درپیش شدید مشکلات کے باعث غزہ میں شہداء کی شناخت ممکن بنانے کے امکانات روز بروز معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ ہیٹ گرِفتھ نے بتایا کہ نہ پھٹنے والا صیہونی بارود اور دھماکا خیز مواد لاشوں کو نکالنے کے آپریشنز میں شدید خطرات کا باعث بن رہا ہے، جبکہ ریسکیو اہلکار ملبہ ہٹانے کے لیے انتہائی سست رفتاری سے کام کرنے پر مجبور ہیں اور ایک وقت میں صرف چند سینٹی میٹر ملبہ ہی ہٹا پاتے ہیں، جس نے شہداء کے جسدِ خاکی تک رسائی اور ان کی شناخت کو انتہائی پیچیدہ بنا دیا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ صیہونی فورسز کی طرف سے طبی بنیادی ڈھانچے کی منظم تباہی نے صحت کے کارکنوں کو شہداء کی شناخت کے لیے شدید ترین وسائل کی قلت کے باعث تدریجی طور پر ابتدائی اور روایتی طریقوں پر انحصار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

یہ شدید مشکلات لاپتہ افراد کے خاندانوں کو ایک نامعلوم انتظار کی کربناک دلدل میں دھکیل رہی ہیں؛ کیونکہ ثبوتوں کے ضائع ہونے اور معائنے و توثیق کے ذمہ دار طبی نظام کو پہنچنے والے شدید نقصان کی وجہ سے کسی جسدِ خاکی کا ملبے سے برآمد ہو جانا بالضرور اس بات کی ضمانت نہیں بنتا کہ اس کی شناخت ممکن ہو سکے گی۔

یہ گہری تشویشناک تنبیہ غزہ میں ملبہ ہٹانے کے راستے میں حائل پہاڑ جیسے چیلنجز کے درمیان سامنے آئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ڈویلپمنٹ پروگرام کی طرف سے گذشتہ ستمبر میں جاری کردہ تخمینوں کے مطابق غزہ کا ملبہ لگ بھگ 61 ملین ٹن تک پہنچ چکا ہے، جس کے نیچے 8,000 سے 10,000 کے قریب شہداء کے جسدِ خاکی دبے ہوئے ہو سکتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ادارے نے اشارہ کیا کہ وہ ریڈ کراس سمیت دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر انسانی باقیات کے مقامات کی نشان دہی کرنے اور ملبہ ہٹانے کے دوران انہیں ترجیح دینے کے لیے کوشاں ہے تاکہ ان کے ساتھ شایانِ شان سلوک اور خاندانوں کے لیے ان کی صحیح توثیق کو یقینی بنایا جا سکے۔

شہداء کے جسدِ خاکی کو نکالنے کی ضرورت محض ایک انسانی پہلو تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ صیہونی مظالم کے ثبوتوں کی حفاظت سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں حقوقِ انسانی کی صورت حال پر اقوام متحدہ کی خصوصی رپورٹر فرانسسکا البانیز نے گذشتہ سات ستمبر کو خبردار کیا تھا کہ قابض صیہونی فورسز کی جانب سے ملبہ ہٹانے کا عمل صیہونی ریاست کے ہولناک مظالم کے ثبوتوں کو مٹانے اور انسانی باقیات کی برآمدگی میں رکاوٹ بننے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ملبے کی مکمل صفائی سے پہلے عدالتی ثبوتوں (فارنزک ایویڈینس) کو اکٹھا کرنا اور شہداء کی شناخت کو حتمی بنانا انتہائی لازمی ہے۔ ان دلدوز حالات میں وقت کا گزرنا لاپتہ افراد کے سوگوار خاندانوں کے المیے میں ایک اور المناک اضافہ بن رہا ہے؛ جہاں غمزدہ خاندان اپنے پیاروں کے انجام کے منتظر ہیں اور ریسکیو ٹیمیں ملبے تلے ان تک پہنچنے کی مسلسل کوششیں کر رہی ہیں، جبکہ دوسری طرف وہ تمام تر ثبوت جن سے ان جسدِ خاکی کو ان کے نام واپس مل سکتے تھے، آہستہ آہستہ مٹتے جا رہے ہیں۔

روزنامہ صحافت برمنگھم

DAILY SAHAFAT Birmingham
۳۰/ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ
13-10-2026

U.K.

عالمی صحافت
www.sahafat.in

غزہ میں نسل کشی کے خلاف نیویارک یونیورسٹی کے طلباء کا احتجاج، اسرائیل سے تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ

یونیورسٹی تل ابیب میں اپنا کیمپس بند کرے، اپنی سرمایہ کاری کی تفصیلات عام کرے اور فلسطین کے حامیوں کی آواز دبانے کا سلسلہ ختم کرے

نیویارک، (ایجنسیاں): نیویارک یونیورسٹی کے 100 سے زائد طلباء نے غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی اور فلسطین پر قبضے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے یونیورسٹی سے اسرائیل کے ساتھ تمام تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق نیویارک یونیورسٹی کے طلباء نے واشنگٹن اسکوائر پارک کے گریبلڈی پلازا میں مظاہرہ کیا اور غزہ میں نسل کشی کے خلاف صہیونی حکومت سے تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس دوران وہاں سے گزرنے والے کئی افراد بھی مظاہرین کے حق میں نعروں میں شریک ہوئے، جبکہ چند صہیونیوں نے مظاہرین پر چیخ و پکار کی، تاہم مجمع نے انہیں زیادہ توجہ نہیں دی۔ ذرائع کے مطابق طلبہ تنظیم ایس جے پی، طلبہ اسمبلی کے کارکنوں، نیویارک یونیورسٹی میں فلسطین سے انصاف کے حامی اساتذہ و ملازمین اور قانون کے طلبہ کی تنظیم کے نمائندوں نے تقاریر کرتے ہوئے گزشتہ تین برسوں کے دوران غزہ میں فلسطینیوں کی تباہی اور فلسطین پر 78 سال سے جاری قبضے کی مذمت کی۔ مقررین نے یونیورسٹی پر الزام لگایا کہ وہ اسلحہ ساز کمپنیوں میں سرمایہ کاری، تل ابیب میں اپنا کیمپس قائم رکھنے اور یونیورسٹی میں فلسطین کے حامی اظہارِ رائے کو دبانے کے ذریعے غزہ میں نسل کشی اور فلسطین پر قبضے میں شریک ہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ نیویارک یونیورسٹی تل ابیب میں اپنا کیمپس بند کرے، اپنی سرمایہ کاری کی تفصیلات عام کرے، اسلحہ ساز کمپنیوں اور اسرائیل سے سرمایہ کاری واپس لے اور فلسطین کے حامیوں کی آواز دبانے کا سلسلہ ختم کرے۔ تقاریر کے بعد مظاہرین نے یونیورسٹی کے کیمپس کے گرد مارچ کیا اور نعرے لگائے: ''ایک، ہم طلبہ ہیں! دو، ہماری جدوجہد جاری رہے گی! تین، فلسطین کی مکمل آزادی تک!'' مظاہرین نے یہ نعرہ بھی لگایا: ''نیویارک یونیورسٹی، بتاؤ آج تم نے کتنے بچوں کو قتل کیا؟''

جبوتی کے ساحل کی قریب کشتی الٹنے سے 109 افراد ہلاک

متوفیوں میں 15 بچے شامل، تقریباً 116 افراد لاپتہ، تلاش اور ریسکیو مہم جاری

جبوتی سٹی، (ایجنسیاں) جبوتی کے ساحل کے قریب ایک کشتی ڈوبنے سے کم از کم 109 تارکینِ وطن ہلاک ہو گئے جن میں 15 بچے بھی شامل تھے جبکہ تقریباً 116 افراد لاپتہ ہیں۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن کے بیان کے مطابق، بچ جانے والوں نے بتایا کہ یہ کشتی جو 350 افراد کو جبوتی سے یمن لے جا رہی تھی، جبوتی کے قصبے 'اوبوک' کے شمال میں الٹ گئی۔ جبوتی میں انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن کے مشن چیف، الیگزینڈر کوئساک نے بیان میں کہا کہ یہ انسانی جانوں کا ایک انتہائی افسوسناک نقصان ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہماری ہمدردیاں بچ جانے والوں اور ان خاندانوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے یا جو ابھی تک اپنے رشتہ داروں کے بارے میں کسی خبر کے منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیمیں ہنگامی امداد فراہم کرنے کے لیے جبوتی کے حکام کے ساتھ مل کر جائے وقوعہ پر موجود ہیں۔

آبنائے ہرمز میں آئل ٹینکروں پر حملوں کے بعد تیل مہنگا ہو گیا

لندن، (ایجنسی): مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، سعودی عرب پر حوثی حملوں میں اضافے اور آبنائے ہرمز کے قریب آئل ٹینکروں پر حملوں کی اطلاعات کے بعد عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تیل کی ترسیل متاثر ہونے کے خدشات نے عالمی توانائی منڈی میں تشویش بڑھا دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق برینٹ خام تیل کی قیمت 76 سینٹ، یعنی 0.73 فیصد اضافے کے بعد 105 ڈالر 48 سینٹ فی بیرل ہو گئی، جبکہ امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلیو ٹی آئی) خام تیل کی قیمت 59 سینٹ، یعنی 0.64 فیصد بڑھ کر 92 ڈالر 44 سینٹ فی بیرل تک پہنچ گئی۔ رپورٹ کے مطابق ستمبر میں مشرقِ وسطیٰ سے خام تیل کی برآمدات میں اضافہ ہوا تھا، تاہم حالیہ حملوں اور آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کو لاحق خطرات سے تیل کی ترسیل متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

پوتن کے سامنے ٹرمپ کی بدترین رسوائی، عرب حکومتوں کے لیے عبرت، عرب مبصر

روس سے ڈیزل حاصل کرنے کیلئے ٹرمپ کی توہین آمیز کوشش نے آبنائے ہرمز کے حوالے سے امریکی صدر کے بڑے جھوٹ کو بے نقاب کر دیا

واشنگٹن، (ایجنسیاں): علاقائی امور کے تجزیہ کار عبدالباری عطوان نے اپنے ایک مضمون میں روسی صدر ولادیمیر پوتن کی جانب سے امریکہ کو ڈیزل فراہم کرنے کے معاہدے پر دستخط کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا گھٹنے ٹیک کر روسی صدر ولادیمیر پوتن کے سامنے دستِ سوال دراز کرنا اور رواں ماہ فوری طور پر 3 لاکھ ٹن ڈیزل اور آئندہ نومبر میں مزید 5 لاکھ ٹن ڈیزل خریدنے کے معاہدے کی کوشش کرنا، امریکہ میں وسط مدتی کانگریسی انتخابات سے قبل منڈیوں میں قیمتیں کم کرنے کی ایک مایوس کن کوشش اور ایران کے ساتھ جنگ میں فوجی و سفارتی سطح پر شکست کا واضح اعتراف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اقدام ٹرمپ کے اس ''بڑے جھوٹ'' کی بھی ایک بار پھر تردید کرتا ہے، جسے وہ مسلسل دہراتے رہتے ہیں۔ ٹرمپ کا دعویٰ ہے کہ آبنائے ہرمز ان کے کنٹرول میں ہے اور اس سے تیل کی ترسیل کا سلسلہ اس سطح پر بحال ہو چکا ہے جو ایرانی حکام کی جانب سے آبنائے ہرمز کو بند کیے جانے سے پہلے تھا۔ اس مضمون میں زور دیا گیا ہے کہ پوتن کے سامنے ٹرمپ کی یہ ''ذلت آمیز'' پسپائی امریکی قانون سازوں کے لیے ایک بڑا دھچکا اور یورپی اتحادیوں کی پشت میں زہریلا خنجر گھونپنے کے مترادف ہے، جس نے دونوں فریقوں کو شدید حیرت میں ڈال دیا۔ خاص طور پر اس لیے کہ ٹرمپ نے گزشتہ ماہ کانگریس میں بھاری اکثریت سے منظور ہونے والے ایک بل پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت روس سے تیل اور گیس خریدنے والے ممالک پر سخت پابندیاں عائد کی جانی تھیں۔ ٹرمپ نے روس پر پابندیاں اس مقصد سے عائد کی تھیں کہ اس ملک پر دباؤ بڑھایا جائے اور اس کے خزانے میں آنے والی آمدنی کم کی جائے۔ یہ اس صورت حال میں کیا گیا کہ روس، سعودی عرب کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا تیل برآمد کرنے والا ملک اور قطر کے بعد گیس برآمد کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

عرب مبصر عطوان نے واضح کیا کہ یورپی ممالک، بالخصوص جرمنی، فرانس اور برطانیہ، جو یوکرائن کے صدر زیلنسکی اور ان کی فوج کو مالی و فوجی امداد فراہم کرنیوالے ممالک کی فہرست میں سرفہرست ہیں، اپنے خلاف اس زہریلے خنجر کے وار پر غصہ چھپا نہیں سکے۔ انہوں نے اپنے سرکاری بیانات اور ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والے مضامین کے ذریعے اس غصے کا اظہار کیا اور ٹرمپ پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے وسط مدتی انتخابات میں اپنی اور ریپبلکن پارٹی کی تقریباً یقینی شکست سے بچنے کیلیے یوکرائن کو انتہائی معمولی قیمت پر روس کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ اگرچہ اس معاہدے سے امریکی منڈیوں میں چند روز کیلئے ڈیزل کی قیمتیں کم ہو سکتی ہیں لیکن اس سے عوامی غصہ اور ایوانِ نمائندگان و سینیٹ کے قانون سازوں کی ناراضی ختم نہیں ہوگی، کیونکہ یہ اقدام ایک عارضی درد ختم کرنے والی دوا کی مانند ہے، جو اصل بیماری کا علاج نہیں کرتی۔ یہ معاہدہ نیٹو اور یورپی راجدھانیوں کیلئے حیران کن تھا اور اس نے ایک بار پھر ایران کی ثابت قدمی اور کامیابی کی تصدیق کی۔ یہ اقدام ایران کے خلاف جنگ میں شریک نہ ہونے اور امریکی جارحیت کی حمایت کیلئے طیارہ بردار بحری جہاز اور جنگی بحری جہاز نہ بھیجنے کے حوالے سے یورپ کے سرکاری اور عوامی مؤقف کی درستی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ یورپ جانتا تھا کہ ایران کے خلاف جنگ بنیادی طور پر اسرائیل کی جنگ ہے اور ایران ایک بڑی علاقائی طاقت ہے؛ وہ عراق یا افغانستان جیسا ملک نہیں ہے۔ عطوان نے اپنے مضمون کے اختتام پر زور دیا کہ ٹرمپ کی جنگوں کا بنیادی محرک ''تیل'' ہے، تاکہ وہ کھربوں ڈالر حاصل کر سکیں اور امریکہ کو قرضوں کے بحران سے نکال سکیں، جو اب تک 41 کھرب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔

ٹرمپ کی مہنگی اور ناکام جنگوں کے باعث امریکہ کے قرضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ عطوان نے کہا کہ ٹرمپ کی سب سے بڑی غلطی، جس کی امریکہ کو بھاری قیمت چکانا پڑے گی اور جس کے نتیجے میں وہ اپنے دوستوں کو بھی کھو دے گا، یہ تھی کہ انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ ایران اور مغربی ایشیاء کے تیل پر کنٹرول حاصل کرنا وینزویلا کے تیل پر کنٹرول حاصل کرنے سے زیادہ آسان اور کم خرچ ہوگا۔

برلن میں مظلوم فلسطینی عوام کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا مظاہرہ

برلن: جرمنی کے دارالحکومت برلن میں مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ دلنشین اور بھرپور یکجہتی کا ایک شاندار مظاہرہ کیا گیا، جس کے دوران شرکاء نے فلسطین کے سرسبز پرچم لہرائے اور غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت اور نسل کشی کے فوری خاتمے کا مطالبہ کرتے ہوئے زبردست نعرے بازی کی۔ یہ مظاہرہ صیہونی دشمن کے حامیوں کے ایک گروہ کے سامنے شدید کشیدہ ماحول اور بالمواجہ تصادم کے درمیان منعقد ہوا۔

یہ مظاہرہ غزہ میں جاری سفاکانہ جنگ کی مذمت، قابض اسرائیل کو فراہم کی جانے والی سیاسی و عسکری امداد کے فوری خاتمے، اور فلسطینی عوام کے خلاف صیہونی مظالم کا محاسبہ کرنے کے مطالبات پر مبنی ان مسلسل عوامی تحاریک کا حصہ ہے جو یورپ کے متعدد شہروں میں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ مظاہرین نے فلسطین، لبنان اور ایران کے پرچم اٹھا رکھے تھے اور ''اسرائیل تیرے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے'' جیسے نعرے لگائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے غزہ پٹی میں صیہونی سفاکیت کی پرزور مذمت پر مبنی اور صیہونی ریاست کے لیے جرمن حکومت کی امداد کو بند کرنے کا مطالبہ کرنے والے بینرز اٹھا رکھے تھے۔

اس احتجاجی مارچ کے دوران ایک نمایاں بینر خصوصی توجہ کا مرکز بنا جس پر تحریر تھا کہ ''ایک نسل کشی کسی دوسری نسل کشی کا جواز نہیں بن سکتی''۔ یہ جملہ فلسطینیوں کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کے صیہونی جواز کو مکمل طور پر رد کرنے اور جنگ کے فوری خاتمے اور عام شہریوں کے تحفظ کی اشد ضرورت پر زور دیتا ہے۔

مارچ میں تقریباً 3 ہزار 500 افراد کی شرکت

برلن پولیس کے مطابق ''متحدون من أجل فلسطين'' (فلسطین کے لیے متحد) نامی تنظیم کی جانب سے منعقدہ اس احتجاجی مظاہرے میں تقریباً 3 ہزار 500 افراد نے شرکت کی۔ یہ مارچ وفاقی چانسلری کے ہیڈکوارٹر اور جرمن پارلیمنٹ کی عمارت کے درمیانی علاقے سے شروع ہوا، جو عالمی یومِ عمل کے موقع پر کی جانے والی یکجہتی کی تحاریک کا حصہ تھا۔

مظاہرین نے غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کے عسکری حملے کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا، اور جرمن حکومت سے زور دے کر کہا کہ وہ قابض دشمن کے لیے اپنی ہر قسم کی حمایت بالخصوص عسکری امداد کو فوراً بند کرے، بالخصوص ایسے وقت میں جب جنگ کے اثرات فلسطینیوں کے لیے ہولناک انسانی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔

غزہ کی حمایت میں یورپی بیداری کا مسلسل سفر

فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کی یہ تحاریک دیگر یورپی شہروں تک بھی پھیل چکی ہیں، جن میں لندن، میلان، روم اور وارسا شامل ہیں، جہاں ہزاروں مظاہرین نے سڑکوں پر نکل کر غزہ پٹی پر جاری سفاکانہ جارحیت کے خاتمے اور اپنی حکومتوں پر قابض اسرائیل کی حمایت بند کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ یہ عوامی احتجاج ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہے ہیں جب مظلوم فلسطینیوں کے خلاف صیہونی مظالم کا احتساب کرنے اور اسے بارود کی فراہمی روکنے کے عالمی مطالبات زور پکڑ رہے ہیں۔ یہ تحاریک اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ مظاہرین کو درپیش سیاسی و سیکیورٹی چیلنجز کے باوجود یورپی عوام کے دلوں میں مسئلہ فلسطین کا درد پوری طرح سے زندہ و جاوید ہے۔

غزہ میں صہیونی ریاستی دہشت گردی میں مزید دو فلسطینی شہید

غزہ: جنوبی غزہ کی پٹی میں رفح کے علاقے مواصی میں قابض صیہونی فورسز کی تازہ بمباری کے نتیجے میں دو فلسطینی شہری جامِ شہادت نوش کر گئے جبکہ دو دیگر شدید زخمی ہوئے، جبکہ قابض فورسز نے غزہ پٹی کے متعدد علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ اور شیلنگ کا وحشیانہ سلسلہ بدستور جاری رکھا ہوا ہے۔

مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ رفح کے مواصی علاقے میں مسجد معاویہ کے قریب ہونے والے صیہونی حملے کے نتیجے میں دو نوجوان 22 سالہ عزالدین ایاد دیاب برہوم اور 29 سالہ صلاح الدین ایاد عبدالحمید عقل شہید ہو گئے۔

اسی سیاق و سباق میں خان یونس کے شمال میں واقع حمد سٹی کے مشرق میں صیہونی جنگی گاڑیوں نے شدید فائرنگ کی، جبکہ شہر کے جنوبی حصوں کو بھی صیہونی گاڑیوں کی اندھا دھند فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ علاوہ ازیں خان یونس شہر کی فضاؤں میں صیہونی ڈرون اور جاسوس طیاروں کی نیچی پروازیں ریکارڈ کی گئیں، جبکہ غزہ پٹی کے مختلف حصوں میں صیہونی فورسز کی طرف سے میدانی تجاوزات کا سلسلہ بغیر کسی وقفے کے جاری ہے۔

ہمارے نامہ نگار نے مزید بتایا کہ خان یونس کے جنوبی حصوں میں صیہونی ڈرون اور جاسوس طیاروں نے نیچی پروازیں برقرار رکھیں۔ خان یونس شہر میں ہی، گزشتہ رات دیر گئے البراق محلے میں موبائل فون چارجنگ کی ایک دکان پر صیہونی فضائی حملے کے نتیجے میں تین شہری شہید اور چھ دیگر زخمی ہو گئے۔

مقامی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ ان تین شہداء کے نام عبدالحمید جاد اللہ، محمد رمزی حجاج اور یوسف ابو رزق ہیں، جبکہ اس ہولناک حملے میں متعدد دیگر شہری مختلف درجے کے زخموں سے ڈھال ہوئے۔ اس سے قبل طبی ذرائع نے اعلان کیا تھا کہ شمالی غزہ کی پٹی کے جبالیا کیمپ میں صیہونی فائرنگ سے شدید زخمی ہونے والا سات سالہ معصوم بچہ جہاد الغندور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گیا، جو صیہونی حملوں کے نتیجے میں گرنے والے معصوم شہداء کی فہرست میں ایک اور دردناک اضافہ ہے۔ خان یونس کے مواصی علاقے میں اپنے خیمے کے اندر موجود ایک فلسطینی خاتون کی پیٹھ میں صیہونی سکیورٹی فورسز کی گولی جا لگی، جبکہ قابض صیہونی فورسز نے رات کے وقت غزہ شہر کے مشرق میں الشجاعیہ محلے کی بغداد سٹریٹ میں واقع شہریوں کے گھروں کو بارود سے اڑانے کی تباہ کن کارروائی انجام دی۔

سفاکانہ جارحیت کے آغاز سے شہداء کی مجموعی تعداد میں ہولناک اضافہ

تازہ ترین شماریاتی رپورٹ میں، غزہ میں وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی صیہونی جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 74 ہزار 377 ہو گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 175 ہزار 398 تک پہنچ چکی ہے۔ وزارت صحت نے وضاحت کی کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران پٹی کے ہسپتالوں میں سات شہداء اور 28 زخمی لائے گئے، جبکہ میدانی شواہد بتاتے ہیں کہ صیہونی تجاوزات کی وجہ سے پانچ دیگر شہری شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ وزارت نے مزید بتایا کہ 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کا معاہدہ نافذ العمل ہونے کے بعد سے اب تک شہید ہونے والوں کی تعداد 1 ہزار 488 تک پہنچ چکی ہے، جبکہ اس عرصے کے دوران زخمیوں کی تعداد 5 ہزار 281 ہو گئی ہے، اور ملبے تلے سے 836 شہداء کے جسد خاکی بھی برآمد کیے گئے ہیں۔ یہ ہولناک اعداد و شمار اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ جنگ بندی کے معاہدے کی موجودگی کے باوجود قابض صیہونی دشمن کی طرف سے غزہ پٹی کے مختلف حصوں میں بمباری، شیلنگ اور خونریز کارروائیاں جاری ہیں اور بے گناہ انسانوں کے خون کی ہولی مسلسل کھیلی جا رہی ہے۔

النقب میں ایک اور سفاکیت، الضحیہ میں مسجد اور 60 گھروں کی مسماری شروع، 80 خاندان بے گھر

غزہ: قابض صیہونی فورسز کے بلڈوزروں نے مقبوضہ فلسطین کے جنوبی خطے النقب کی غیر تسلیم شدہ قصبے الضحیہ کے محلے ابو وادی میں فلسطینیوں کی رہائشی املاک اور گاؤں کی مسجد کو مسمار کرنے کا ظالمانہ سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ صیہونی ریاست کا یہ ہولناک اقدام 80 سے زائد خاندانوں کے تقریباً 400 مظلوم شہریوں جن میں معصوم بچے، خواتین اور بوڑھے شامل ہیں کو ان کی آبائی زمینوں سے بے دخل کر کے کھلے آسمان تلے بے یار و مددگار چھوڑنے کا شدید خطرہ پیدا کر رہا ہے۔

یہ وحشیانہ مسماریاں صیہونی پولیس کے بدمعاش دستوں کی کڑی حفاظت میں انجام دی جا رہی ہیں، جن کا مقصد ابو وادی خاندان کے گھروں کو ملبے کا ڈھیر بنانا ہے۔ یہ سفاکانہ کارروائی بئر السبع کی صیہونی ڈسٹرکٹ کورٹ کی جانب سے فلسطینی شہریوں کی اس درخواست کو یکسر مسترد کیے جانے کے بعد کی جا رہی ہے جس میں انہوں نے مسماری کے ان ظالمانہ احکامات کو معطل کرنے کی اپیل کی تھی۔ صیہونی عدالت کی جانب سے درخواست کے رد ہوتے ہی قابض حکام کو اس نسل پرستانہ بدمعاشی کا کھلا پروانہ مل گیا۔

دھرتی سے اٹوٹ وابستگی اور جبری بے دخلی کا رد

ابو وادی خاندان کے غیور اور صابر افراد نے الضحیہ میں اپنی دھرتی اور حقوق پر قائم رہنے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس زمین سے ان کا تاریخی اور روحی تعلق دہائیوں پر محیط ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا آ رہا ہے۔

فلسطینی پناہ گزینوں کی رپورٹوں کے مطابق، یہ مظلوم خاندان اس علاقے میں تقریباً 630 ڈونم زمین کا مالک ہے، جس میں سے 550 ڈونم رقبہ چند سال پہلے تک زراعت کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، تاہم صیہونی حکام کی طرف سے ڈرا دھمکا کر اور شدید ناکہ بندیوں کے ذریعے کسانوں کی نقل و حرکت اور کاشتکاری کو مفلوج کر دیا گیا۔

ان مظلومانہ مسماریوں کے بدلے قابض صیہونی حکام فلسطینیوں کو رہاط شہر کے دسویں محلے میں متبادل خیموں یا عارضی ٹھکانوں میں منتقل ہونے کی پیشکش کر رہے ہیں، جسے مقامی شہریوں نے یکسر مسترد کر دیا ہے۔ اہل علاقہ کا مطالبہ ہے کہ ان کے گاؤں کو باقاعدہ تسلیم کیا جائے اور بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ وہ صیہونی ریاست کی نسل پرستانہ جبری نقل مکانی اور بے دخلی کا شکار ہونے کے بجائے اپنی دھرتی پر ہی باوقار زندگی بسر کر سکیں۔

ہولناک نتائج کی تنبیہ اور صیہونی ہٹ دھرمی

النقب کے عرب فلسطینیوں کی اعلیٰ راہنما کمیٹی نے ستمبر کے مہینے میں ہی ایک ہنگامی اپیل جاری کرتے ہوئے تمام عوامی اور سرکاری حلقوں کو اس گاؤں کے مظلوم مکینوں کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کی دعوت دی تھی۔ کمیٹی نے متنبہ کیا تھا کہ مسماری کے ان صیہونی اقدامات سے سینکڑوں شہریوں کی زندگی تباہ ہو جائے گی، نیز اس نے ان کارروائیوں کو فوراً روکنے اور گاؤں کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

دوسری جانب، رہاط بلدیہ نے بھی صیہونی حکام کی ہٹ دھرمی اور تعصب پر شدید تنقید کی ہے کہ انہوں نے کسی ایسے تعمیری یا شہری منصوبے پر اتفاق نہیں ہونے دیا جو اس گاؤں کو منظم کر سکتا، اور صیہونی اداروں کو ہی معاملے کی پرامن تسویہ میں بنیادی رکاوٹ قرار دیا۔

یہ سفاکیت صیہونی ریاست کی اس وسیع تر اور خبیث پالیسی کا حصہ ہے جو النقب کی تمام غیر تسلیم شدہ بدوی بستیوں کے خلاف برتی جا رہی ہے، جہاں ہزاروں فلسطینیوں کو ''بغیر لائسنس تعمیر'' کا مضحکہ خیز بہانہ بنا کر مسلسل مسماری اور ہراسانی کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جبکہ ان کے لیے کسی قسم کے قانونی نقشے یا لائسنس کا حصول صیہونی تعصب کے باعث ناممکن بنا دیا گیا ہے۔

اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ النقب کے خطے میں دسیوں ہزار عرب فلسطینی صیہونی ریاست کی عدم تسلیم شدہ بستیوں میں انتہائی کٹھن اور اذیتی حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ یہ تعمیری اور شہری ناانصافی صرف النقب تک محدود نہیں بلکہ سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں کے تمام عرب قصبوں میں پھیلی ہوئی ہے، جہاں گھروں کی مسماری کا مقصد فلسطینی ڈیموگرافی کو مٹانا اور ان کی تاریخی ارضِ پاک پر صیہونی تسلط کو مزید مضبوط کرنا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

DAILY SAHAFAT Birmingham
۳۰/ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ
13-10-2026
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

روزنامہ صحافت

احتجاج پر پابندیاں؟

جس طرح سے دہلی پولیس نے الیکشن کمیشن کے خلاف جنتر منتر پر احتجاج کے CJP کے اعلان کے بعد دہلی کو چھاؤنی میں تبدیل کرکے پولیس کی رکاوٹوں کو توڑنے کی کوشش کرنے والے ہزاروں لوگوں کو حراست میں لیا، اس سے دہلی پولیس کو اپنی "کامیابی" کے لیے پیٹھ تھپتھپانے کا موقع مل سکتا ہے اور حکمران جماعت اس احتجاج کو ''فلاپ'' قرار دے سکتی ہے۔ تاہم، جس طرح سے حکومت نے مظاہروں کو دبانے کے لیے اپنی طاقت کا استعمال کیا، اس نے بہت سے لوگوں کو یہ ماننے پر مجبور کیا ہے کہ یہ تحریک کامیابی کے ساتھ خود حکومت نے ترتیب دی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ، سپریم کورٹ میں 57 میٹرو اسٹیشنوں کی بندش اور احتجاج کے جواب میں دہلی جانے والی ٹرینوں کی منسوخی کو چیلنج کرنے والی ایک درخواست کی سماعت کرتے ہوئے، چیف جسٹس سوریہ کانت نے جمعہ کو کہا کہ ''حکومت مکھی کو مارنے کے لیے ہتھوڑے کا استعمال نہیں کرسکتی، اور اس طرح کی پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔'' قابل ذکر ہے کہ ہفتہ کو احتجاج پر قابو پانے کے لیے دہلی کے 57 میٹرو اسٹیشنوں کے داخلی اور خارجی دروازے مکمل طور پر بند کردیئے گئے تھے اور نئی دہلی اور حضرت نظام الدین ریلوے اسٹیشنوں پر آنے والی تقریباً 250 ٹرینوں کو منسوخ کردیا گیا تھا۔ مزید برآں، دارالحکومت بھر میں مختلف مقامات پر سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، اور بڑی تعداد میں پولیس اور سیکورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق دیگر ریاستوں سے بھی سیکورٹی فورسز کو لایا گیا تھا۔ دہلی میں عوام کی زندگی پر اتنی بڑی سیکورٹی تعیناتی کے اثرات کا اندازہ ہی لگایا جاسکتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس صورتحال پر سپریم کورٹ کی تشویش کو بھی نظرانداز کردیا گیا۔ بہرصورت پرامن اور جمہوری احتجاج میں خلل ڈالنے کے بجائے لوگوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ احتجاج ناخوشگوار صورتحال کا باعث بن سکتا ہے تو اسے وسیع پیمانے پر طاقت کا سہارا لینے کے بجائے مذاکرات کا سہارا لینا چاہیے اور حل تلاش کرنا چاہیے۔ جمہوریت کا حسن یہ ہے کہ عوام کو حکومت کی کسی کوتاہی کی شکایت کرنے کا حق حاصل ہے، اور حکومت اس کو دباتی نہیں۔ تاہم، CJP کی احتجاج کی کال کے بعد میٹرو اسٹیشنوں کی بندش اور متعدد ٹرینوں کی منسوخی نے نہ صرف عوامی زندگی بلکہ جمہوریت کی زندگی کو بھی درہم برہم کردیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ انتخابی فہرستوں کی گہری نظرثانی (SIR) کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات اور اپوزیشن جماعتوں کے احتجاج کے باوجود الیکشن کمیشن نے ابھی تک کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا ہے۔ دوسری طرف حکومت SIR کے خلاف کوئی ٹھوس جواب دینے کے بجائے عوام کے ساتھ محاذ آرائی میں کھڑی نظر آتی ہے۔ یہ واضح ہے کہ انتخابی فہرست میں صرف اہل ووٹرز کو برقرار رکھنے کے SIR کے بیان کردہ مقصد کے بجائے، لاکھوں اہل ووٹرز کو فہرست سے خارج کردیا گیا ہے۔ اسی طرح فارم 6 سے لے کر اب تک مختلف سطحوں پر بے ضابطگیوں کی شکایات کو اگر ٹھوس طریقے سے حل نہیں کیا گیا تو ان سے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی یقینی بنانے کی امید نہیں کی جاسکتی۔ ظاہر ہے کہ الیکشن کمیشن سے شروع ہوکر ہر سطح پر احتساب کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے نہ کہ جمہوری انداز میں کیے جارہے احتجاج کو دبانے کی ضرورت ہے۔

فرانس میں طلبہ کے احتجاج: اسلاموفوبیا پر مبنی الزام تراشی کی سیاست

اسد مرزا

فرانس میں طلبہ کے احتجاج عوامی خدمات اور ملک کی معاشی سمت پر وسیع تر بے اطمینانی کے دوران بڑھتے گئے ہیں۔ طلبہ دیکھتے ہیں کہ تعلیمی بجٹ پر بحث کفایت شعاری (austerity) اور دیگر اخراجات کی ترجیحات کے ساتھ ہورہی ہے، جبکہ بہت سے طلبہ گریجویشن کے بعد اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہیں۔ مجموعی طور پر بجٹ بڑھ سکتا ہے، پھر بھی اسکول نظرانداز محسوس کرسکتے ہیں: عملہ ناکافی رہ سکتا ہے، عمارتوں کو مرمت کی ضرورت ہوسکتی ہے، اور طلبہ کو شبہ ہوسکتا ہے کہ سیاسی وعدے روزمرہ زندگی کو بہتر بنائیں گے۔

یہ تحریک طلبہ کی سرگرمی کے ایک وسیع تر سلسلے کا حصہ ہے، اگرچہ مختلف ممالک میں احتجاجوں کے اسباب الگ الگ ہیں۔ بیلجیم، اٹلی، یونان، آئرلینڈ اور آسٹریا کے طلبہ نے بھی بھیڑ بھرے کمرہ ہائے جماعت، اساتذہ کی کمی، اسکولی عمارتوں کی بگڑتی حالت، تعلیم کے اخراجات اور عوامی اخراجات میں کٹوتیوں جیسے خدشات پر مظاہرے کیے ہیں۔ ہندوستان میں اسکولوں کی خراب سہولتوں کو اجاگر کرنے والی شہری مہموں کا موازنہ یورپی طلبہ کے مطالبات سے کیا گیا ہے۔ یہ مماثلتیں تحریکوں کے درمیان کسی براہِ راست تعلق کو ثابت نہیں کرتیں؛ وہ اس مشترکہ مایوسی کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ تعلیمی نظام بنیادی ضروریات پوری کرنے میں ناکام ہورہے ہیں۔

یہ احتجاج اسکول سے بالغ زندگی میں قدم رکھنے سے متعلق اضطراب کو بھی ظاہر کرتے ہیں: کیا تعلیم مواقع تک پہنچنے کا منصفانہ راستہ ہے، کیا ریاست نوجوانوں کی بات سنتی ہے، اور کیا عوامی ادارے ان کی ضروریات پوری کرسکتے ہیں۔ اساتذہ، خاندان اور یونینیں ان خدشات کو عوامی تعلیم کے لیے ملک کے عزم پر جاری وسیع تر بحث کا حصہ سمجھ سکتے ہیں۔

اس وسیع ہمدردی کا مطلب یہ نہیں کہ ہر شریک کے مطالبات ایک جیسے ہیں، اور نہ ہی یہ تشدد کا جواز بنتی ہے۔ رپورٹوں میں جھڑپوں، آتشزدگی، پھینکی گئی اشیا اور آنسو گیس کے استعمال کے ساتھ۔ ساتھ سنگین زخموں کا ذکر ہے۔ بتایا گیا کہ پولیس کے مجمع منتشر کرنے والے ایک دستی بم کے پھٹنے سے ایک 15 سالہ لڑکے کا ہاتھ ضائع ہوگیا۔ ایسے واقعات امنِ عامہ اور پولیس کی حکمتِ عملی پر بحث کو تیز کرتے ہیں۔ سنجیدہ ردِعمل میں حفاظت اور بنیادی شکایات، دونوں کو مخاطب کرنا ہوگا: زخمیوں کے واقعات کی تحقیقات کی جائیں اور یہ بھی دیکھا جائے کہ آیا قانون نافذ کرنے والے اقدامات متناسب تھے، ساتھ ہی طلبہ کے اٹھائے ہوئے مطالبات پر بھی توجہ دی جائے۔

یہ احتجاج بین الاقوامی سیاسی تبصروں کا موضوع بھی بن گئے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اس بدامنی کو "بے قابو بڑے پیمانے کی نقل مکانی" قرار دیا اور اعلان کیا: "یہ اسکولوں کے بارے میں نہیں ہے، یہ اسلام کے بارے میں ہے جو ایک کبھی عظیم رہے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے!" اقوام متحدہ میں امریکی سفیر مائیک والٹز نے تشدد کی مذمت کی، لیکن انتظامیہ کے نقل مکانی پر مرکوز بیانیے کو بھی دہرایا اور دلیل دی کہ بے قابو امیگریشن اور یورپی پالیسی کی ناکامیاں بے چینی کو ہوا دے رہی ہیں۔

ندائے حق

> فرانس میں طلبہ کے احتجاج ایک ٹھوس شکایت سے شروع ہوئے: بہت سے اسکولوں میں طلبہ کو پڑھائی کے لیے درکار بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ مظاہرین نے بھیڑ بھرے کمرہ ہائے جماعت، اساتذہ کی کمی، خستہ حال عمارتوں، ناکافی ساز و سامان اور تھکا دینے والے اوقاتِ کار کا حوالہ دیا ہے۔ یہ تحریک، جس کا آغاز کریتی ہے (Créteil) میں ایک مقامی احتجاج سے ہوا، فرانس بھر کے شہروں میں پھیل گئی، جہاں ناکہ بندیوں اور مظاہروں میں طلبہ، اساتذہ اور حامی شریک ہوئے۔

اس دلیل کا بنیادی مسئلہ محض اس کا اشتعال انگیز لہجہ نہیں ہے۔ یہ تحریک کے اعلان شدہ اسباب کے ثبوت کی جگہ ایک مذہب کے بارے میں ہمہ گیر دعویٰ رکھ دیتی ہے۔ طلبہ نے عوامی سطح پر اسکولی عمارتوں، عملے کی کمی، کام کے بوجھ اور تعلیمی فنڈنگ کے بارے میں خدشات اٹھائے ہیں۔ کسی مظاہرے میں فلسطینی پرچم کی موجودگی، یا مختلف پس منظر کے لوگوں کی شرکت، یہ ثابت نہیں کرسکتی کہ تحریک مسلمانوں کی طرف سے اقتدار ہتھیانے کی کوشش ہے۔ ایسی علامات یا شرکا کو ثبوت مان لینا تعلیم، نقل مکانی، مذہب اور خارجہ پالیسی جیسے الگ الگ مسائل کو ایک ہی الزام میں خلط ملط کردیتا ہے۔

والٹز کے تبصرے ٹرمپ کے مقابلے میں زیادہ محتاط تھے، اور انہوں نے لاقانونیت کی صاف مذمت کی۔ پھر بھی، یہ دکھائے بغیر کہ "بے قابو امیگریشن" اسکولوں کے مخصوص مسائل کی وضاحت کیسے کرتی ہے، بدامنی کو اس سے جوڑنا ایک داخلی پالیسی تنازع کو باہر والوں کی کہانی میں بدلنے کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔ اس سے مسلم برادریاں اور وہ لوگ جنہیں تارکینِ وطن سمجھا جاتا ہے شک کا نشانہ بن سکتے ہیں، حتیٰ کہ جب ان کا تشدد یا احتجاج کے انعقاد سے کوئی تعلق نہ ہو۔

کیا اسے مغرب میں بڑھتا ہوا اسلاموفوبیا کہا جاسکتا ہے؟ یہ واقعہ ایک جانے پہچانے اسلاموفوبک نمونے سے مطابقت رکھتا ہے: اسلام کو افراد کے اختیار کردہ متنوع عقیدے کے طور پر نہیں، بلکہ ایک متحد سیاسی قوت کے طور پر پیش کرنا جو مبینہ طور پر کسی ملک پر قبضہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ٹرمپ کا بیان ایک پورے مذہب کو ایک مبینہ خطرے سے جوڑ کر اور احتجاج کے اعلان شدہ تعلیمی مطالبات کو مسترد کرکے یہی کرتا ہے۔ ایک بیان بذاتِ خود مغربی معاشروں میں کسی رجحان کو ثابت نہیں کرسکتا؛ اس کے لیے وقت کے ساتھ وسیع تر شواہد درکار ہوں گے۔ لیکن اسے اسلاموفوبک بیان بازی کہہ کر اس پر تنقید کرنا معقول ہے۔

سیاسی سیاق و سباق اس بیانیے کو اسے استعمال کرنے والوں کے لیے خاص طور پر مفید بنا دیتا ہے۔ فرانس 2027 میں صدارتی انتخابات کی طرف بڑھ رہا ہے، اور یہ احتجاج حکومت، امیگریشن اور بائیں بازو کے کردار پر ایک بڑی کشمکش کا حصہ بن گئے ہیں۔ فرانسیسی حکومت نے لا فرانس انسومیز (La France Insoumise) پر مظاہروں سے فائدہ اٹھانے کا الزام لگایا ہے، جبکہ پارٹی نے اس الزام کی تردید کی ہے۔

اس کشیدہ ماحول میں ٹرمپ کی مداخلت ایک پیچیدہ بحران کی سیدھی سادی وضاحت پیش کرتی ہے، اور گفتگو کو بجٹ اور اسکولوں کی حالت سے ہٹا کر شناخت اور سلامتی کی طرف موڑ دیتی ہے۔ اس سے ان کے سیاسی حامیوں میں جوش پیدا ہوسکتا ہے، لیکن طلبہ کے بیان کردہ مسائل کے حل میں یہ بہت کم مدد دیتی ہے۔ نہ ہی اس سے پُرامن مظاہرین اور تشدد کرنے والوں میں فرق کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک زیادہ ذمہ دارانہ بحث یہ پوچھے گی کہ کیا اسکولوں میں کافی اساتذہ اور کارآمد سہولتیں ہیں، مجوزہ اخراجاتی تبدیلیوں کا نوجوانوں پر کیا اثر پڑے گا، اور حکام تصادم کو بڑھائے بغیر امن کیسے برقرار رکھ سکتے ہیں۔ وہ سیاسی دعووں کو شواہد کی کسوٹی پر پرکھے گی، نہ کہ کسی مذہبی شناخت کو بذاتِ خود وضاحت مان لے گی۔

یہ احتجاج اس لیے اہم ہیں کہ نوجوان مطالبہ کررہے ہیں کہ ادارے ان کے روزمرہ حالات کو سنجیدگی سے لیں۔ دیگر لوگ اس لیے شامل ہورہے ہیں کہ یہ حالات عوامی خدمات، انصاف اور سیاسی جواب دہی کے بارے میں وسیع تر خدشات سے جڑے ہیں۔ فرانس کے مظاہرے دوسری جگہوں کے طلبہ کے اٹھائے گئے خدشات کی بازگشت ہیں، لیکن ہر تحریک کو اس کے اپنے سیاق میں سمجھا جانا چاہیے۔ طلبہ کی اعلان شدہ شکایات اور اسلام کو موردِ الزام ٹھہرانے والے دعووں کے درمیان بے ربطی کی نشاندہی کرنا یہ دعویٰ نہیں کہ ہر مظاہرہ کرنے والا پُرامن ہے یا ہر پالیسی سوال حل ہوچکا ہے۔ یہ درستی کا مطالبہ ہے، اور ایک پورے مذہب سے ایسے احتجاج کا جواب طلب کرنے سے انکار ہے جس کی بنیادی شکایات تعلیم سے متعلق ہیں۔

□□□

نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ وقت کا تقاضا سماج کی ضرورت

ابوعبداللہ احمد

نوجوان سماج کا سب سے زیادہ توانائی بخش تخیلات کا حامل اور تبدیلیوں کا محرک طبقہ ہوتا ہے۔ ان کی توانائی یا تو سماج کی ترقی کے لیے طاقتور قوت بن سکتی ہے جب اسے بامعنی، مثبت اور صحیح سمت مل جائے یا پھر اسے مایوسی، تنہائی اور غیر صحت بخش سرگرمیوں میں لگایا اور ضائع کیا جاسکتا ہے ہمارے معاشرے کے سامنے آج اہم چیلنج مثبت متبادل اور تعمیری مواقع پیدا کرنا ہے جس کے ذریعے نوجوان اپنے آپ کا اظہار کرسکتے ہیں، اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرسکتے ہیں، اپنی شخصیت کی نشوونما کرسکتے ہیں اور ملک وقوم کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

وقت کے اس تقاضے کا جواب محض نوجوانوں کو منفی اثرات سے دور رہنے کی نصیحت کرنے میں نہیں ہے۔ جو چیز اتنی ہی اہم ہے وہ انہیں پرکشش، قابل رسائی اور بامعنی متبادل فراہم کرنا ہے یوتھ کلب، کھیل، فنون لطیفہ، ادب وثقافت کمیونٹی سروسز اور اجتماعی سرگرمیاں اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ ان کو مایوسی اور لاتعلقی کی نفسیات سے نکالنے کے لیے مختلف محاذ پر کام کرنا ہوگا۔

بازار اور صارفیت کا کلچر جب ہمیشہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ انسانوں کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے، خود غرضی، لاتعلقی سے مروتی اور تشدد لوگوں کو جکڑ رہے ہیں۔ اخلاقی زوال بے تحاشا بڑھ رہا ہے، دولت کے حصول کی بورلوٹ کھسوٹ کی نفسیات میں تبدیل ہوچکی ہے۔ تعلیمی اداروں کو دیکھیں تو حصوان کے سوشل سائنسز اور ادبیات کے شعبے خالی نظر آتے ہیں یا پھر ان کا رخ وہ کرتے ہیں جو ہر طرف سے مایوس ہیں، مالی اور تعلیمی صلاحیتوں میں بالکل کمزور، یونیورسٹیوں میں داخلوں کے کٹ آؤٹس دیکھیں تو ان میں سب سے اونچی سطح کامرس اور معاشیات کی ہے، پھر سائنس اور ٹکنالوجی اور سب سے نیچے ہیومنٹیز کی سائنس اور ٹکنالوجی کے گریجویٹ ایم بی اے کررہے ہیں تاکہ کوئی تجارتی کمپنی ان کو ہائر کرتے یہاں تک طب وصحت جیسے شعبے خدمت وانسانیت نکلتی جارہی ہے۔ بچوں کے لیے کالجوں میں سیٹیں اس لیے خریدی جارہی ہیں کہ اس کام میں دولت کی لوٹ زیادہ ہے۔ ایسے میں ہمیں یا تو ہماری دینی تعلیمات یاد آتی ہیں جو انسان کو خالق کائنات اور سماج کا جوابدہ بناتی ہیں یا پھر ارسطو جیسے فلاسفر یاد آتے ہیں جنہوں نے انسان اور انسانی معاشرے کے اخلاق وکردار پر پہلے پہل بات کی اور کہا کہ اصل علوم (سائنس) وہ ہیں جو انسانوں کے اخلاق واطوار کا معیار بلند کرتے ہیں بقیہ علوم وفنون خواہ سائنس اور ٹکنالوجی ہوں یا ریاضی وغیرہ ان کے معاون ہیں۔

بیسویں صدی کے اوائل میں اقبال اور ٹیگور جیسے مفکرین نے تہذیبی گراوٹ پر جو باتیں ہندوستان کے لوگوں سے کہی تھیں، اکیسویں کے اس ربع اول میں زیادہ زور سے ہمارے کانوں میں گونج رہی ہیں اور ان پر کان دھرنے کی ضرورت آج ہمیشہ سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ الغرض، نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ان کی اخلاقی تربیت اور ان کو مایوسی سے نکالنا وقت کا تقاضا بھی ہے اور ان کے لیے بہتر متبادل بھی۔ ٹیلنٹ کے پنپنے کے مواقع جس وقت نوجوانوں کو کریئر کا دباؤ ہمیشہ سے زیادہ اور نصابی سرگرمیوں کو بوجھ لگتا ہے کہ وہ جذباتی ناآسودگی، اضمحلال اور لاتعلقی میں مبتلا ہورہے ہیں، ضروری ہے کہ ان کو تنہائی اور اضمحلال ولا تعلقی سے نکالا جاجانے پر نوجوان کے پاس تخلیقی صلاحیتوں کی کوئی نہ کوئی شکل ہوتی ہے اور یہ خود کو مختلف طریقے سے ظاہر کرتی ہے۔ کسی کو شاعری اور ادب کے ذریعے اظہار مل سکتا ہے، دوسرا پینٹنگ یا فوٹوگرافی کے ذریعے، جب کہ کوئی اور موسیقی، تھیٹر، ڈائرین ٹیکنالوجی یا عوامی تقریر کے لیے ہنر میں اپنی صلاحیت کے اظہار کا موقع تلاش کرسکتا ہے ہمارا معاشرہ اکثر امتحان کے نتائج اور روایتی تعلیمی کامیابیوں پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتا ہے ایسے میں بہت سے نوجوان جن کی صلاحیتیں روایتی تعلیمی مضامین سے باہر ہیں، ان کا ٹیلنٹ منابع بود ہوجاتا ہے، انہیں خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہیں مل پاتی ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں پر مبنی پروگرام ان کی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے میں ان کی مدد کرسکتے ہیں۔ جذبات کی تہذیب وترفع کے لیے فنون لطیفہ کو استعمال کرنے کی روایت بہت قدیم ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مذاہب کی اس کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ اسلام جیسے شریعت کے سخت اصولوں سے لیس مذہب میں بھی اس کی مختلف شکلیں موجود ہیں۔ ہمارے اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور کمیونٹی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ ادبی مقابلوں، آرٹ کی نمائشوں، موسیقی اور ثقافتی پروگراموں تخلیقی تحریر، تھیٹر، عوامی تقریر اور فنی اظہار کی دیگر اقسام کے لیے باقاعدہ مواقع فراہم کریں ایسی سرگرمیاں محض تفریح نہیں ہوتیں۔ وہ فکری، جذباتی اور سماجی ترقی کو تقویت دیتی ہیں۔ کلب نوجوانوں کی انجمنیں یا ان کا کلب ان کو ایک منظم اور خوش آئند ماحول فراہم کرسکتے ہیں جہاں نوجوان مل سکتے ہیں، سیکھ سکتے ہیں اور اپنی دلچسپیوں کے مطابق سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ایسے کلبوں کو ایک خاص سرگرمی تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ ان میں کھیل، مباحثے، ادبی اجتماعات، تھیٹر، مصوری، موسیقی، فوٹوگرافی ثقافتی پروگرام ٹیکنالوجی اور کمیونٹی سروسز شامل ہوسکتی ہیں بنیادی مقصد نوجوانوں کو ایک ایسی جگہ دینا چاہئے جہاں وہ اپنا وقت نتیجہ خیز طور پر گزار سکیں، دوسروں کے ساتھ بات چیت کرسکیں اور اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں ایک اچھی طرح سے منظم کتب ایک ایسی جگہ بن سکتا ہے جہاں مقابلے کا سامنا تعاون کے ساتھ کیا جائے اور انفرادی صلاحیتوں کو اجتماعی ذمہ داری سے جوڑا جائے۔ اسی طرح اسپورٹس کلب، ادبی حلقے، ثقافتی انجمنیں اور کمیونٹی سینٹرز کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ یہ نوجوانوں کی ترقی کے اہم ادارے بن سکتے ہیں۔ قیادت کی نرسری اسکول کالج اور یونیورسٹیوں میں طلبہ کی انجمنیں اور کھیل کے میدان نوجوانوں میں قائدانہ خصوصیات کو فروغ دینے کا مؤثر ترین ذریعہ ہیں جس مقابلے میں بھی شرکاء کی دو ٹیمیں ہوتی ہیں، وہ ان کو سکھاتا ہے کہ کس طرح باہم دیگر تال میل پیدا کرنا تعاون کرنا، ذمہ داری قبول کرنا، قواعد کی پیروی کرنا، دباؤ میں فیصلے کرنا، فتح وشکست دونوں کو قبول کرنا اور فیصلہ آپ کے حق میں ہو یا خلاف اس کا احترام کرنا ایک نوجوان جو ٹیم کو منظم کرنا سکھاتا ہے، ایک مشکل ذمہ داری قبول کرتا ہے یا ساتھی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، وہ ایسی خصوصیات حاصل کرتا ہے جو تعلیم، پیشہ ورانہ زندگی اور کمیونٹی سروس میں یکساں قابل قدر ہیں۔

کھیل نظم وضبط بھی سکھاتے ہیں۔ باقاعدہ مشق کیلئے وقت کی پابندی استقامت اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہار ماننے بغیر مایوسی سے نمٹنے کا طریقہ سیکھنا اور کامیابی بغیر تکبر، کردار کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کے پروگراموں اور کھیلوں کو محض جسمانی تفریح کے طور پر نہیں بلکہ شخصیت اور قیادت کی نشوونما کا ایک اہم جز سمجھنا چاہیے۔

مثبت سوچ اور اعتماد کی کمی نوجوانوں کو ان کی صلاحیتوں کو پہچاننے اور ترقی دینے روک سکتی ہے۔ کھیل، فنون لطیفہ، ادب اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے آہستہ آہستہ اس رکاوٹ کو دور کیا جاسکتا ہے جب کوئی نوجوان اسٹیج پر پرفارم کرتا ہے، مقابلے میں حصہ لیتا ہے۔ پینٹنگ کی نمائش میں حصہ لیتا ہے، نظم شائع کراتا ہے، ٹیم کی رہنمائی کرتا ہے یا کسی کمیونٹی پروجیکٹ میں حصہ لیتا ہے، تو وہ کامیابی کی خوشی اور طمانیت کا تجربہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ناکامی بھی سیکھنے کا ایک اہم تجربہ بن سکتی ہے جب یہ ایک حوصلہ افزا ماحول میں بامقصد بر نوجوان کو فاتح بنانا نہیں ہونا چاہیے۔ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں ہر نوجوان یقین کرے کہ اس کے پاس حصہ ڈالنے کے لیے کچھ ہے، میں سیکھ سکتا ہوں، میں بہتری لاسکتا ہوں، اور میری صلاحیتوں کی قدر ہے۔ اس طرح کا اعتماد مثبت سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نوجوانوں کو زیادہ لچک کے ساتھ چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے کمیونٹیز کی نزدیکیاں نوجوانوں کی سرگرمیاں سماجی ہم آہنگی اور مختلف کمیونٹیز کو ایک دوسرے سے قریب لانے کا ایک اہم ذریعہ بن سکتی ہیں۔ مختلف برادری، زبان خطے ثقافت اور طبقاتی پس منظر کے حامل نوجوان معاشرے کو ہم آہنگ بنانے اور قریب لاسکتے ہیں کسی سماج کے مختلف طبقات اور کمیونٹیز کے نوجوانوں کا میل جول ان کو ایک دوسرے سے سیکھنے اور حوصلہ دینے کا کام کرتا ہے۔ اخراج اور علاحدگی کے بڑھتے رجحانات سماج کے لیے خطرناک اور ترقی کی راہ کی رکاوٹ بھی۔ یہ تجربہ آئے دن مشاہدے میں آتا ہے کہ شہر کی جھگی بستیوں میں جینے والے بچے کس قدر کم حوصلہ اور خوفزدہ ہوتے ہیں اور سماجی خدمتگاروں کو ان میں اعتماد پیدا کرنے اور ان کا خوف دور کرنے میں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ سماج میں طبقاتی خلیج اور اخراج کے باعث بھی ہیں شہری غریبی کتنی اذیت ناک ہوتی چلی گئی ہے، اس کا اندازہ کچی بستیوں میں رہ کر ہی لگایا جاسکتا ہے، اس کے برعکس گاؤں میں چونکہ امیر غریب ساتھ ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں، ان میں ایک دوسرے سے خوف یا اعتماد باہمی کی کمی کا مسئلہ نہیں ہوتا، وہاں ذات پات اور مذہب دوری کی بنیاد ہیں کیونکہ اکثر ان کی بستیاں اسی بنیاد پر الگ الگ ہیں۔ یہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ جن آبادیوں میں امیر غریب ہندو مسلمان اور مختلف برادریوں کے لوگوں میں خوشگوار تعلقات ہیں اور وہ ایک دوسرے سے قریب ہیں، ایک دوسرے سے حوصلہ پاکر اور سیکھ کر کمزور لوگوں نے بھی ترقی اور خوشحالی کی راہیں طے کی ہیں۔ معاشرے کو خوشحال اور پراعتماد بنانے کے لیے نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا، ان کو ایک دوسرے سے قریب لانا، ان کے درمیان حائل دوریوں کو مٹانا ان کی اخلاقی تربیت اور ان کے جذبات کی تہذیب وترفع وہ امور ہیں جن پر وقت رہتے توجہ نہیں دی گئی تو ہاتھ ملنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ جائے گا۔

●●●

فاصلاتی تعلیم کی ضرورت واہمیت سماج کے کمزور طبقات کیلئے

ڈاکٹر مرضیہ عارف (بھوپال)

ہندوستان کا نظام تعلیم دنیا کا دوسرا بڑا اور ہمہ گیر تعلیمی نظام ہے۔ جس کے تحت ۲۰ کروڑ سے زیادہ اسکول کام کرتے ہیں، اور کوئی ۱۸ لاکھ بستیاں ہیں، جہاں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر پرائمری اسکول قائم ہیں اور ان سے ہر سال لاکھوں شہری تعلیم یافتہ ہوکر نکلتے ہیں۔ [illegible]

لیکن تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اتنے ہی بچے آج اسکولوں سے باہر ہیں، یہ ہمارے تعلیمی نظام کے لئے ایک سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس سے بھی زیادہ فکر کی بات یہ ہے کہ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے میں اب تک کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی ہے، ریاست کیرالا جو پورے ملک میں خواندگی کے لحاظ سے سب سے آگے ہے وہاں بھی تعلیمی معیار قابل اطمینان نہیں ہے۔ [illegible]

رشوت، سفارش اور سیاسی دباؤ نے کمزور طلباء کے لئے روایتی طریقہ تعلیم حاصل کرنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور بنا دیا ہے اور اسی لئے تعلیم کے ایک ایسے متبادل نظام کی ضرورت محسوس ہورہی ہے جو تمام لوگوں کو تعلیم یافتہ بناسکے، وہ ہے غیر رسمی تعلیم جس کو مراسلاتی تعلیم، ہوم اسٹڈی (گھر پر تعلیم)، آزاد تعلیم، اوپن لرننگ، ایکسٹرنل اسٹڈی وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اس نظام تعلیم کا تعلق ان تمام تعلیمی پروگراموں سے ہے جو ایک اسکول یا کالج کے طالب علم کو امتحان میں شرکت کرنے کا اہل بناتا ہے، نیز تعلیمی اداروں کے باقاعدہ کلاسوں میں شامل ہوئے بغیر اُن میں تعلیم کی لیاقت پیدا کرتا ہے، اس کے علاوہ غیر رسمی تعلیم کے طلباء کو مضامین کے انتخاب اور اُن کے مطالعہ کے لئے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔

مراسلاتی نصاب یعنی (ڈسٹنس ایجوکیشن) کے ذریعہ حاصل کی جانے والی تعلیم کے بارے میں عام طور پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ وہ معیاری نہیں ہوتی یا پرائیویٹ طلباء علم کے حصول میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتے، لیکن دنیا میں اور ہمارے ملک میں جس تیزی کے ساتھ اس طریقہ تعلیم کو فروغ حاصل ہورہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے اب اس بارے میں لوگوں کے شکوک وشبہات ختم ہورہے ہیں، سرکار کی طرف سے بھی یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ طلباء فاصلاتی نصاب کے ذریعہ جو تعلیم حاصل کررہے ہیں وہ معیاری ہے جبکہ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کا تو یہ کہنا ہے کہ رسمی تعلیم کے مساوی فاصلاتی تعلیم کی اسناد کو وزن ومقام حاصل ہے۔

فاصلاتی تعلیم کا آغاز آج سے ایک سو اسی سال پہلے ۱۸۴۰ء میں اسحاق پٹ مین کے شارٹ ہینڈ کورسیز سے ہوا تھا، لیکن غیر رسمی تعلیم کے میدان میں اس کا عام رواج ۱۸۶۹ء کے دوران انگلینڈ میں ملٹن کینز میں اوپن یونیورسٹی کے قیام کے بعد ہوا اور آج پوری دنیا میں اس غیر رسمی تعلیم کے ۸۰۰ ادارے کام کررہے ہیں جن میں ڈھائی کروڑ طلباء کا رجسٹریشن ہے۔

ہندوستان میں یہ تعلیمی نظام سب سے پہلے ۱۹۶۲ء میں دہلی یونیورسٹی سے شروع ہوا، ڈاکٹر ڈی ایس کوٹھاری کی زیرِ صدارت قائم کئے گئے تعلیمی کمیشن (۶۶-۱۹۶۴) کی سفارشات پر پنجاب، میرٹھ اور میسور میں مراسلاتی تعلیم کے مراکز قائم ہوئے۔ اس سلسلہ کی اہم پیش رفت ۱۹۸۲ء میں حیدرآباد کی آندھرا اوپن یونیورسٹی کے قیام کی صورت میں ہوئی، اس کے بعد ۱۹۸۵ء میں اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (اگنو) ۱۹۸۷ء میں کوٹہ اوپن یونیورسٹی، ۱۹۹۲ء میں مدھیہ پردیش کی بھوج اوپن یونیورسٹی اور مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی ۲۰۰۲ء کے لیے ترغیب ملی آج ملک کی ۵۰ یونیورسٹیاں غیر رسمی تعلیم کا پروگرام چلارہی ہیں جن میں برکت اللہ یونیورسٹی بھوپال شامل ہے، اس کا شعبہ فاصلاتی نصاب ۱۹۷۵ء سے مختلف کورسوں کا امتحان لے رہا ہے اور اب تک دس لاکھ طلباء یہاں سے مختلف کورسوں میں داخلے لے چکے ہیں اور فارغ ہوکر سرگرم زندگی میں مؤثر رول ادا کررہے ہیں۔ فی الوقت بی اے بی کام، ایم اے، لائبریری سائنس، مینجمنٹ کے کورسیز اور ڈپلوما سائیکولاجی کونسلنگ پر مشتمل کورسیز یہاں چل رہے ہیں۔

آج ملک کی چودہ کھلی (اوپن) یونیورسٹیاں صرف فاصلاتی تعلیم کے لئے مخصوص ہیں، جن میں اگنو کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور یہ بین الاقوامی سطح کی یونیورسٹی بن گئی ہے۔

دیگر اُوپن یونیورسٹیاں اگنو کے نقشِ قدم پر چل رہی ہیں اور اگر یہ دعویٰ کیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اگنو آج دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی شمار ہوتی ہے۔ جس میں ۲۵۰ تعلیمی پروگرام چل رہے ہیں اور سب کا اپنا ایک مقام ہے، اس کے ماتحت ۳۶ تعلیمی مرکز سرگرم عمل ہیں، جن کی ڈگریاں، ڈپلوما اور سرٹیفکٹ اے آئی یو کی تمام ممبران یونیورسٹیوں کے ذریعہ منظور شدہ ہیں۔

جہاں تک فاصلاتی تعلیم میں اُردو کی نمائندگی کا سوال ہے تو جامعہ اردو علی گڑھ کو اس میں اولیت حاصل ہے۔ اس کے ادیب، ادیب ماہر اور ادیب کامل کے امتحانات عرصۂ دراز تک بہت مقبول رہے۔ دوسری طرف ملک میں گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی سطح پر تقریباً ۲۰ یونیورسٹیوں میں اُردو زبان و ادب کی تدریس دو طریقوں سے ہورہی ہے، ایک تو یہ کہ طلباء اردو کو بطور ذریعہ تعلیم (میڈیم) کے اختیار کئے ہوئے ہیں یا پھر اُردو کو ایک مضمون کے طور پر پڑھ رہے ہیں، لیکن ایسے طلباء میں بیشتر اردو کو روزگار سے مربوط زبان نہیں مانتے اور اُنہیں یہ خوف دامن گیر رہتا ہے کہ اُردو میڈیم سے ڈگری کے حصول کے بعد روزگار ملے گا یا وہ نااہل مانے جائیں گے۔

اِس نفسیاتی تذبذب کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُردو میں ایسے فنی اور پیشہ وارانہ کورسیز شروع کیے جائیں، جن سے طلباء کو روزگار کے حصول میں آسانی ہو۔ اِس تعلق سے جب ہم مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی حیدرآباد پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ اندھیری رات میں روشن مینارہ کی طرح نظر آتی ہے، یہ ہندوستان کی پہلی قومی اُردو یونیورسٹی ہے، جسے روایتی اور فاصلاتی دونوں طریقہ تعلیم کا اختیار دیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ جہاں جدید علوم و فنون کی تعلیم کا منضبط نظام چلایا جارہا ہے، وہیں اِس کے وسیلہ سے طلباء کی بڑی تعداد گھر بیٹھے ڈگری یافتہ بن رہی ہے، خاص طور پر پیشہ وارانہ اور تکنیکی تعلیم سے لیس ہوکر وہ روزگار کے حصول کی دوڑ میں شامل ہورہی ہے۔ تغیر پذیر معاشرہ میں تبدیلی کی یہ لہر اور تیز ہوگی، گلوبلائزیشن کے موجودہ دور میں جیسے جیسے نوکریوں کا دائرہ محدود ہورہا ہے یا ریزرویشن کو بوجھ مانا جارہا ہے تو مادری زبان میں تعلیم پانے والوں کا مستقبل تابناک نظر آرہا ہے۔

یہ حقیقت بھی ذہن میں رہے کہ آج ہندوستان میں فاصلاتی تعلیم کا نیٹ ورک اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ اِس نظام کے اداروں سے استفادہ کرنے والے طلباء کی تعداد پچاس لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے، جو اعلیٰ تعلیم سے داخل طلباء کا ۱۹ء۳۰ فیصد ہے، جو طلباء فاصلاتی نظام تعلیم کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں، وہ اُن طلباء سے زیادہ متحرک ہیں، جو کالجوں میں ریگولر کورسیز سے روایتی تعلیم پارہے ہیں، اِس لئے ترقی یافتہ ممالک میں اُنہیں زیادہ قدر و قیمت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہ نظام تعلیم پسماندہ طبقہ کو اوپر اٹھانے میں لگا ہوا ہے، لہٰذا اِس کا رول اہم ہے، اس پر جو لاگت آتی ہے، وہ روایتی تعلیم کے مقابلہ میں نصف سے بھی کم ہے اور اِس سے استفادہ کرکے لڑکیاں اور عمر رسیدہ خواتین سماج کے مختلف شعبوں میں پیش رفت کرسکتی ہیں جیسا کہ قومی تعلیمی پالیسی کے بارے میں سرکاری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ موجودہ صورتِ حال میں حکومت اپنی آبادی کے نصف حصّہ کے لئے جس میں دو تہائی لڑکیاں شامل ہیں، تعلیم کا موثر نظم نہیں کرسکتی، اِس لئے مذکورہ غیر رسمی تعلیم کے بندوبست سے تعلیمِ نسواں کی اِس کمی کو دور کیا جاسکتا ہے۔

○○○

شیواجی پارک احتجاج

آدتیہ اور امیت ٹھاکرے سمیت 25 افراد کے خلاف مقدمہ

ممبئی: شیواجی پارک میں احتجاج کے معاملے پر ممبئی پولیس نے شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما و رکن اسمبلی آدتیہ ٹھاکرے اور مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے رہنما امیت ٹھاکرے سمیت 25 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی احتجاج کے دوران مبینہ طور پر غیر قانونی اجتماع اور نافذ احکامات کی خلاف ورزی کے سلسلے میں کی گئی۔ یہ احتجاج ان مظاہرین کی حمایت میں کیا گیا تھا جنہیں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج اور ان کے استعفے کے مطالبے کے دوران پولیس نے حراست میں لیا تھا۔ مظاہرین نے انتخابی عمل اور ووٹر فہرستوں میں مبینہ بے ضابطگیوں پر بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ پولیس نے مقدمے میں بی این ایس کی دفعہ 189(2) کے علاوہ دفعہ 37(3)، 37(1) اور 135 کا حوالہ دیا ہے۔ مقدمے میں ایم این ایس رہنما سندیپ دیشپانڈے اور شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنماؤں ورون سردیسائی اور مہیش ساونت کے نام بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل اتوار کو شیواجی پارک میں احتجاج کے لیے جمع ہونے والے تقریباً 300 افراد کو پولیس نے حراست میں لیا تھا۔ بعد ازاں آدتیہ ٹھاکرے، امیت ٹھاکرے اور تیجس ٹھاکرے سمیت دونوں جماعتوں کے کارکنوں نے احتجاج کیا اور زیرِ حراست افراد کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ آدتیہ ٹھاکرے نے پولیس کارروائی پر سخت اعتراض کرتے ہوئے احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا، جبکہ امیت ٹھاکرے نے بھی مظاہرین کو حراست میں لیے جانے پر سوال اٹھائے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ بغیر اجازت احتجاجی اجتماع کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج کا معاملہ اب سیاسی کشمکش اختیار کرتا جا رہا ہے اور ممبئی میں شیوسینا (یو بی ٹی) اور ایم این ایس کی جانب سے مزید احتجاج کے اعلان سے ریاستی سیاسی ماحول میں مزید گرمی آنے کے امکانات ہیں۔

عدالتی اداروں کو بدنام کرنے کی سازش، فڑنویس کا اپوزیشن پر الزام

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے دہلی میں انڈیا بلاک کی جانب سے سپریم کورٹ کی طرف نکالے گئے احتجاجی مارچ پر سخت تنقید کرتے ہوئے اپوزیشن پر ملک کے عدالتی اداروں کو بدنام کرنے اور عوام کا اعتماد کمزور کرنے کی کوشش کا الزام عائد کیا ہے۔ فڑنویس نے کہا کہ اگر اپوزیشن کو انتخابی عمل یا مبینہ "ووٹ چوری" سے متعلق کوئی شکایت ہے تو اسے احتجاجی مارچ کے بجائے قانونی طریقے سے عدالت سے رجوع کرنا چاہیے۔ ان کے بقول، "آئین میں کہاں لکھا ہے کہ چیف جسٹس آف انڈیا کسی احتجاجی مارچ سے ملیں؟" انہوں نے چیف جسٹس سوریا کانت کے اپوزیشن رہنماؤں سے ملاقات نہ کرنے کے فیصلے کو قانونی اور آئینی ذمہ داریوں کے مطابق قرار دیا۔

چیف جسٹس سے ملاقات کی درخواست مسترد

کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے نے چیف جسٹس سوریا کانت سے ملاقات کر کے انتخابی فہرستوں میں مبینہ بے ضابطگیوں اور "ووٹ چوری" کے الزامات پر بات کرنے کی درخواست کی تھی۔ تاہم چیف جسٹس نے ملاقات سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ متعلقہ معاملات عدالت کے سامنے زیر سماعت ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ سپریم کورٹ کے دروازے ہر ہندوستانی شہری کے لیے کھلے ہیں اور شکایات مناسب قانونی طریقے سے عدالت میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

دوسری جانب اپوزیشن جماعتوں نے پیر کو سپریم کورٹ کی جانب مارچ کیا اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے سمیت انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ مارچ کے پیش نظر دہلی میں سیکورٹی سخت کر دی گئی اور متعدد میٹرو اسٹیشن عارضی طور پر بند رکھے گئے۔ فڑنویس نے الزام لگایا کہ چیف جسٹس کی جانب سے ملاقات سے انکار کے بعد اپوزیشن رہنماؤں نے عدالتی اداروں کے خلاف نامناسب زبان استعمال کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اقدامات سے عوام کا عدلیہ پر اعتماد متاثر ہو سکتا ہے۔

سنیترا اجیت پوار کی سالگرہ پر 18 اکتوبر کو روزگار میلہ، ثنا ملک شیخ کی پہل

انوشکتی نگر میں 'YUVAAZ 2026' کا انعقاد، نوجوانوں اور ملازمت کے متلاشی افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کا عزم

ممبئی: مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کی سالگرہ کے موقع پر انوشکتی نگر کی رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ کی جانب سے 18 اکتوبر 2026 کو 'YUVAAZ 2026 – انوشکتی نگر روزگار میلہ' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ روزگار میلہ اتوار کو صبح 10 بجے سے دوپہر 3 بجے تک ماتوشری ودیا مندر، مانکھورد (مشرق) میں منعقد ہوگا۔ روزگار میلے کا بنیادی مقصد بے روزگار نوجوانوں، نئے فارغ التحصیل طلبہ، ہنرمند نوجوانوں اور تجربہ کار ملازمت کے متلاشی افراد کو مختلف کمپنیوں اور ممکنہ آجروں سے براہ راست جوڑنا ہے، تاکہ انہیں اپنی قابلیت اور تجربے کے مطابق روزگار کے بہتر مواقع حاصل ہو سکیں۔

"احتجاج بھی، ترقی بھی، اب روزگار کی باری"

'احتجاج بھی، ترقی بھی، اب روزگار کی باری!' کے موضوع کے تحت منعقد ہونے والے اس میلے میں روزگار، ہنرمندی اور معاشی خودمختاری کو خصوصی اہمیت دی جائے گی۔ منتظمین کے مطابق مختلف شعبوں کی کمپنیوں کو امیدواروں سے رابطے کا موقع فراہم کیا جائے گا، جس سے نوجوانوں کو ملازمت کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ ترقی کے نئے راستے مل سکتے ہیں۔ ثنا ملک شیخ نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کی سالگرہ کے موقع پر نوجوانوں کو روزگار اور خود کفالت کے مواقع فراہم کرنا اس موقع کو بامقصد انداز میں منانے کی ایک کوشش ہے۔ انہوں نے انوشکتی نگر کے علاوہ ممبئی بھر کے بے روزگار نوجوانوں، نئے گریجویٹس اور تجربہ کار امیدواروں سے اپیل کی کہ وہ روزگار میلے میں شرکت کریں اور اپنی قابلیت کے مطابق دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔

مقام اور وقت: ☆ تاریخ: 18 اکتوبر 2026، اتوار ☆ وقت: صبح 10 بجے تا دوپہر 3 بجے ☆ مقام: ماتوشری ودیا مندر، سیون-پنویل ہائی وے، انوشکتی نگر سگنل کے قریب، مانکھورد (مشرق)، ممبئی-400088 ☆ آن لائن رجسٹریشن: خواہش مند امیدوار منتظمین کی جانب سے فراہم کردہ آن لائن رجسٹریشن لنک کے ذریعے پہلے سے اپنا اندراج کرا سکتے ہیں۔

ممبئی میں پانی کی بچت کیلئے بی ایم سی کی اپیل، 15 مئی سے 10 فیصد پانی کی کٹوتی جاری

ممبئی: کم بارش اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے باعث ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے سات ذخائر میں پانی کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) نے شہریوں سے پانی کا کفایت شعاری سے استعمال کرنے اور ہر قسم کے ضیاع سے گریز کرنے کی اپیل کی ہے۔ بی ایم سی کے مطابق 'ایل نینو' اور 'انڈین اوشن ڈائپول (IOD)' جیسے موسمی عوامل کے سبب 2026 میں بارش کم ہوئی، جس سے آبی ذخائر پر اثر پڑا ہے۔ بی ایم سی نے واضح کیا ہے کہ ممبئی شہر اور مضافاتی علاقوں کو روزانہ تقریباً 4,664 ملین لیٹر پانی درکار ہے، جبکہ دستیاب ذرائع سے اوسطاً تقریباً 4,100 ملین لیٹر پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ ممکنہ قلت آب کے پیش نظر ریاستی حکومت کے محکمہ آب رسانی کی ہدایت پر 15 مئی 2026 سے ممبئی میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی نافذ ہے، جو فی الحال جاری ہے۔

31 اگست 2027 تک پانی کا منصوبہ:

بی ایم سی نے بتایا کہ ریاستی محکمہ آب رسانی کی ہدایات کے مطابق مستقبل کی پینے کے پانی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے 31 اگست 2027 تک پانی کی منصوبہ بندی پر توجہ دی جا رہی ہے۔ دستیاب ذخیرۂ آب کو زیادہ سے زیادہ عرصے تک برقرار رکھنے کے لیے شہریوں کے تعاون کو انتہائی اہم قرار دیا گیا ہے۔ بی ایم سی کے مطابق ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے سات بڑے ذخائر میں وہار، تلسی، تانسا، موڈک ساگر، اپر ویترنا، مدھیہ ویترنا اور بھاتسا شامل ہیں۔ بی ایم سی کے سرکاری ریکارڈ کے مطابق ممبئی کا پانی سپلائی نظام بنیادی طور پر انہی ذخائر پر منحصر ہے۔

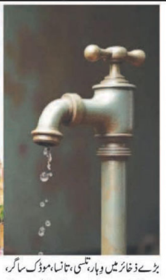

سوئمنگ پول اور تعمیراتی کاموں میں پینے کا پانی استعمال نہ کریں

میونسپل انتظامیہ نے شہریوں، صنعتی و تجارتی اداروں اور مختلف تنظیموں کو ہدایت دی ہے کہ پینے کے پانی کا غیر ضروری استعمال نہ کیا جائے۔ سوئمنگ پولز میں پینے کے پانی کے استعمال سے گریز کیا جائے، جبکہ دیگر کاموں کے لیے کنوؤں، ٹیوب ویل اور بورویل جیسے متبادل ذرائع زیادہ سے زیادہ استعمال کیے جائیں۔ تعمیراتی مقامات پر بھی پینے کے پانی کے بجائے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس سے حاصل شدہ صاف شدہ پانی یا بورویل کے پانی کو ترجیح دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسی طرح گاڑیاں دھونے، باغات کو پانی دینے اور سڑکوں یا احاطوں کی صفائی کے لیے بھی متبادل آبی ذرائع استعمال کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

صنعتی و تجارتی اداروں اور اسپورٹس کلبوں پر 20 فیصد کٹوتی

بی ایم سی کے مطابق صنعتی و تجارتی اداروں اور اسپورٹس کلبوں کو ہونے والی پانی کی سپلائی میں 20 فیصد کٹوتی برقرار رہے گی۔ سڑکوں کی صفائی کے لیے بھی پینے کے پانی کے بجائے ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ری سائیکل شدہ پانی یا بورویل کے پانی کے استعمال کی ہدایت دی گئی ہے۔

پانی کے رساؤ کی روک تھام کے لیے خصوصی ٹیمیں

پانی کے رساؤ سے ہونے والے نقصان کو روکنے کے لیے واٹر انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ نے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ ان ٹیموں کو پانی کے رساؤ کی شکایات اور معاملات کو مقررہ مدت میں نمٹانے اور پانی کے ضیاع کو روکنے کو ترجیح دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

پانی کے غلط استعمال پر کارروائی

بی ایم سی نے خبردار کیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن کے فراہم کردہ پینے کے پانی کا کسی بھی مقام پر یا کسی بھی طریقے سے غیر قانونی یا غیر ضروری استعمال پایا گیا تو متعلقہ افراد یا اداروں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔ میونسپل انتظامیہ نے کہا کہ پانی کی بچت صرف حکومت یا میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر شہری کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ بی ایم سی نے اپیل کی کہ نل غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں، پانی کی پائپ لائنوں میں رساؤ فوری طور پر درست کرائیں اور گاڑیوں و اطراف کی صفائی میں پانی کے غیر ضروری استعمال سے گریز کریں۔ بی ایم سی کا پیغام ہے کہ "پانی بچائیں، زندگی بچائیں" کو محض نعرہ نہ بنایا جائے بلکہ روزمرہ زندگی میں عملی طور پر نافذ کیا جائے، کیونکہ آج بچایا گیا پانی ہی کل کے محفوظ آبی مستقبل کی ضمانت ہے۔

منترالیہ کے قریب نومبر کے پہلے ہفتے میں دھرنا دیں گے تشار گاندھی

ممبئی: مہاتما گاندھی کے پڑپوتے اور سماجی کارکن تشار گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ وہ نومبر کے پہلے ہفتے میں ممبئی کے منترالیہ کے قریب مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے دھرنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے خلاف احتجاج حکومت کے مرکز کے قریب ہی کیا جانا چاہیے۔ تشار گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ وہ پہلے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے پر حاضری دیں گے اور اس کے بعد پیدل مہاتما گاندھی کے مجسمے تک پہنچ کر وہیں احتجاج پر بیٹھیں گے۔ انہوں نے جمہوریت کے تحفظ کے لیے جدوجہد پر یقین رکھنے والے لوگوں سے بھی احتجاج میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔

"اجازت نہیں مانگوں گا": تشار گاندھی نے واضح کیا کہ وہ احتجاج کے لیے پولیس سے اجازت طلب نہیں کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ "سول نافرمانی اجازت نہیں مانگتی"۔ ساتھ ہی انہوں نے احتجاج میں شامل ہونے والوں کو ممکنہ پولیس کارروائی کے لیے تیار رہنے کی بھی تنبیہ کی ہے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب انتخابی فہرستوں کی مبینہ بے ضابطگیوں اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر ملک کے مختلف حصوں میں احتجاج جاری ہیں۔ تشار گاندھی کو بھی 10 اکتوبر کو ممبئی میں ایک احتجاج میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے پولیس نے حراست میں لیا تھا۔ واضح رہے کہ تشار گاندھی کی جانب سے نومبر کے پہلے ہفتے میں منترالیہ کے قریب احتجاج کا اعلان کیا گیا ہے؛ احتجاج کی حتمی تاریخ اور پولیس انتظامیہ کا ردعمل سامنے آنا ابھی باقی ہے۔

کرلا میں 17 سالہ لڑکی کی مشتبہ موت

والد نے خاندانی دوست پر قتل کا الزام عائد کر دیا

ممبئی: کرلا میں 17 سالہ لڑکی کی مشتبہ حالات میں موت کے بعد پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ واقعہ 10 اکتوبر کو پیش آیا، جب پریا دیوی اپنے سات سالہ بھائی اور ایک خاندانی دوست کے ساتھ گھر میں موجود تھی۔ لڑکی کے والد نے مذکورہ خاندانی دوست پر بیٹی کو قتل کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ پولیس کے مطابق لڑکی کے والد بسنت لال کوری (38) نے اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے خاندانی دوست رام سنگھ یادو (36) کو گھر پر چھوڑا تھا۔ کوری کی اہلیہ اپنے بڑے بیٹے کے علاج کے لیے اتر پردیش گئی ہوئی تھیں۔ والدین 9 اکتوبر کی رات تقریباً ساڑھے 11 بجے لوکمانیہ تلک ٹرمنس سے روانہ ہوئے تھے۔ پولیس کے مطابق 10 اکتوبر کی صبح تقریباً ساڑھے چار بجے رام سنگھ یادو نے اہل خانہ کو فون کر کے بتایا کہ پریا دیوی گھر کے باہر بے ہوش پڑی ہے۔ والدین واپس پہنچے تو لڑکی کی گردن اور ٹھوڑی پر چوٹ کے نشانات موجود تھے۔ اسے فوری طور پر بھابھا اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے صبح 5 بج کر 20 منٹ پر اسے مردہ قرار دے دیا۔ پوسٹ مارٹم میں گردن دبانے سے دم گھٹنے کو موت کی وجہ قرار دیا گیا ہے، جبکہ سر پر چوٹ کے آثار بھی پائے گئے۔ اس کے بعد والد نے پولیس میں شکایت درج کراتے ہوئے رام سنگھ یادو پر اپنی بیٹی کا گلا دبانے اور سر پر مہلک چوٹ پہنچانے کا الزام عائد کیا۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور والد کی جانب سے عائد کیے گئے الزامات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ ابھی تک پولیس کی جانب سے ملزم کے خلاف الزام ثابت ہونے کی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔

ممبئی ایئرپورٹ پر 8 کینیائی خواتین حراست میں

جسم کے اندر سونا چھپانے کا شبہ

ممبئی: ممبئی کسٹمز کے ایئر انٹیلی جنس یونٹ (AIU) نے چھترپتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر سونا اسمگل کرنے کے شبہ میں آٹھ کینیائی خواتین کو حراست میں لیا ہے۔ یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کی گئی۔ حکام کے مطابق تمام خواتین اتوار کی صبح سوڈان سے ممبئی پہنچی تھیں۔ مسافروں کی جانچ کے دوران ایک خاتون کے سامان سے تقریباً 300 گرام مشتبہ اسمگل شدہ سونا برآمد ہوا۔ اس کے بعد دیگر خواتین پر بھی سونا جسم کے اندر چھپانے کا شبہ ظاہر کیا گیا۔ کسٹمز حکام نے خواتین کو عدالت میں پیش کر کے ایکس رے اور طبی معائنے کی اجازت حاصل کی۔ عدالت کی اجازت کے بعد انہیں ممبئی کے جے جے اسپتال لے جایا گیا، جہاں طبی جانچ کے ذریعے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آیا ان کے جسم کے اندر سونا چھپایا گیا ہے یا نہیں۔ حکام کے مطابق خواتین کی طبی نگرانی بھی کی جا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق چار سے پانچ خواتین کے حاملہ ہونے کی بھی اطلاع ہے، اس لیے طبی کارروائی انتہائی احتیاط کے ساتھ کی جا رہی ہے۔ اگر طبی نگرانی میں دوا کے استعمال کے بعد مبینہ طور پر چھپایا گیا سونا جسم سے خارج ہوتا ہے تو کسٹمز ایکٹ 1962 کے تحت مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ کسٹمز حکام اب یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مجموعی طور پر کتنا سونا اسمگل کیا جا رہا تھا، خواتین کا اس معاملے میں کیا کردار ہے اور آیا یہ کارروائی کسی بین الاقوامی سونا اسمگلنگ نیٹ ورک کا حصہ ہے۔ واضح رہے کہ فی الحال تمام خواتین صرف شبہ کی بنیاد پر حراست میں ہیں اور تحقیقات مکمل ہونے تک ان کے خلاف اسمگلنگ کا الزام ثابت نہیں ہوا ہے۔

بیوی کے سسر سے ناجائز تعلقات کے شبہ میں بیٹے نے 70 سالہ باپ کو قتل کر دیا

ڈومبیولی: ڈومبیولی کے پسولی علاقے میں ایک 32 سالہ شخص نے اپنی بیوی کے اپنے والد کے ساتھ مبینہ ناجائز تعلقات کے شبہ میں اپنے 70 سالہ والد کو چاقو سے حملہ کر کے قتل کر دیا۔ پولیس کے مطابق واقعہ جمعہ کی صبح تقریباً 11:30 بجے پیش آیا۔ پولیس کے مطابق مقتول اور ملزم دونوں تعمیراتی مزدور تھے۔ ملزم کی اہلیہ کچھ دنوں سے اپنے آبائی گاؤں گئی ہوئی تھی۔ اسی دوران ملزم کو مبینہ طور پر شبہ ہوا کہ اس کی بیوی اور والد کے درمیان ناجائز تعلقات ہیں۔ اسی معاملے کو لے کر باپ اور بیٹے کے درمیان پہلے سے تنازع جاری تھا۔ جمعہ کی صبح دونوں کے درمیان بحث نے شدت اختیار کر لی اور ملزم نے مبینہ طور پر تیز دھار ہتھیار سے اپنے والد پر حملہ کر دیا۔ شدید زخمی ہونے کے باعث 70 سالہ شخص کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر مانپاڈا پولیس موقع پر پہنچی اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔ واردات میں استعمال ہونے والا ہتھیار بھی ضبط کر لیا گیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 103(1) کے تحت قتل کا مقدمہ درج کیا ہے۔ اسے پولیس حراست میں بھیج دیا گیا ہے اور معاملے کی مزید تحقیقات جاری ہے۔ پولیس اس بات کی بھی تفتیش کر رہی ہے کہ قتل کے اصل محرکات اور واقعے سے قبل باپ بیٹے کے درمیان کیا تنازع تھا۔ پولیس کے مطابق بیوی اور مقتول کے درمیان مبینہ تعلقات کا شبہ فی الحال ملزم کی جانب سے بیان کردہ محرک ہے؛ اس الزام کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

ایم پی ایس سی پیپر لیک معاملہ:

تکارام منڈھے تحقیقاتی کمیٹی کے سکریٹری مقرر، چیئرمین چھٹی پر

ممبئی/پونے: مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) کے امتحانات میں مبینہ پیپر لیک اور دیگر بے ضابطگیوں کے معاملے میں ریاستی حکومت نے اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ سینئر آئی اے ایس افسر تکارام منڈھے کو کمیٹی کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے، جبکہ ایم پی ایس سی کے چیئرمین ویک بھیما نور نے عدالتی تحقیقات مکمل ہونے تک عہدے سے چھٹی پر جانے کا اعلان کیا ہے۔ پونے میں ایم پی ایس سی امیدواروں کی جانب سے تقریباً 11 روز سے جاری احتجاج کے بعد حکومت اور مظاہرین کے درمیان اتفاق رائے قائم ہوا۔ امیدوار مبینہ پیپر لیک، بھرتی کے عمل میں بے ضابطگیوں اور ایم پی ایس سی کے انتظامی نظام میں اصلاحات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ حکومت کی یقین دہانی کے بعد مظاہرین نے احتجاج ختم کر دیا۔ تحقیقاتی کمیٹی کی سربراہی بمبئی ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس دلیپ بھوسلے کریں گے۔ پانچ رکنی کمیٹی میں تکارام منڈھے کے علاوہ ریٹائرڈ جج پی ڈی نائک، ریٹائرڈ افسر گنیش پاٹل اور آئی پی ایس افسر لکشمی گوتم شامل ہیں۔ کمیٹی کو ایم پی ایس سی امتحانات میں مبینہ پیپر لیک سمیت تمام بے ضابطگیوں کی تحقیقات کر کے 60 دن میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے احتجاج کرنے والے امیدواروں کے خلاف درج مقدمات واپس لینے، آئندہ تین برس میں تقریباً 70 ہزار خالی سرکاری عہدوں کو پُر کرنے اور 2027 کے گروپ 'سی' امتحان کے ذریعے بھرتی کی جانے والی اسامیوں کی تعداد دوگنی کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ ایم پی ایس سی چیئرمین ویک بھیما نور نے کہا کہ وہ تحقیقات مکمل ہونے تک عہدے پر برقرار رہنے کے بجائے چھٹی پر جانے کا فیصلہ کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق کمیشن کی خودمختاری، ساکھ اور طلبہ کے مفادات ان کی ترجیح رہے ہیں۔ پیپر لیک کے الزامات نے ریاست میں سرکاری ملازمتوں کے مسابقتی امتحانات کی شفافیت پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ اب تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ سے یہ واضح ہونے کی توقع ہے کہ مبینہ بے ضابطگیوں کی اصل نوعیت کیا تھی اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے کیا انتظامی اصلاحات ضروری ہیں۔

مہاراشٹر کے کئی خشک سالی سے متاثرہ تعلقوں میں فصل کی پیداوار صفر

مرکزی ٹیم نے صورتحال کو انتہائی سنگین قرار دیا

ممبئی: مہاراشٹر کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں خریف فصلوں کی صورتحال انتہائی تشویشناک ہے اور بعض تعلقوں میں فصل کی پیداوار بالکل صفر رہنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ریاست میں خشک سالی کی صورتحال کا جائزہ لینے والی مرکزی بین الوزارتی ٹیم کے ایک رکن نے یہ انکشاف کیا ہے۔ مرکزی حکومت کی 11 رکنی ٹیم نے 8 اکتوبر سے تین روز تک مراٹھواڑہ، ودربھ اور مغربی مہاراشٹر کے متاثرہ علاقوں، بالخصوص احمد نگر (اہلیانگر) اور شولاپور کے دیہات کا دورہ کیا۔ ٹیم نے 50 سے زائد دیہات میں فصلوں کو پہنچنے والے نقصان، خشک آبی ذخائر اور مویشیوں کے لیے پانی کی دستیابی کا جائزہ لیا۔ مرکزی وزارت زراعت کے جوائنٹ سکریٹری مکتا نند اگروال کی قیادت میں ٹیم نے کسانوں سے براہِ راست ملاقات کر کے زمینی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اگروال کے مطابق ٹیم اپنی تفصیلی رپورٹ مرکز کو پیش کرے گی، جس میں دورے کے دوران جمع کیے گئے تمام مشاہدات اور شواہد شامل ہوں گے۔ ٹیم کے ایک رکن نے بتایا کہ مراٹھواڑہ کے متعدد تعلقوں میں آبی ذخائر خشک ہو چکے ہیں اور بعض مقامات پر فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں۔ جاری پنچناموں میں کئی مقامات پر 'صفر پیداوار' درج کی جا رہی ہے، جو بحران کی سنگینی کو ظاہر کرتی ہے۔ مویشیوں کے پینے کے پانی کی قلت بھی ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آئی ہے۔ مراٹھواڑہ کے ایک ضلع کلکٹر کے مطابق مرکزی ٹیم نے متعدد کھیتوں میں نیل پیداوار دیکھ کر تشویش کا اظہار کیا۔ کئی کسان سوکھی اور مرجھائی ہوئی فصلیں کھیتوں میں ہی چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ریاستی محکمہ زراعت کے افسران کے مطابق مرکزی ٹیم نے فصلوں کے نقصان سے متعلق ریاستی حکومت کے دعوؤں کی کئی پہلوؤں سے آزادانہ طور پر تصدیق بھی کی۔ خاص طور پر کپاس کی فصل میں پودے بظاہر سبز ہونے کے باوجود پھلیاں کم، شاخیں محدود اور نشوونما متاثر پائی گئی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے مرکزی ٹیم اور ریاستی محکمہ زراعت کے اعلیٰ افسران کے ساتھ میٹنگ کر کے زمینی جائزے اور ممکنہ امدادی اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ مرکزی ٹیم کی حتمی رپورٹ کی بنیاد پر متاثرہ کسانوں کے لیے امدادی پیکیج اور دیگر اقدامات کے بارے میں فیصلہ متوقع ہے۔ یہ صورتحال مہاراشٹر میں دیہی معیشت، کسانوں کی آمدنی اور مویشیوں کے لیے پانی کی دستیابی کے حوالے سے بڑے بحران کی نشاندہی کرتی ہے، جس کے پیش نظر فوری اور مؤثر سرکاری امداد کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔

کرلا-ٹرومبے ریلوے لائن کے کنارے 3,762 جھونپڑیوں کو دوبارہ بے دخلی کے نوٹس

ممبئی: کرلا-ٹرومبے ریلوے لائن کے کنارے قائم تقریباً 3,762 غیر مجاز جھونپڑیوں کے مکینوں کو سینٹرل ریلوے کی جانب سے رواں ہفتے دوبارہ بے دخلی کے نوٹس جاری کیے جائیں گے۔ بمبئی ہائی کورٹ نے 7 اکتوبر کو ریلوے حکام کو ان مکانات کے خلاف کارروائی کی اجازت دیتے ہوئے متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کے امکانات تلاش کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق نوٹس ملنے کے بعد مکینوں کو مقررہ مدت میں ریلوے کی زمین خالی کرنے کو کہا جائے گا، جس کے بعد قانون کے مطابق غیر مجاز تعمیرات ہٹانے کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ یہ معاملہ پبلک پریمیسس (ایویکشن آف اَن آتھرائزڈ آکیوپنٹس) ایکٹ 1971 کے تحت کارروائی سے متعلق ہے۔ ہائی کورٹ نے ساتھ ہی سینٹرل ریلوے کو متاثرہ خاندانوں کے لیے بازآبادکاری کے امکانات تلاش کرنے اور عارضی طور پر ہر متاثرہ خاندان کو 6 ماہ تک ماہانہ 2,000 روپے مالی امداد فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ کرلا-ٹرومبے لائن بنیادی طور پر مال بردار ٹرینوں کے لیے استعمال ہوتی ہے، جن میں تیل، کیمیکل اور دیگر آتش گیر اشیا لے جانے والی ٹرینیں بھی شامل ہیں۔ مذکورہ جھونپڑیاں ریلوے ٹریک اور اوورہیڈ بجلی کی تاروں کے انتہائی قریب واقع ہیں، جسے حکام نے بڑا حفاظتی خطرہ قرار دیا ہے۔ تقریباً 9,000 مربع میٹر ریلوے اراضی پر یہ تجاوزات موجود ہیں۔ یہ اراضی مستقبل میں چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (CSMT) سے کرلا کے درمیان پانچویں اور چھٹی ریلوے لائن بچھانے کے لیے بھی درکار ہے۔ 21 اگست کو کرلا کے قریشی نگر میں ایک 250 ٹن وزنی ہائیڈرولک کرین قریبی خستہ حال عمارت کو منہدم کرنے کے دوران گر گئی تھی۔ حادثے میں 10 افراد زخمی ہوئے، متعدد جھونپڑیوں کو نقصان پہنچا اور اوورہیڈ بجلی کی تاریں بھی متاثر ہوئیں۔ اس واقعے نے ریلوے لائن کے قریب واقع آبادی کی سلامتی پر ایک مرتبہ پھر سوالات کھڑے کر دیئے۔

اہم نکتہ: معاملے میں عدالت نے ریلوے اراضی خالی کرانے کی اجازت دی ہے، لیکن ساتھ ہی متاثرین کے لیے بازآبادکاری کے امکانات اور عبوری مالی امداد کی ہدایت بھی دی ہے۔ لہٰذا اسے محض "بے دخلی" کے معاملے کے طور پر نہیں بلکہ ریلوے سیفٹی، انفراسٹرکچر توسیع اور متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کے تینوں پہلوؤں سے دیکھنا اہم ہے۔

او سی آئی کارڈ ہولڈر کیا سیاسی احتجاج میں حصہ لے سکتے ہیں؟

عمران خان تنازع کے بعد قانونی حیثیت واضح

ممبئی: اداکار عمران خان کی ممبئی میں ایک سیاسی احتجاج میں شرکت اور اس کے بعد پولیس کی جانب سے حراست میں لیے جانے کے معاملے نے اوورسیز سٹیزن آف انڈیا (OCI) کارڈ رکھنے والے غیر ملکی شہریوں کے سیاسی حقوق اور احتجاج میں شرکت کے قانونی دائرۂ کار پر بحث چھیڑ دی ہے۔ بی جے پی رہنما کریٹ سومیا نے ممبئی پولیس سے عمران خان کے خلاف کارروائی، حراست اور ملک بدری کی درخواست کی ہے، یہ الزام عائد کرتے ہوئے کہ ایک غیر ملکی شہری کی حیثیت سے ان کی سیاسی احتجاج میں شرکت OCI قوانین کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے۔

OCI کارڈ کیا ہے؟: OCI اسکیم 2005 میں ایسے غیر ملکی شہریوں کے لیے شروع کی گئی تھی جو ہندوستانی نژاد ہیں۔ OCI کارڈ ہندوستانی شہریت نہیں دیتا بلکہ مخصوص سہولتوں کے ساتھ ہندوستان میں طویل مدتی اور متعدد بار داخلے کی اجازت فراہم کرتا ہے۔ OCI کارڈ ہولڈرز ہندوستانی انتخابات میں ووٹ نہیں دے سکتے اور نہ ہی پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کے انتخابات لڑ سکتے ہیں۔

کیا احتجاج میں شرکت پر پابندی ہے؟: قانونی ماہرین کے حوالے سے انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق OCI قواعد میں عام عوامی احتجاج میں شرکت کو ایسی سرگرمی کے طور پر واضح طور پر درج نہیں کیا گیا جس کے لیے ہر کارڈ ہولڈر کو پیشگی خصوصی اجازت لینا ضروری ہو۔ تاہم اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ OCI کارڈ ہولڈر کو ہر قسم کی سیاسی سرگرمی میں خودکار طور پر شرکت کا حق حاصل ہے۔ شہریت قانون کی دفعہ 7B کے تحت OCI کارڈ ہولڈرز کو وہ تمام سیاسی حقوق حاصل نہیں جو ہندوستانی شہریوں کو حاصل ہیں۔ البتہ صرف ووٹ دینے یا انتخاب لڑنے پر پابندی کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ کسی احتجاج میں محض شرکت بذاتِ خود غیر قانونی ہے۔

آئین میں احتجاج کا حق: آئین ہند کی دفعہ 19 کے تحت اظہارِ رائے اور پرامن اجتماع کا حق ہندوستانی شہریوں کو حاصل ہے۔ OCI کارڈ ہولڈر چونکہ قانونی طور پر غیر ملکی شہری ہوتے ہیں، اس لیے وہ ان بنیادی حقوق کا دعویٰ ہندوستانی شہریوں کے مساوی بنیاد پر نہیں کر سکتے۔

کیا OCI کارڈ منسوخ یا ملک بدر کیا جا سکتا ہے؟: OCI کارڈ ہولڈر غیر ملکی شہری ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے امیگریشن اور غیر ملکیوں سے متعلق قوانین کے تابع رہتے ہیں۔ شہریت قانون کی دفعہ 7D میں مخصوص حالات، بشمول ملک کی خودمختاری اور سلامتی سے متعلق معاملات، میں OCI رجسٹریشن منسوخ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ تاہم صرف پولیس شکایت یا ویزا قوانین کی خلاف ورزی کے الزام سے خودبخود جرم ثابت نہیں ہو جاتا اور نہ ہی محض شکایت کی بنیاد پر ملک بدری لازمی قرار پاتی ہے۔ عمران خان کے معاملے میں بھی حتمی قانونی فیصلہ متعلقہ حکام کی جانب سے کیا جانا باقی ہے۔

پس منظر: عمران خان 10 اکتوبر کو ممبئی میں ایک احتجاج میں شرکت کے دوران پولیس کی حراست میں لیے گئے تھے۔ اس کے بعد کریٹ سومیا نے ان کی مبینہ OCI حیثیت کا حوالہ دیتے ہوئے پولیس سے تحقیقات اور کارروائی کا مطالبہ کیا، جبکہ پولیس نے امیگریشن حکام سے معاملے پر رابطہ کرنے کی بات کہی ہے۔

جنوری سنہ 2028ء تک قابض اسرائیل کی کڑی پابندیاں، جنین کیمپ کا گھیراؤ اور برطعہ کے گردونواح میں نقل وحرکت سخت محدود

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شمال میں واقع جنین مہاجر کیمپ اور اس کے گردونواح پر اپنا عسکری تسلط مزید سخت کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں ایسے ظالمانہ فوجی احکامات جاری کیے گئے ہیں جن کے تحت کیمپ کے داخلی راستوں پر گاڑیوں کی آمد ورفت پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور ان کا دائرہ کار شہر کے جنوب مغرب میں واقع برطعہ چیک پوسٹ کے اطراف تک پھیلا دیا گیا ہے۔

یہ پابندیاں یکم جنوری سنہ 2028ء تک نافذ العمل رہیں گی، جس سے بے گھر ہونے والے مقامی باشندوں کے اندر اپنے گھروں کو واپسی میں مسلسل رکاوٹوں کے شدید خدشات پیدا ہوگئے ہیں اور خطے میں عام شہریوں کی روزمرہ کی زندگی پر جارحیت کے تباہ کن اثرات مزید گہرے ہوگئے ہیں۔

ان صیہونی عسکری احکامات میں کہا گیا ہے کہ مخصوص چیک پوسٹوں سے گاڑیوں کی آمد ورفت عسکری کمانڈر یا اس کے نامزد کردہ فرد سے اجازت نامہ (پرمٹ) حاصل کیے بغیر مکمل طور پر ممنوع ہوگی، جن میں جنین کیمپ کے تینوں داخلی راستوں پر قائم چیک پوسٹیں اور برطعہ چیک پوسٹ کے قریب نقل و حرکت پر عائد کی گئی اسی نوعیت کی پابندیاں شامل ہیں۔

یہ ظالمانہ اقدامات قابض فوج کو ان تمام چیک پوسٹوں سے گاڑیوں کی آمد ورفت کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں رکھنے کے لامحدود اختیارات دیتے ہیں۔ یہ احکامات سنہ 2028ء کے آغاز تک نافذ رہیں گے اور گزرنے کے لیے دیے گئے کسی بھی دوسرے پرمٹ پر ان احکامات کو فوقیت حاصل ہوگی، جبکہ ڈیوٹی پر مامور فوج، پولیس، سیکیورٹی اور ریسکیو اداروں کے اہلکاروں کو ان سے استثنیٰ حاصل ہوگا۔

اگرچہ ان عسکری احکامات میں صراحت کے ساتھ جنین کیمپ کے مکینوں کی سنہ 2028ء تک اپنے گھروں کو واپسی کی واضح ممانعت نہیں کی گئی ہے، لیکن گاڑیوں کی آمد ورفت پر عائد کردہ شدید پابندیاں کیمپ تک پہنچنا انتہائی دشوار بنا دیتی ہیں، بالخصوص ان ہزاروں فلسطینیوں کے لیے جنہیں قابض فوج کے عسکری آپریشنز کے دوران اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ یہ اقدامات بے گھر ہونے والے مظلوموں کی تکلیفوں کو مزید طویل کرنے کے شدید خدشات ابھار رہے ہیں، کیونکہ انہیں اپنے محلوں اور گھروں تک پہنچنے اور نارمل زندگی کی طرف لوٹنے میں سخت دشواریوں کا سامنا ہے، جبکہ کیمپ کے ایک بڑے حصے اور بنیادی ڈھانچے کو پہلے ہی تباہی کا نشانہ بنایا جا چکا ہے۔ ان پابندیوں کے اثرات صرف نقل و حرکت تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ اس پورے علاقے میں زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کر رہے ہیں جو پہلے ہی صیہونی عسکری کارروائیوں اور بڑے پیمانے پر مسماری کے اثرات کا شکار ہے۔ اس سے شہریوں کی اپنے گھروں کو واپسی اور کیمپ میں بحالی کے عمل کے سامنے مزید پیچیدگیاں کھڑی ہوگئی ہیں۔

ایس آئی آر کیخلاف اپوزیشن کا سپریم کورٹ تک مارچ، گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ

راہل گاندھی سمیت اپوزیشن کے 11 رہنماؤں نے انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی، جلد ہوگی سماعت

نئی دہلی: (ایجنسی) انڈیا اتحاد کے رہنماؤں نے آج سپریم کورٹ کی طرف مارچ کیا اور انتخابی فہرست ایس آئی آر میں مبینہ بے ضابطگیوں پر اپنے احتجاج کو تیز کرتے ہوئے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس صدر ملک ارجن کھڑگے سمیت اپوزیشن اتحاد انڈیا بلاک کے 11 رہنماؤں نے انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں اور ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ عرضی عدالت کی رجسٹری میں باضابطہ طور پر درج کر لی گئی ہے۔ یہ عرضی صرف راہل گاندھی کی جانب سے نہیں بلکہ انڈیا بلاک کے 11 رہنماؤں نے مشترکہ طور پر داخل کی ہے۔ ان میں راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سوگت رائے، اکھلیش یادو، تیجسوی پرساد یادو، سنجے راوت، ایم اے بے بی، ڈی راجا، مہوا ماجی، سپریا سولے اور ای ٹی محمد بشیر شامل ہیں۔ سپریم کورٹ نے رجسٹری کو ہدایت دی ہے کہ عرضی سے متعلق ضروری کارروائی اسی دن مکمل کی جائے اور دستاویزات میں کوئی کمی ہونے کی صورت میں اسے دور کیا جائے، تاکہ معاملے کو منگل، 13 اکتوبر کو سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جاسکے۔ امکان ہے کہ چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ اس معاملے کی سماعت کرے گی۔

وہیں دوسری جانب 'انڈیا' اتحاد کے رہنماؤں اور اراکین پارلیمنٹ نے ووٹ چوری کا الزام لگاتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف کارروائی، ووٹر فہرستوں کی خصوصی تفصیلی نظرثانی (ایس آئی آر) پر روک لگانے اور 'ووٹ چوری' کے الزامات کی تحقیقات کے مطالبات کے حق میں پیر کے روز یہاں بارہ کھمبا روڈ سے سپریم کورٹ تک مارچ نکالا، جس میں بڑی تعداد میں مظاہرین نے شرکت کی۔ اپوزیشن اتحاد ایس آئی آر کے عمل پر روک لگانے، ووٹر فہرست سے مبینہ طور پر غلط طریقے سے ہٹائے گئے ناموں کے معاملے میں مداخلت کرنے اور انتخابی نظام میں شفافیت کو یقینی بنانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اتحاد کا کہنا ہے کہ حقِ رائے دہی کے تحفظ اور انتخابی عمل میں عوام کا اعتماد برقرار رکھنے کے لیے ان مسائل پر عدالتی مداخلت ضروری ہے۔'

تاہم اپوزیشن کا مارچ پولیس نے عدالت عظمیٰ سے کچھ ہی فاصلے پر بھگوان داس روڈ تک ان کا راستہ روک دیا۔ اپوزیشن نے اس مارچ کو چلو دہلی مارچ برائے جمہوریت کا نام دیا تھا۔

راہل گاندھی، کھڑگے، پرینکا گاندھی واڈرا، اکھلیش یادو، تیجسوی یادو، اور دیگر اپوزیشن لیڈر کانسٹی ٹیوشن کلب سے بسوں میں بارکھمبا روڈ پہنچے۔ وہاں سے انہوں نے سپریم کورٹ کی طرف مارچ شروع کیا۔ راہول گاندھی، پرینکا گاندھی، اور کئی دوسرے لیڈروں نے مختصر طور پر پیدل مارچ کیا اور پھر ایک ٹرک پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ حامیوں اور کارکنوں کی بڑی تعداد بھی مارچ میں شامل ہوئی۔ پرینکا گاندھی کے ساتھ بائیں بازو کی طلبہ تنظیم اے آئی ایس اے کی سربراہ نیہا بورا بھی تھیں، جو گزشتہ کئی دنوں سے دہلی میں ہونے والے احتجاج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔

اپوزیشن پارٹی کے کارکنوں نے کئی مقامات پر سڑکوں اور دیواروں پر وزیر اعظم مودی، راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت اور گیانیش کمار کے خلاف نعرے لگائے۔ مارچ کے بعد راہل گاندھی اور کئی دوسرے اپوزیشن لیڈر سپریم کورٹ گئے تاکہ عرضی سے متعلق رسمی کارروائیوں کو مکمل کریں۔

جنتر منتر پر اب نہیں ہوگا احتجاج

وزارت داخلہ کا بڑا فیصلہ

دہلی میں مظاہروں کے لیے 3 مقامات طے

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے درمیان مرکزی وزارت داخلہ نے ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ وزارت داخلہ نے جنتر منتر کو احتجاجی مقامات کی فہرست سے ہٹا دیا ہے۔ اب دہلی میں دھرنے اور مظاہروں کے لیے رام لیلا میدان، براری میدان اور مشرقی دہلی کے سی بی ڈی میدان کو مقرر کیا گیا ہے۔ وزارت داخلہ کی کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔ جنتر منتر کو احتجاجی مقام کے طور پر دی گئی اطلاع منسوخ کردی گئی ہے۔ تقریباً 33 سال سے جنتر منتر دہلی میں احتجاجی مظاہروں کا اہم مرکز رہا ہے۔ اس سے پہلے انڈیا گیٹ کے قریب بوٹ کلب احتجاجی مقام کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

پرانے حکم نامے میں ترمیم: دہلی پولیس کے نئے حکم نامے میں 28 اپریل 2022 کو جاری کیے گئے سابقہ مستقل حکم میں جزوی تبدیلی کی گئی ہے۔ نئی ہدایات کا مقصد احتجاج کے لیے مقرر مقامات اور ان سے متعلق انتظامات کو واضح کرنا ہے۔ تاہم، مظاہروں کی اجازت، شرکاء کی تعداد اور دیگر شرائط سے متعلق مکمل تفصیلات نئی معیاری عملی کارروائی (ایس او پی) جاری ہونے کے بعد ہی واضح ہوں گی۔

جنتر منتر کو فہرست سے کیوں ہٹایا گیا؟: حکم نامے کے مطابق، وزارت داخلہ نے جنتر منتر کے متبادل احتجاجی مقامات کی نشاندہی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی نے مختلف مقامات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی سفارشات پیش کیں۔ انہی سفارشات کی بنیاد پر جنتر منتر کو احتجاجی مقامات کی مقررہ فہرست سے ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جنتر منتر طویل عرصے سے سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں اور عام شہریوں کے احتجاج کا اہم مرکز رہا ہے۔ یہاں مختلف عوامی اور سیاسی مسائل پر دھرنے اور مظاہرے منعقد کیے جاتے رہے ہیں۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ نئے انتظامی نظم وضبط کے لیے معیاری عملی طریقۂ کار الگ سے جاری کیا جائے گا۔ اس میں احتجاج کی اجازت حاصل کرنے، مظاہرے کے انعقاد اور دیگر ضروری شرائط کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیے جانے کی توقع ہے۔

مہاراشٹر میں ایس آئی آر پروگرام کی مدت میں توسیع

حتمی ووٹر فہرست 16 نومبر کو جاری ہوگی

نئی دہلی، (ایجنسی) الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر میں ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے عمل کی مدت بڑھا کر 16 نومبر کردی ہے۔ کمیشن نے یہ فیصلہ ریاست کے چیف الیکشن افسر (سی ای او) کی درخواست پر کیا ہے۔ کمیشن نے مہاراشٹر کے چیف الیکشن افسر کو لکھے خط میں کہا ہے کہ ریاست کی ووٹر فہرست کے مسودے پر دعوے اور اعتراضات درج کرانے کے لیے 31 اگست سے شروع ہونے والے عمل کی آخری تاریخ بڑھا کر 26 اکتوبر کر دی گئی ہے۔ ان پر نوٹس جاری کرنے اور ان کے تصفیے کی آخری تاریخ بھی بڑھا کر 10 نومبر کردی گئی ہے۔ کمیشن نے خط میں کہا ہے کہ ایس آئی آر کے نظرثانی شدہ پروگرام کے تحت ریاست کی حتمی ووٹر فہرست 16 نومبر کو جاری کی جائے گی، جبکہ پہلے کے نظرثانی شدہ پروگرام کے مطابق اسے 4 نومبر کو جاری کیا جانا تھا۔

'انڈیا' اتحاد کے اراکین پارلیمنٹ سے ملاقات کرنے سے چیف جسٹس کا انکار

نئی دہلی: (ایجنسی) ملک کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے 'انڈیا' اتحاد کے اراکین پارلیمنٹ سے ملاقات کرنے سے انکار کرتے ہوئے پیر کے روز کہا کہ سپریم کورٹ کے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں اور ہر ہندوستانی شہری کو عدالت سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ جسٹس سوریہ کانت نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی عام شہری یا منتخب باڈی کے رکن کی عرضی کا خیر مقدم کیا جائے گا اور قانون کے تحت مناسب کارروائی کی جائے گی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ انہیں اتوار کے روز انڈیا' اتحاد کے رہنماؤں کی جانب سے ملاقات کی درخواست کرنے والا ایک خط موصول ہوا تھا۔ انہوں نے کل خط کا جواب دیتے ہوئے ملاقات نہ کر پانے کی وجہ بھی واضح کردی تھی۔

انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ امن وقانون سے جڑا ہوا ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے رہنماؤں سے ذاتی طور پر ملاقات کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ جسٹس سوریہ کانت نے واضح کیا کہ کسی بھی شخص یا عوامی نمائندے کو اپنا موقف رکھنے کے لیے اعلیٰ ترین عدالت آنے سے روکا نہیں جاسکتا۔

'ووٹ چوری' کے خلاف نہیں رکے گا ہمارا احتجاج

راہل گاندھی کا پولیس پر احتجاجی نوجوانوں کو پٹوانے اور آر ایس ایس کے لوگوں کو کھلے عام گھومنے کی اجازت دینے کا الزام

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ ووٹ چوری کے خلاف ان کی عوامی تحریک رکنے والی نہیں ہے اور اپوزیشن جماعتیں مل کر اس معاملے میں لڑائی لڑیں گی اور سپریم کورٹ میں مشترکہ طور پر عرضی دائر کریں گی۔ مسٹر گاندھی نے پیر کے روز یہاں کانگریس ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ ایک خصوصی پریس کانفرنس میں کہا کہ دہلی میں گزشتہ 5-6 دنوں سے انصاف کی لڑائی لڑی جارہی ہے اور ووٹ چوری کے خلاف عوامی تحریک چلائی جارہی ہے۔ اس تحریک کو روکنے کی کوشش کی جارہی ہے اور لوگوں کو آنے جانے سے روکا جارہا ہے۔ چاروں طرف پولیس تعینات کر کے دہلی کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اسی کی مخالفت میں 'انڈیا' اتحاد کے رہنما مارچ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تحریک ملک کی روح پر حملہ کرنے والوں کے خلاف ہے اور اس تحریک کے ذریعے نوجوانوں پر ظلم وستم کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تحریک میں شامل نوجوانوں کو مارا پیٹا جارہا ہے، خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ انصاف ملنے تک تحریک جاری رکھیں اور آئین اور جمہوریت کی حفاظت کے لیے متحد ہو کر سب کی آواز اٹھائیں۔ مسٹر گاندھی نے الزام لگایا کہ پولیس نوجوانوں کو پٹواری ہے اور آر ایس ایس کے لوگوں کو کھلے عام گھومنے کی اجازت دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے خلاف کھڑے ہونے اور آئین کے تحفظ کی لڑائی لڑنے والوں کو روکا جا رہا ہے لیکن اپوزیشن پیچھے ہٹنے والی نہیں ہے۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار ووٹ چوری کروا رہے ہیں۔

انہوں نے سوال کیا کہ گیانیش کمار استعفیٰ کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ اپوزیشن الیکشن کمیشن سے اور حکومت سے سوال کر رہی ہے اور اسی وجہ سے سوال کرنے والوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین اور جمہوریت کی حفاظت کرنا ہی ان کا دھرم ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ یہ تحریک طویل ہوسکتی ہے اور اس میں کئی دن یا مہینے لگ سکتے ہیں لیکن اسے روکا نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تحریک کے سامنے حکومت جھک جائے گی، اس کے افسران تھک جائیں گے اور اس کی پولیس بھی تھک جائے گی، لیکن ہماری تحریک نہیں رکے گی۔

آئین کے تحت ہر شہری کے حقوق کی حفاظت زمین پر ہونی چاہیے: جسٹس سوریہ کانت

حقوق کی خلاف ورزی کی نشاندہی کیساتھ متاثرین کو راحت دینا اور ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنا بھی ضروری

نئی دہلی، (یو این آئی) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کمیشن کی اصل کسوٹی صرف معاملات کو نمٹانا نہیں بلکہ معاشرے کے سب سے کمزور شخص تک انصاف اور اس کے حقوق کی رسائی کو یقینی بنانا ہے۔ آئین ہر شہری کو عزت، مساوات، آزادی اور انصاف کا بھروسہ دیتا ہے اور ان حقوق کی حفاظت زمین پر ہونی چاہیے۔ جسٹس سوریہ کانت نے پیر کے روز یہاں قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) کے 33 ویں یومِ تاسیس کے پروگرام سے بطور مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کمیشن ان لوگوں کی آواز بن سکتا ہے، جن کے لیے عدالت تک پہنچنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حراست میں تشدد اور موت، بندھوا مزدوری نیز محروم طبقات کے حقوق سے جڑے معاملات میں کمیشن کا کردار انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حقوق کی خلاف ورزی کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ متاثرین کو راحت دینا اور ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنا بھی ضروری ہے۔ چیف جسٹس نے پینے کے صاف پانی کو باوقار زندگی کا ضروری حصہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ صرف نل کا کنکشن دینا کافی نہیں ہے۔ پانی صاف، محفوظ اور ضرورت کے وقت دستیاب ہونا چاہیے۔ آلودہ پانی زندگی اور صحت کے لیے خطرہ ہے۔ پانی کے وسائل کو بچانا آنے والی نسلوں کے تئیں بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی انسانی حقوق کے کمیشن مقامی سطح پر شکایات سننے اور متاثرین تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ صحت، خوراک، رہائش، روزگار اور صاف ستھرا ماحول جیسے حقوق بھی باوقار زندگی سے جڑے ہوئے ہیں۔ جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ قومی انسانی حقوق کمیشن نے 33 سال میں 24 لاکھ سے زائد کیس درج کیے اور 23 لاکھ سے زیادہ کا تصفیہ کیا ہے۔ انہوں نے کمیشن کے موبائل ایپ اور ریکارڈز کی ڈیجیٹلائزیشن کی پہل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس سے لوگوں کو شکایت درج کرنے، اس کی صورتحال جاننے اور معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

سبزیوں کے دام اور دیہی مہنگائی نے بگاڑا بجٹ

ستمبر میں 5.54 فیصد پر پہنچی خوردہ افراطِ زر، خوردہ غذائی مہنگائی بھی 5.97 سے بڑھ کر ہوگئی 7.74 فیصد

نئی دہلی، (ایجنسی): کھانے پینے کی اشیا کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے باعث صارفین کی قیمتوں پر مبنی افراطِ زر، یعنی خوردہ مہنگائی، کی شرح ستمبر میں بڑھ کر 5.54 فیصد ہوگئی۔ اگست میں خوردہ مہنگائی کی شرح 4.83 فیصد رہی تھی۔ اس دوران خوردہ غذائی مہنگائی بھی اگست کے 5.97 فیصد سے بڑھ کر ستمبر میں 7.74 فیصد تک پہنچ گئی۔ ایک بار پھر شہری علاقوں کے مقابلے میں دیہی علاقوں میں مہنگائی کا زیادہ اثر دیکھا گیا۔ شہری علاقوں میں افراطِ زر کی شرح 4.88 فیصد، جبکہ دیہی علاقوں میں 6.08 فیصد رہی۔ دیہی علاقوں میں خوردہ غذائی مہنگائی 8.06 فیصد اور شہری علاقوں میں 7.18 فیصد درج کی گئی۔ مرکزی شماریاتی دفتر کی جانب سے پیر کو جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، ستمبر میں کھانے پینے کی اشیا کے علاوہ ریستورانوں اور رہائشی خدمات کی قیمتوں میں بھی ایک سال پہلے کے مقابلے میں 9.36 فیصد، جبکہ نقل وحمل کی خدمات کی قیمتوں میں 5.01 فیصد اضافہ ہوا۔ نقل وحمل کی خدمات میں مال برداری کے اخراجات 15 فیصد بڑھ گئے، جس نے افراطِ زر میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافے کے باعث ذاتی استعمال کی اشیا، سماجی تحفظ اور متفرق اشیا و خدمات کے زمرے میں مہنگائی کی شرح 13.75 فیصد رہی۔ ریزرو بینک نے گزشتہ 7 اکتوبر کو جاری کردہ مانیٹری پالیسی بیان میں مہنگائی بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ مغربی ایشیا کی جنگ کے اثرات کا دوسرا دور اب دکھائی دینے لگا ہے۔ مرکزی بینک نے رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی (جولائی تا ستمبر 2026) میں خوردہ مہنگائی کی شرح 4.9 فیصد، تیسری سہ ماہی میں 6 فیصد اور چوتھی سہ ماہی میں 5.7 فیصد رہنے کا اندازہ ظاہر کیا ہے۔

دھاراوی بازآبادکاری منصوبے کا آغاز، ماٹنگا میں بھومی پوجن

10 ٹاوروں میں 10,432 رہائشی فلیٹس اور 1,379 تجارتی وصنعتی یونٹس تعمیر ہوں گے؛ اہل مکینوں کو 350 مربع فٹ کے مکانات دینے کا منصوبہ

مہاراشٹر حکومت اور اڈانی گروپ کی مشترکہ پیش رفت، 2030 تک تین مرحلوں میں تعمیراتی کام مکمل کرنے کا ہدف

تعمیراتی کام شروع ہونے کے بعد کمپنی کی توجہ منصوبے کی بروقت تکمیل اور طویل مدتی دیکھ بھال پر رہے گی۔

بائیں سے دائیں: اے این ڈی پی ایل کے سی ای او انیل سردانہ، ڈی آر پی/ایس آر اے کے سی ای او ڈاکٹر مہندر کلیانکر، اڈانی انٹرپرائزز لمیٹڈ (اے ای ایل) کے ڈائریکٹر پرنو اڈانی، حکومتِ مہاراشٹر کے محکمۂ شہری ترقی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری عصم کمار گپتا اور اڈانی ریئلٹی کے سی ای او جیکبا سٹین نذارتھ، پیر کے روز ممبئی میں ماٹنگا ریلوے اراضی پر بازآبادکاری کے تعمیراتی کام کے آغاز کے موقع پر منعقدہ بھومی پوجن کی تقریب میں موجود تھے۔

ممبئی، 12 اکتوبر: ممبئی کی معروف کچی آبادی دھاراوی کی بازآبادکاری کے سلسلے میں تعمیراتی کام کی شروعات ہوگئی ہے۔ اڈانی انٹرپرائزز لمیٹڈ (AEL) کے ڈائریکٹر پرنو اڈانی نے پیر کے روز ماٹنگا میں واقع ریلوے کی 22 ایکڑ اراضی پر بھومی پوجن انجام دیا۔ اس کے ساتھ ہی دھاراوی بازآبادکاری منصوبے کے تحت مجوزہ تعمیراتی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا گیا۔

منصوبے کے تحت 10 ٹاور تعمیر کیے جائیں گے، جن میں 10,432 بازآبادکاری رہائشی فلیٹس کے علاوہ 1,379 تجارتی اور صنعتی یونٹس شامل ہوں گے۔ منصوبے کی خصوصی مقصدی کمپنی اڈانی نوبھارت ڈیولپرس پرائیویٹ لمیٹڈ (ANDPL) کے ذریعے اہل مکینوں کو ان کی موجودہ رہائش گاہ کے مقام پر ہی بازآبادکاری یعنی 'اِن سیٹو' اسکیم کے تحت 350 مربع فٹ کے مکانات فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔

پرنو اڈانی نے اس موقع پر کہا کہ ہر خاندان کو ایسے گھر کا حق حاصل ہے جہاں وہ خود کو محفوظ محسوس کرے اور اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کر سکے۔ ان کے مطابق دھاراوی کے خاندانوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا علاقہ تیار کیا جارہا ہے جہاں بہتر رہائشی سہولیات کے ساتھ بچوں کے روشن مستقبل کے مواقع بھی میسر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ماٹنگا میں تعمیر ہونے والے 10 ٹاوروں میں رہائشی فلیٹس کے ساتھ تجارتی اور صنعتی یونٹس بھی ہوں گے، جس سے علاقے کی مجموعی ترقی اور رہائشیوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔

2030 تک تین مرحلوں میں تکمیل کا ہدف: منصوبے کے تحت تعمیر ہونے والے 10 ٹاور مہاراشٹر حکومت کے دھاراوی ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ/سلم ری ہیبلیٹیشن اتھارٹی (DRP/SRA) کے حوالے تین مرحلوں میں کیے جائیں گے۔ پہلے مرحلے کو 5 مارچ 2029، دوسرے مرحلے کو 2 اگست 2029 اور آخری مرحلے کو 3 اگست 2030 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

تقریب میں مہاراشٹر حکومت کے محکمہ شہری ترقی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری عصم کمار گپتا مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے، جبکہ DRP/SRA کے چیف ایگزیکٹیو افسر ڈاکٹر مہندر کلیانکر بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر کلیانکر نے کہا کہ یہ دھاراوی کے خاندانوں کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی توجہ محفوظ اور جدید مکانات کے ساتھ بنیادی شہری سہولیات اور بہتر انفراسٹرکچر فراہم کرنے پر مرکوز ہے، تاکہ رہائشیوں کے معیارِ زندگی میں بہتری لائی جاسکے۔

ٹاوروں میں جدید سہولیات: منصوبے کے مطابق ہر ٹاور 37 سے 39 منزلوں پر مشتمل ہوگا۔ عمارتوں میں 10 سے 12 مسافر لفٹوں کے علاوہ آگ لگنے جیسی ہنگامی صورتحال کے لیے دو مخصوص فائر لفٹیں ہوں گی۔ تجارتی اور صنعتی یونٹس کے لیے بھی دو اضافی لفٹوں کا انتظام کیا جائے گا۔

مجوزہ سہولیات میں کنڈرگارٹن، کمیونٹی ہال، پوڈیم گارڈن، بیٹھنے کی جگہیں، سوسائٹی دفاتر اور عبادت گاہیں شامل ہوں گی۔ بازآبادکاری عمارتوں میں تجارتی علاقے کا 10 فیصد حصہ مشترکہ بنیادی ڈھانچے کی دیکھ بھال کے لیے مختص کرنے کا منصوبہ ہے۔ کمپنی کے مطابق عمارتوں کو حوالے کیے جانے کے بعد ابتدائی 10 برس تک عمارتوں اور مشترکہ سہولیات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی ANDPL ادا کرے گی۔

دھاراوی ایکسپیرینس سینٹر بھی قائم: وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے گاندھی جینتی کے موقع پر دھاراوی ایکسپیرینس سینٹر کا افتتاح کیا تھا، جس کے بعد بھومی پوجن کی کارروائی انجام دی گئی۔ اس موقع پر انہوں نے دھاراوی کے لیے مخصوص ایک ترانہ بھی جاری کیا اور علاقے کے لوگوں، ثقافت اور تاریخ پر مبنی کافی ٹیبل بک کی رونمائی کی۔

تقریباً 22,500 مربع فٹ رقبے پر قائم اس ایکسپیرینس سینٹر میں مجوزہ بازآبادکاری منصوبے کی جھلک پیش کی گئی ہے۔ یہاں حقیقی پیمانے پر تیار کیے گئے نمونہ مکانات، تھری ڈی واک تھرو اور انٹرایکٹیو ڈسپلے کے ذریعے رہائشی یونٹس، کام کی جگہوں، ٹرانسپورٹ، کھلی جگہوں اور دیگر سہولیات کو دکھایا گیا ہے۔

ANDPL کے چیف ایگزیکٹیو افسر انیل سردانہ نے کہا کہ ایکسپیرینس سینٹر کے ذریعے دھاراوی کے مکینوں کو مجوزہ مکانات اور منصوبہ بند علاقے کی ابتدائی تصویر دکھائی گئی ہے۔ ان کے مطابق

مخلوط استعمال پر مبنی ٹاؤن شپ کا منصوبہ: دھاراوی کی بازآبادکاری کے وسیع منصوبے میں ایک ایسی ٹاؤن شپ تیار کرنے کی تجویز ہے جہاں رہائشی مکانات کے ساتھ دکانیں، اسکول، صحت کی سہولیات، عبادت گاہیں، پارک، پبلک ٹرانسپورٹ اور دیگر سماجی وشہری سہولیات دستیاب ہوں۔ منصوبہ سازوں کے مطابق کوشش ہوگی کہ روزمرہ کی ضروری سہولیات ایسی جگہوں پر فراہم کی جائیں جہاں تک تقریباً 15 منٹ کی پیدل مسافت میں پہنچا جاسکے۔

منصوبے کے لیے امریکی ڈیزائن فرم ساساکی (Sasaki)، برطانیہ کی انجینئرنگ کنسلٹنسی بیورو ہیپولڈ : (Buro Happold)، ممبئی کی اسٹوڈیو پوڈ (StudioPOD)، معروف آرکیٹیکٹ حفیظ کنٹریکٹر اور P&T و ARC اسٹوڈیوز سمیت سنگاپور کے شہری منصوبہ بندی کے ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

اڈانی نوبھارت ڈیولپرس پرائیویٹ لمیٹڈ مہاراشٹر حکومت اور اڈانی گروپ کی شراکت داری کے تحت تشکیل دی گئی خصوصی مقصدی کمپنی ہے، جسے دھاراوی بازآبادکاری منصوبے کے نفاذ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ کمپنی کے مطابق منصوبے میں معیاری رہائش کے ساتھ پانی، بجلی، صفائی، ٹرانسپورٹ اور ڈیجیٹل خدمات جیسی بنیادی سہولیات کی فراہمی پر بھی توجہ دی جائے گی۔

آئینی اداروں پر سوال اٹھا کر کانگریس ملک میں افراتفری پھیلا رہی ہے: یوگی

گورکھپور: (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز دہلی میں اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' کے احتجاج کے درمیان کانگریس پر ملک میں افراتفری پھیلانے اور آئینی اداروں کی ساکھ پر سوال اٹھانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کانگریس کو اپنے طرز عمل اور قیادت میں تبدیلی لانے کا مشورہ بھی دیا۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اپوزیشن کے احتجاج سے عام لوگوں کو پریشانی ہو رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن جماعتیں ملک کے آئینی اداروں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یوگی نے کہا، "یہ لوگ افراتفری پھیلا کر عام عوام کو پریشان کر رہے ہیں۔ وہ ملک کے آئینی اداروں پر سوال اٹھانے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ جب یہ انتخابات جیتتے ہیں تو اسے اپنی قابلیت قرار دیتے ہیں، لیکن جب ہار جاتے ہیں تو ای وی ایم اور الیکشن کمیشن کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔" اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ نے مزید الزام لگایا کہ اس طرح کا طرز عمل کانگریس کی سیاست کا حصہ بن چکا ہے۔ انہوں نے پارٹی سے اپنا رویہ اور قیادت بدلنے کی اپیل کی۔ ان کے مطابق، "اس طرح کا طرز عمل کانگریس کی نیت کا حصہ بن چکا ہے۔ اسے اپنے بدعنوان طرز عمل اور ایسی قیادت کو بدلنا چاہیے جس پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ اسے ہندوستان میں افراتفری نہیں پھیلانی چاہیے اور نہ ہی آئینی اداروں پر سوال اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔" "یوگی آدتیہ ناتھ نے خبردار کیا کہ عوام اس طرح کی سرگرمیوں کو زیادہ دنوں تک برداشت نہیں کریں گے اور اگر کانگریس نے اپنا یہی رویہ برقرار رکھا تو اسے سیاسی نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، "عوام اس افراتفری کو قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی زیادہ دنوں تک اسے برداشت کریں گے۔ اگر وہ اسی طرح کام کرتے رہے تو جو کچھ ان کے پاس باقی بچا ہے، وہ بھی انہیں کھونا پڑے گا۔" دریں اثنا، اپوزیشن اتحاد کے سپریم کورٹ تک احتجاجی مارچ کے پیش نظر وسطی دہلی میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ مختلف مقامات پر رکاوٹیں کھڑی کی گئی ہیں اور بارہ اکتوبر 2026 کو صبح چھ بجے سے شام چار بجے تک بعض میٹرو اسٹیشنوں کے داخلے اور باہر نکلنے کے دروازے بند رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حفاظتی انتظامات کے تحت پٹیل چوک، جن پتھ، راجیو چوک، منڈی ہاؤس، سینٹرل سیکریٹریٹ اور بارکھمبا روڈ میٹرو اسٹیشنوں کے داخلے اور باہر نکلنے کے دروازے شام چار بجے تک بند رہیں گے۔ بارکھمبا روڈ اور منڈی ہاؤس کے آس پاس دہلی پولیس کے علاوہ ریپڈ ایکشن فورس اور مرکزی ریزرو پولیس فورس کے اہلکار بھی تعینات کیے گئے ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے دیگر اپوزیشن جماعتوں سے بھی اس احتجاجی مارچ میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا، '12 اکتوبر کو ہندوستان ایک ساتھ پُرامن طریقے سے سپریم کورٹ کی طرف مارچ کرے گا۔ طلبہ، شہری سماجی تنظیموں اور اپوزیشن جماعتوں سے اپیل ہے کہ وہ ہماری جمہوریت کے دفاع کیلئے اس میں شامل ہوں۔' راہل گاندھی نے اعلان کیا تھا کہ اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' 12 اکتوبر کو ایک بار پھر سڑکوں پر اترے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چیف جسٹس آف انڈیا کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کے دوران، جس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا گیا تھا، دہلی پولیس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنوں نے طلبہ اور خواتین کے ساتھ تشدد کیا۔ اپوزیشن اسی معاملے کو لے کر الیکشن کمیشن کے خلاف اپنی تحریک جاری رکھے ہوئے ہے۔

پانڈے کا کام سوشلزم کو مضبوط کرے گا: اکھلیش یادو

لکھنؤ: لکھنؤ کے لوہیا پارک میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کی برسی پر اظہار خیال کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے قومی صدر نے کہا کہ جنے پرکاش پانڈے جنہیں چیکھور پانڈے کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کا کام سوشلزم کو مضبوط کرے گا۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے مجسمے پر پھول چڑھانے کے بعد سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے گوا قومی سیمینار کے لیے جنے پرکاش پانڈے کی طرف سے شائع کردہ سووینئر جاری کیا۔ میڈیا اہلکاروں کو یادگاری کا ہر صفحہ دکھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر لوہیا کی شراکت کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ اس اہم موقع پر گوا کی آزادی میں ڈاکٹر لوہیا کے تعاون پر بحث کرنا متعلقہ ہے۔ اکھلیش یادو نے اظہار تشکر کیا اور سابق وزیر اور قومی ترجمان مسٹر راجندر چودھری اور نوجوان سماج وادی لیڈر کو ڈاکٹر لوہیا پر گزشتہ دسمبر میں منعقدہ گوا قومی سیمینار کے لیے مبارکباد دی اور کہا کہ جنے پرکاش پانڈے کا کام سوشلزم کو مضبوط کرے گا۔ اس موقع پر جنے پرکاش پانڈے جنہیں چیکھور پانڈے کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، نے قومی صدر کو ساڑھی اور یادگاری نشان سے نوازا۔ اس تقریب میں قومی ترجمان شری راجندر چودھری، ریاستی صدر شری شیام لال پال، شری شیو پال یادو، موہن لال گنج کے ایم پی شری آر کے چودھری، اور ایم ایل اے شری روی داس ملہوترا سمیت کئی دیگر سرکردہ لیڈران موجود تھے۔

یوگی سنبھل اور اکھلیش گورکھپور سے لڑیں الیکشن، اویسی کا چیلنج

اعظم گڑھ: (پی این ایس) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسد الدین اویسی نے اعظم گڑھ کے اموڑا میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کیا۔ اس دوران اویسی نے ایک تیر سے دو نشانے لگائے۔ ایودھیا سے الیکشن لڑنے کے حوالے سے سی ایم یوگی اور اکھلیش یادو کے بیچ جاری بیان بازی کے بیچ اویسی نے دونوں لیڈروں کو کھلا چیلنج دے دیا۔ اویسی نے کہا کہ "سی ایم یوگی آپ سنبھل آئیں، اور اکھلیش گورکھپور جائیں، مجلس دونوں جگہوں سے آپ کو الیکشن ہرائے گی۔" اسد الدین اویسی نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو اپنی جوانی اپنے والدین کے نام قربان کرنی چاہیے، نہ کہ کسی سیاسی رہنما کے نام۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اکھلیش یادو نے اقتدار تک پہنچنے کے لیے مسلمانوں کا استعمال کیا، لیکن انہیں برابری کے حقوق نہیں دیے۔ اویسی نے اپنے خطاب کے ذریعے لوگوں سے سیاسی طور پر بیدار ہونے اور اپنی قیادت خود آگے بڑھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اپنے حقوق کے لیے خود آواز اٹھانی ہوگی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے تقریر میں بی جے پی کی مبینہ مدد کرنے اور مسلمانوں کی آواز اٹھانے سے متعلق اپنے مخالفین کی طرف سے اٹھنے والے سوالوں کا بھی جواب دیا۔

لکھنؤ: کربلا دیانت الدولہ سعادت گنج کی مینار اچانک منہدم ہوگئی، مولانا سیف عباس سمیت کئی تنظیموں کے اراکین نے موقع پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا

وقف کربلا دیانت الدولہ بہادر کی خستہ حال مینار پر شیعہ وقف بورڈ فکر مند

اے ایس آئی سے فوری کارروائی کا مطالبہ، تاریخی و مذہبی ورثے کے تحفظ کیلئے موقع پر جانچ کرانے پر زور

لکھنؤ، (صحافت بیورو): اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ نے لکھنؤ کے سعادت گنج میں واقع وقف کربلا دیانت الدولہ بہادر کی خستہ حال مینار اور احاطے کے دیگر بوسیدہ اور ٹوٹے حصوں کی حفاظت کے حوالے سے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں بورڈ کے چیف ایگزیکیٹیو افسر (سی ای او) ذیشان رضوی کی جانب سے آج (12 اکتوبر) ہندوستان کے محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی)، نئی دہلی کے ڈائرکٹر جنرل کو خط لکھ فوری ضروری کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ خط میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ تاریخی اور مذہبی اہمیت کے حامل اس مذہبی مقام کے تحفظ کیلئے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی کی جانب سے جاری ایک ریلیز کے مطابق بورڈ کے چیف ایگزیکیٹیو آفیسر ذیشان رضوی کی جانب سے اے ایس آئی کو بھیجے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ کربلا اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں رجسٹرڈ ہے اور محکمہ آثار قدیمہ کے تحت محفوظ یادگار ہے۔ بورڈ کے نوٹس میں آیا ہے کہ کربلا کی مینا منہدم ہوگئی ہے جس سے کسی بھی وقت کوئی بھی ناخوشگوار حادثہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس صورتحال کو لے کر شیعہ طبقہ میں بھی گہری تشویش پائی جا رہی ہے۔ ریلیز کے مطابق بورڈ نے محکمہ آثار قدیمہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کربلا کی مینار کی تعمیر اور دیگر ٹوٹے ہوئے حصوں کی مرمت اور حفاظت کیلئے فوری اثر سے ضروری اقدامات کئے جائیں تاکہ کسی ممکنہ حادثے کو روکا جا سکے اور اس تاریخی اور مذہبی اہمیت کی حامل یادگار کو محفوظ رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں متعلقہ افسران کو موقع پر بھیج کر زمینی سطح پر جانچ کرائی جائے تاکہ عمارت کو پہنچنے والے نقصان کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔ ساتھ ہی منہدم مینار کی تعمیر نو اور احاطے کے دیگر خستہ حال حصوں کی مرمت و حفاظت کے لیے ہنگامی اقدامات کیے جائیں۔ بورڈ کی جانب سے امید کی جاتی ہے کہ معاملے کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے بلا تاخیر جائے وقوعہ کا معائنہ کر کے مناسب کارروائی کی جائے اور کی گئی کارروائی سے بورڈ کو بھی آگاہ کرایا جائے۔

آسمانی بجلی گرنے سے کسان ہلاک، لڑکی جھلسی

علی گڑھ: (پی این ایس) پیر کو ضلع میں موسلا دھار بارش کے دوران آسمانی بجلی گرنے سے ایک کسان ہلاک اور اس کے ساتھ کھیت میں کام کرنے والی ایک نوعمر لڑکی جھلس گئی۔ یہ واقعہ تحصیل اگلاس کے گاؤں کاوکھیڑا میں پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق کاوکھیڑا گاؤں کا رہنے والا 50 سالہ اوم ویر سنگھ ایک کسان ہے۔ پیر کی صبح سے ہی علاقے میں بارش ہو رہی تھی۔ خراب موسم کے باوجود کھیت میں دھان کے بوجھ اکٹھے کرنے کا کام جاری تھا۔ اوم ویر سنگھ ٹریکٹر ٹرالی لے کر اپنے کھیت پر پہنچا تھا۔ کچھ دیہاتی دھان کے بنڈل اکٹھے کر کے ٹرالی میں ڈال رہے تھے۔

لکھنؤ: مہانگر میں سڑک پر گرے بزرگ کو سی پی آر دے کر جان بچانے والے کانسٹبل سندیپ یادو کو پولیس کمشنر ترون گابا نے اعزاز سے نوازا۔

مرکزی حکومت تحریک کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے: راکیش ٹکیت

باغپت: (پی این ایس) بھارتیہ کسان یونین کے قومی ترجمان راکیش ٹکیت نے مرکزی حکومت پر حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تحریک کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ تحریک کو دبانے کیلئے پرائیویٹ افراد کو استعمال کیا تو ہم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ٹکیت نے کہا کہ Zen-G حکومت کے ساتھ ڈیل کرے گا۔ راکیش ٹکیت پیر کو دیشکھپ چودھری سریندر سنگھ کی پگڑی کی تقریب میں شرکت کے لیے بڑوت میں تھے۔ دہلی میں جاری احتجاج کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ ظلم ہے اور تحریک کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مظاہرین کے گھروں کو نشانہ بنانے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے اور ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ٹکیت نے کہا کہ ایسی صورتحال میں مظاہرین پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اگر بی جے پی کے ارکان تحریک کے دوران تشدد کا سہارا لیتے ہیں تو وہ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ تحریک کو دبانے کے لیے پرائیویٹ افراد کو استعمال کیا گیا تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ تحریک مزید تیز ہوگی۔ ٹکیت نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس کے ارکان کو ہندوؤں کے ٹھیکیدار نہیں بننا چاہیے۔ راکیش ٹکیت کے بیان سے دہلی میں جاری احتجاج کے حوالے سے سیاسی اور سماجی حلقوں میں بحث تیز ہونے کا امکان ہے۔ انہوں نے مظاہرین کی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ دباؤ اور تشدد کے ذریعے تحریک ختم کرنے کی کوششوں کی مخالفت کی جائے گی۔

سہارنپور: ایس پی کے صوبائی سکریٹری اسرار چودھری پھر نظر بند

دہلی کے مظاہرے سے پہلے کارروائی

سہارنپور: (محمد عباس) سماج وادی پارٹی کے صوبائی سکریٹری اسرار چودھری کو ایک بار پھر گھر میں نظر بند (ہاؤس آریسٹ) کر دیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ پیر کے دن دہلی میں کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے اتحاد کے ہونے والے احتجاج سے پہلے یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اسرار چودھری کا کہنا ہے کہ وہ لگاتار پانچ دن تک گھر میں بند رہنے کے بعد اب دوبارہ نظر بند کر دیے گئے ہیں۔ خبروں کے مطابق، کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے اتحاد نے 12 اکتوبر کو دہلی میں ایک احتجاج کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کی وجہ سے سیاسی سرگرمیاں کافی تیز ہیں۔ ادھر، سپا لیڈر اسرار چودھری کے دوبارہ گھر میں بند کیے جانے کی وجہ سے پارٹی کے کارکنوں میں کافی ناراضگی ہے۔ اسرار چودھری، سماج وادی پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کے کہنے پر الیکشن کمیشن کے خلاف ہونے والے احتجاج کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے بھی انہیں گھر میں نظر بند کیے جانے کی خبر آئی تھی، اور اب دہلی میں ہونے والے مظاہرے سے پہلے انہیں پھر سے نظر بند کر دیا گیا ہے۔

اسرار چودھری کے سوالات

اسرار چودھری کا کہنا ہے کہ جمہوریت میں اپنا احتجاج ظاہر کرنا اور اپنی بات کہنے کا حق ہر سیاسی پارٹی کو ہے۔ اگر کوئی پارٹی کسی بات پر پرامن احتجاج کرنا چاہتی ہے، تو اسے اپنی بات رکھنے کا موقع ملنا چاہیے۔ انہوں نے اس کارروائی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کسی بھی مسئلے کا حل گھر میں بند کرنا نہیں ہے، بلکہ بات چیت اور جمہوری طریقہ ہونا چاہیے۔ فی الحال، پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے اس معاملے میں کوئی سرکاری بیان سامنے نہیں آیا ہے۔

ایودھیا دیپ اتسو میں 30 لاکھ دیے روشن کرنے کی تیاریاں

ایودھیا: دیپ اتسو کے دسویں ایڈیشن کی تیاریاں زوروں پر ہیں۔ اس سال، رام کی پیڈی اور دریائے سریو کے کناروں کے ارد گرد 30 لاکھ دیے روشن کرنے کا ہدف ہے۔ سینکڑوں جدید ڈرونز بھگوان شری رام کی تصاویر اور رامائن کے مناظر کو آسمان پر بھی پیش کریں گے۔ ڈرون شو 7 نومبر کو مرکزی تقریب کے دوران ہوگا۔ تماشائیوں کو 8 نومبر کو اس تماشے کو دیکھنے کا موقع بھی ملے گا۔ انتظامیہ گزشتہ سال کا ریکارڈ توڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔ پچھلے دیپ اتسو کے دوران 2,617,215 دیے روشن کیے گئے تھے۔ دریں اثنا 2,128 ویداچاریوں نے دریائے سریو کے کنارے پر بیک وقت آرتی کی، ایک ریکارڈ قائم کیا۔ دریائے سریو کے کنارے سے رام کی پیڈی تک روشن ہوں گے 30 لاکھ دیے: انتظامیہ اور محکمہ سیاحت دیپ اتسو کو یادگار بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ دریائے سریو کے کنارے سے لے کر رام کی پیڈی تک چراغوں کی قطاریں لگائی جائیں گی۔ اس تقریب میں رضاکاروں کی کثیر تعداد کی شرکت بھی اہم ہوگی۔ اس بار لیمپ کی روشنی کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ملایا جائے گا۔ سینکڑوں ڈرونز رامائن کے مناظر اور بھگوان شری رام سے متعلق تصاویر کو آسمان پر پیش کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ دو دنوں پر محیط ڈرون شو منعقد کرنے کا منصوبہ عقیدت مندوں اور سیاحوں کو دیکھنے کے اضافی مواقع فراہم کرے گا۔ تھری ڈی لیزر شو اور میوزیکل گرین آتش بازی بھی ہوگی خاص: روشنیوں کا تہوار اب صرف چراغ جلانے کا پروگرام نہیں رہا۔ یہ ایودھیا کی ثقافتی شناخت اور سیاحت کو وسیع پیمانے پر ظاہر کرنے کا ایک ذریعہ بھی بن رہا ہے۔ لاکھوں چراغوں کے ساتھ ساتھ، رامائن پر مبنی ٹیبلوکس، خصوصی سجاوٹ، اور ڈرون سے بنائی گئی تصاویر ایونٹ کو خاص بنائیں گی۔

گورکھپور کی آدتیہ نے جیتا سونے سمیت تین تمغے

گورکھپور: (پی این ایس) گورکھپور سے تعلق رکھنے والی بیڈمنٹن سنسنی آدتیہ یادو نے ملائیشیا میں منعقدہ ایشیا پیسیفک ڈیف بیڈمنٹن چیمپئن شپ میں ٹیم ایونٹ میں گولڈ میڈل جیتا۔ آدتیہ نے دو سنگلز مقابلوں میں دو کانسے کے تمغے بھی جیتے ہیں۔ بطور کوچ اپنے ابتدائی دنوں سے لے کر موجودہ دنوں تک، اس کے والد، ڈگ وجے یادو، جو شمال مشرقی ریلوے کے بیڈمنٹن کوچ کے طور پر کام کرتے ہیں اور سابق قومی بیڈمنٹن کھلاڑی ہیں، نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ملائیشیا سے آدتیہ کو ملنے کے بعد، وہ اس کے ٹرائل سے پہلے کچھ دنوں تک اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آدتیہ نے کئی عالمی چیمپئن شپ بھی کامیابی سے جیتی ہیں۔ اس بار، وہ مطلوبہ کامیابی حاصل نہیں کر پائی۔ تاہم، اسے امید ہے کہ وہ آئندہ چیمپئن شپ میں دوبارہ گولڈ میڈل حاصل کرے گی۔ آدتیہ نوئیڈا میں سن رائز بیڈمنٹن اکیڈمی میں ٹریننگ کر رہے ہیں۔ اس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر کسم سنگھ نے آدتیہ کے ساتھ اپنی ایک ویڈیو جاری کی ہے۔

جینت چودھری کی پگڑی کی رسم میں شرکت

باغپت: (پی این ایس) مرکزی وزیر مملکت جینت چودھری نے دیش کھاپ چودھری سریندر سنگھ کی موت کے بعد منعقد رسم پگڑی تقریب میں شرکت کی۔ خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چوہدری صاحب نے معاشرے کی بہتری کے لیے کام کیا۔ انہوں نے عوامی مفاد میں فیصلے کیے۔ دیشکھپ سماجی نظم اور معاشرے کی طاقت دونوں کی علامت ہے۔ جینت چودھری نے کہا کہ دیش کھاپ نے سماجی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے۔ ایسے نظام معاشرے میں اپنی اہمیت رکھتے ہیں جو لوگوں کو متحد ہونے اور سماجی مفادات کے لیے کام کرنے کی تحریک دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چودھری صاحب کے معاشرے کے لیے کام یاد رکھا جائے گا۔ اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ چودھری کے والد سکھبیر سنگھ کو آج بھی یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسم پگڑی کی تقریب جیسی تقریبات سماجی روایات اور باہمی تعلقات کو برقرار رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ تقریب کے دوران انہوں نے آنجہانی چوہدری سے اظہار تعزیت کیا اور ان کی خدمات کو یاد کیا۔ تقریب میں کمیونٹی کے افراد اور کھاپ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جنتا ویدک کالج کے میدان میں ایک ہون کیا گیا، جہاں لوگوں نے آنجہانی چودھری کو گلہائے عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد تعزیتی اجلاس اور رسم پگڑی تقریب ہوئی۔ جینت چودھری سے سیاسی مسائل اور دہلی میں جاری احتجاج کے بارے میں بھی سوال کیا گیا لیکن انہوں نے ان مسائل پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا۔ ان کی توجہ سماجی روایات، دیشکھپ کے کردار اور مرحوم چوہدری کی خدمات کو یاد کرنے پر مرکوز رہی۔

گورکھپور میں کھلے نالے میں گرنے سے سیکورٹی گارڈ کی موت

گورکھپور: (پی این ایس) اتر پردیش کے گورکھپور میں ایک سیکورٹی گارڈ کی کھلی نالے میں گرنے سے موت ہوگئی۔ نوجوان کی لاش اتوار کی صبح تقریباً 8:30 بجے اسٹوڈنٹس یونین چوراہے کے قریب ایک نائٹ شیلٹر کے سامنے نالے سے ملی۔ متوفی کی شناخت 31 سالہ سنیوش کمار کے طور پر کی گئی ہے جو دیوریا ضلع کے سلیم پور میں لوہیا نگر وارڈ نمبر 13 کا رہنے والا ہے۔ ان کے والد کا نام تلسی پرساد ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاش کو نالے سے نکالا۔ تلاشی کے دوران اس کی جیب سے ایک آدھار کارڈ اور دیسی شراب کی بوتل ملی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں موت کی وجہ ڈوبنا بتایا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (سٹی) نمیش پاٹل نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اہل خانہ آخری رسومات کے لیے لاش کو دیوریا لے گئے۔ اہل خانہ کے مطابق سنیوش ایک سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کرتا تھا۔ اس کے بھائی اور بھتیجے نے بتایا کہ اس کی بیوی نے شراب پینے کی عادت کی وجہ سے وہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی تھی۔ گورکھپور میں سی ایم گرڈ اسکیم کے تحت سڑکیں اور نالے بنائے جا رہے ہیں۔ شاستری چوک سے چھتر سنگھ اسکوائر سے امبیڈکر چوک تک، وہاں سے ہریوم نگر تیراہا سے ایشپرا تیراہا، اور ہریوم نگر تیراہا سے ٹاؤن ہال تک تعمیراتی کام جاری ہے۔ اس پروجیکٹ پر 25.06 کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ یہ تعمیر ابھے انفرا پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کو دی گئی ہے۔ یہ منصوبہ 15 جولائی 2027 تک مکمل ہونا ہے۔ فنڈز اور شرائط میں تعمیراتی جگہ پر حفاظتی اقدامات بھی شامل ہیں۔ اس کے باوجود کھلے نالوں پر نہ تو سلیب لگائے گئے اور نہ ہی رکاوٹیں لگائی گئیں۔ اتوار کو نوجوان کی موت کے بعد میونسپل کارپوریشن نے جائے حادثہ کے قریب پڑی سلیبوں کو نالے کے چیمبر پر جلدی سے ڈال دیا۔ اس واقعہ نے ٹھیکیدار اور تعمیراتی کام کی نگرانی کرنے والے ذمہ دار انجینئروں کے کردار پر سوال اٹھائے ہیں۔ گورکھپور میں کھلے اور زیر تعمیر نالوں کی وجہ سے کئی حادثات ہو چکے ہیں۔ 21 ستمبر: مدرسہ چوراہے کے قریب ایک کھلے، تنگ اور گہرے نالے میں گرنے سے 40 سال کا ایک شخص فوت ہوگیا۔

تین سی ڈی پی اوز کی اکتوبر کی تنخواہ روکنے کی ہدایات

ٹرانسفر کے باوجود اپنی نئی پوسٹنگ پر چارج نہیں سنبھالنے پر ڈی ایم نے لیا ایکشن

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلعی سطح کی نیوٹریشن کمیٹی کی ماہانہ جائزہ میٹنگ ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) انونے جھا کی صدارت میں کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع میں بچوں کی غذائیت کی سطح کو بہتر بنانے، آنگن واڑی مراکز میں بچوں کی حاضری میں اضافہ، غذائیت سے متعلق پروگراموں پر پیش رفت، غذائیت سے متعلق بحالی مراکز کے کام کاج، اور پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا سمیت مختلف امور کا بغور جائزہ لیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ غذائیت کے پروگراموں پر موثر عمل آوری کو یقینی بنائیں اور بچوں اور حاملہ خواتین کو فوائد کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائیں۔ علاوہ اذیں میٹنگ میں، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تین چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسرز (سی ڈی پی او) کے معاملے پر سخت موقف اختیار کیا جنہوں نے تبادلے کے باوجود اپنی نئی تعیناتیوں پر چارج نہیں سنبھالا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ان کی ماہ اکتوبر کی تنخواہیں اس وقت تک ادا نہ کی جائیں جب تک متعلقہ افسران اپنی نئی تعیناتیوں پر چارج نہیں سنبھال لیتے۔ انہوں نے واضح کیا کہ سرکاری فرائض کی انجام دہی میں غفلت اور ہدایات کو نظر انداز کرنے پر سنجیدگی سے کارروائی کی جائے گی۔ ڈی ایم نے ضلع کے ہر ترقیاتی بلاک میں 10 شناخت شدہ آنگن واڑی مراکز میں ایک خصوصی اختراع کو نافذ کرنے کی ہدایت دی تاکہ آنگن واڑی مراکز میں بچوں کی باقاعدگی سے حاضری میں اضافہ ہو اور ان کی غذائیت کی سطح کو بہتر بنایا جا سکے۔ اس اقدام کے تحت خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے بچوں کو غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کی جائے گی۔ اس انتظامی اقدام کے تحت 15 نومبر سے 15 مارچ تک بچوں کو چنے، تل اور گڑ سے تیار کردہ غذائیت سے بھرپور "سپر لڈو" ہفتے میں دو بار فراہم کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہفتے میں ایک بار دودھ اور ہفتے میں دو بار موسمی پھل فراہم کیے جائیں گے۔ بچوں کو غذائیت سے بھرپور خوراک کی طرف راغب کرنے کے لیے اس پہل میں کھانے کی اشیاء جیسے بھنے ہوئے نمکین اور گڑ کی چکی کو بھی شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر کو ہدایت کی کہ وہ ایک تفصیلی ایکشن پلان تیار کریں، کھانے کی اشیاء کے معیار، باقاعدہ تقسیم اور بچوں کو ملنے والے غذائی فوائد پر خصوصی توجہ دیں۔ اس اقدام کی نگرانی کے لیے متعلقہ سپروائزرز کو منتخب مراکز کا باقاعدگی سے معائنہ کرنے کا کام سونپا جائے گا تاکہ موثر عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔ میٹنگ میں 15 مارچ کے بعد گرمیوں کے موسم میں بچوں کو ستو سمیت غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کرنے کے ایکشن پلان پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ آنگن واڑی مراکز میں باقاعدگی سے حاضری کو یقینی بنانا غذائیت کے پروگراموں کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ بچوں اور ان کے والدین کو ایسا کرنے کی ترغیب دینے کے لیے موثر کوششیں کی جانی چاہئیں۔ میٹنگ میں بچوں کی حاضری بڑھانے کے لیے مشغول سرگرمیوں کی اہمیت پر زور دیا گیا، ساتھ ہی اس مہینے میں سب سے زیادہ حاضری والے بچے کو 'سٹار آف دی منتھ' کا ایوارڈ دیا گیا۔ اس سے بچوں کی سنٹر میں آنے میں دلچسپی بڑھانے میں مدد ملے گی اور والدین کو اپنے بچوں کو باقاعدگی سے آنگن واڑی سنٹر بھیجنے کی ترغیب ملے گی۔

سینئر افسران نے کوتوالی علاقے میں کیا پیدل مارچ

خواتین کی حفاظت اور احترام کے بارے میں بیداری پیدا کی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مشن شکتی فیز 6 کے تحت مرادآباد ڈویزنل کمشنر محترمہ سنگیتا سنگھ، ڈی آئی جی رینج مرادآباد منیراج جی، ضلع مجسٹریٹ مرادآباد انونے جھا، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مرادآباد ستپال انٹیل اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں نے لڑکیوں کے تحفظ، عزت نفس اور خواتین کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لئے شہر کے کوتوالی تھانہ علاقہ میں پیدل گشت کیا۔ اس دوران خواتین اور بچوں سے متعلق مسائل، گھریلو تشدد سے تحفظ، جہیز کی ممانعت، کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کی روک تھام، POCSO ایکٹ، بچوں کی شادی کی ممانعت اور خواتین کی عزت کے خلاف جرائم کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ ضروری مدد کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ہیلپ ڈیسک اور قومی/ریاستی خواتین کمیشن کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں۔

معاوضہ میں اضافہ کے مطالبات کو لے کر آشا ملازمین سڑکوں پر اتریں

اگر مطالبات منظور نہیں کیئے گئے تو غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کی جائیگی: سنجے والیا

دیوبند (عارف عثمانی) معاوضہ میں اضافہ کئے جانے سمیت مختلف مطالبات کو لے کر پیر کے روز بڑی تعداد میں آشا ملازمین نے ہوئے جانے والے اس جلوس میں آشا ملازمین نے حکومت کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے اپنے مطالبات دہرائے۔ واضح ہو کہ والیا اور آشا ملازمین نے کہا کہ انہیں محض 2200/روپے سے 3/ ہزار روپے تک کا معاوضہ دیا جاتا ہے جبکہ ان سے دن ورات کام

جوائنٹ آشا سنگھٹن کے کنوینر سنجے والیا کی قیادت میں سی ایم او دفتر سے ضلع ہیڈ کوارٹر تک جلوس نکالا۔ گھنٹہ گھر اور کورٹ روڈ سے ہوتے گزشتہ ایک ہفتہ سے سی ایم او کے دفتر پر آشاؤں، این این ایم اور جی این ایم کا احتجاج اور ہڑتال جاری ہے۔ احتجاج کے دوران سنجے لیا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خواتین کے یہاں ڈلیوری کرانے کے کام سے لے کر محکمہ صحت کے مختلف کاموں کی ذمہ داری بھی انہیں مسلسل نبھانے پڑتی ہے۔ ان آشا ملازمین کا کہنا ہے کہ روزانہ بڑھنے والی مہنگائی کو دیکھتے ہوئے اتنے کم معاوضہ میں اپنے گھر کی ضرورتوں کو پورا کرنا، بچوں کی اسکولوں کی فیس کی ادائیگی اور دیگر گھریلو اخراجات پورے کرنا بہت زیادہ مشکل ہوگیا ہے۔ احتجاج کرنے والی آشا ملازمین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کے معاوضہ میں اضافہ کرکے 26/ ہزار روپے ماہانہ مقرر کیا جائے۔ احتجاج کرنے والی آشا خواتین نے بتایا کہ اب تنگ آکر انہوں نے اپنے کاموں اور ڈیوٹی کا بھی بائیکاٹ کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ان کے مطالبات پورے نہیں کئے جاتے تو وہ کام پر واپس نہیں آئیں گے۔ انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر ان کے مطالبات پر جلد از جلد فیصلہ نہیں لیا گیا تو اس احتجاج اور ہڑتال کو مزید تیز کرتے ہوئے غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کی جائے گی۔

پی ایم ایس پبلک اسکول میں ڈاک ٹکٹ کی نمائش کا انعقاد

اے ڈی ایم سٹی نے کیا نمائش کا افتتاح، طلباء اور اساتذہ نے جوش وخروش سے حصہ لیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) قومی ڈاک ہفتہ (9-15 اکتوبر) کے تحت محکمہ ڈاک، مرادآباد عوامی بیداری بڑھانے اور ڈاک خدمات کو فروغ دینے کے لیے مختلف پروگراموں کا انعقاد کر رہا ہے۔ پیر کے روز فلاٹیلی ڈے کے موقع پر پی ایم ایس پبلک اسکول، مرادآباد میں نایاب اور قدیم ڈاک ٹکٹوں اور فرسٹ ڈے کور کی ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (اے ڈی ایم سٹی) انکور سریواستو نے فیتہ کاٹ کر نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش میں رکھے گئے نایاب اور تاریخی ڈاک ٹکٹوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے اے ڈی ایم سٹی نے کہا کہ ڈاک ٹکٹ جمع کرنا صرف ایک مشغلہ نہیں ہے بلکہ ملک کی تاریخ، ثقافت، فن اور جغرافیائی ورثے کے بارے میں جاننے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ڈاک ٹکٹوں کے ذریعے طلباء مختلف تاریخی واقعات، عظیم شخصیات اور ملک کے ثقافتی تنوع کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات طلباء کو علم، تخلیقی صلاحیتوں اور تاریخی ورثے میں دلچسپی پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ اسکول کی پرنسپل نشما نے طلباء کو خط لکھنے کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ رابطے کا ایک اہم ذریعہ رہا ہے۔ انہوں نے محکمہ ڈاک کی طرف سے پیش کی جانے والی مختلف خدمات کی وضاحت کی، بشمول پارسل، اسپیڈ پوسٹ، پوسٹل لائف انشورنس (RPLI / PLI)، سوکنیا سمردھی یوجنا، اور انڈیا پوسٹ پیمنٹ بینک (IPPB)۔ انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ محکمہ ڈاک کی خدمات اور بچت اسکیموں سے آگاہ رہیں۔ پروگرام کے دوران،

اے ڈی ایم سٹی نے "سوچھتا ہی سیوا-2026" مہم کے تحت "متحدہ کوششیں، مؤثر تبدیلی" کے پیغام کے ساتھ قائم سیلفی پوائنٹ پر سیلفی لے کر صفائی کا پیغام شیئر کیا۔ اس موقع پر سکول کے طلباء اور اساتذہ نے جوش و خروش سے نمائش کا دورہ کیا اور ڈاک ٹکٹوں سے متعلق دلچسپ تاریخی اور پوسٹل معلومات حاصل کیں۔ محکمہ ڈاک کے زیر اہتمام کوئز مقابلے میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کو تحائف اور انعامات سے نوازا گیا۔ مقابلے کے ذریعے طلباء کے علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ محکمہ ڈاک کی سرگرمیوں اور خدمات میں ان کی دلچسپی بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ اس پروگرام کا اہتمام سب پوسٹ آفس (سٹی) مرادآباد نے سینئر سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس مرادآباد ڈویژن کی رہنمائی میں کیا تھا۔ اس پروگرام میں اسکول کے اساتذہ اور محکمہ ڈاک کے دیگر متعلقہ ملازمین سمیت اسکول کا عملہ موجود رہے۔

قتل کی کوشش کرنے کے معاملہ میں مطلوبہ ملزم کو پولیس نے کیا گرفتار

ضروری قانونی کارروائی کے بعد ملزم کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا: کوتوالی انچارج

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند پولیس نے قتل کی کوشش کے ایک مقدمہ میں مطلوب چلے آرہے ایک ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ 9/ اکتوبر کو رضوان ولد اسلام باشندہ محلّہ فولاد پورہ دیوبند نے ایک تحریر دیتے ہوئے بتایا تھا کہ مشیر ولد عالمگیر باشندہ سرائے پیر زادگان دیوبند نے اس کے گھر میں گھس کر پہلے گالی گلوچ کی اور مار پیٹ کرتے ہوئے اسے جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ اس سلسلہ میں کوتوالی دیوبند نے مقدمہ نمبر: 716 کے تحت دفع 333/109(1)/115(2)/352/351(3) بی این ایس کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا ایس ایس پی سہارنپور کے احکامات کے مدنظر چلائی

جانے والی مطلوبہ اور وارنٹی ملزمین کی گرفتاری مہم کے تحت دیوبند کے سی او اور کوتوالی انچارج کی ہدایات اور رہنمائی پر عمل کرتے ہوئے پولیس ٹیم نے مخبر کی اطلاع پر پیر کے روز مطلوبہ ملزم مشیر ولد عالمگیر کو پھاٹک کے قریب سے گرفتار کرلیا۔ کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ گرفتار کئے گئے ملزم کے خلاف ضروری قانونی کارروائی کرنے کے بعد عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم کو گرفتار کرنے والی ٹیم میں ایس آئی دھنویر سنگھ، کانسٹبل یوگیش کمار اور ہریش کمار شامل تھے۔

جمہوریت کا قتل کر رہی ہے مودی حکومت: محمد احمد

اترپردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی محکمہ کے ریاستی نائب صدر اور پی سی سی کا اظہار خیال

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) اترپردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی محکمہ کے ریاستی نائب صدر اور پی سی سی ممبر محمد احمد نے ایک پریس بیان میں کہا کہ مودی حکومت اقتدار میں رہنے کے لیے جمہوریت کا قتل کر رہی ہے۔ حکومت سے مفاد عامہ کے مسائل اٹھانے والوں کی آواز کو دبا کر اور انتخابات میں مبینہ ووٹ چوری کے خلاف احتجاج کرنے والے طلباء، نوجوانوں اور اپوزیشن لیڈروں کے خلاف طاقت کا استعمال کر کے جمہوری اداروں کو کمزور کر رہا ہے۔ یہ جمہوریت کا قتل ہے۔ حکومت کو عوام کی آواز کو دبانے کے لیے مسلسل سخت اقدامات کرنے کی بجائے غریبوں اور پسماندہ طبقات کے حقوق کو بری طرح متاثر کیے بغیر نہ صرف ان کی بات سننی چاہیے بلکہ ملک کے معزز شہریوں کی خواہشات کے مطابق مسائل کو باوقار طریقے سے حل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ اور مظاہرین کی آواز کو دبانے کی مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں جو جمہوریت کی بنیادوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان کی حقیقی طاقت اس کی جمہوری روایات، اختلاف رائے کا احترام اور لوگوں کی آواز کی قدر کرنے میں ہے۔ سیاسی فائدے کے لیے ان اقدار کو دبانا جمہوریت کی آئینی بنیادوں کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ سیاسی اقتدار کو برقرار رکھنے کی کوشش میں حکومت نہ صرف ملک کی جمہوری ساکھ کو نقصان پہنچا رہی ہے بلکہ جمہوریت کا بھی قتل کر رہی ہے۔ نتیجتاً مودی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہو رہی ہے۔ تبدیلی اب ناگزیر ہے۔

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے نظریات کو اپنانے کا عہد

شہر سماجوادی پارٹی کی میٹنگ میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کو پیش کی خراج عقیدت

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ممتاز سوشلسٹ مفکر، عظیم آزادی پسند، اور سماجی انصاف کے علمبردار ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کی برسی مقبرہ پھاٹک واقع شہر سماج وادی پارٹی کے دفتر میں منائی گئی۔ اس موقع پر پارٹی عہدیداروں اور کارکنوں نے ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے خیالات اور جدوجہد کو یاد کیا۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے شہر صدر اقبال حسین انصاری نے کہا کہ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کی پوری زندگی مساوات، سماجی انصاف، جمہوری اقدار اور سماج کے استحصال زدہ اور محروم طبقات کے حقوق کے لیے وقف تھی۔ انہوں نے ہمیشہ غریبوں، کسانوں، مزدوروں، پسماندہ طبقات اور کمزور طبقات کی آواز بلند کی۔ ان کے خیالات ملک اور معاشرے کو ایک نئی سمت دینے کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی قیادت میں پارٹی ڈاکٹر لوہیا کے سماجوادی اصولوں کو آگے بڑھانے اور سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی سماج کے قیام کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ ہم سب کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کے نظریات کو عوام تک پہنچائیں اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق کا تحفظ کریں۔ پروگرام میں موجود تمام افراد نے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے نظریات کو اپنانے اور سوشلسٹ نظریہ کو مضبوط کرنے کا عہد کیا۔ اس موقع پر قمر الزمان سیفی، ذیشان خان، شاہد حسین گاما، فہیم منصوری، حاجی راشد انصاری، ارباز خان ایڈووکیٹ، نسیم ملک، اکرم انصاری، سرتاج سیفی، شکیل انصاری، ساجد نبی خان، عاصم خان، نعیم خان، نعمان پاشا، سعید انور، سبحان خان، سید ارشد، مونس،، محمد اسلم خان،، مولانا آصف خان، جاوید خان وغیرہ کی سرکت رہی۔ پروگرام کی نظامت گجیندر یادو نے کی۔

ٹیچرز ایم ایل سی کے الیکشن کے امیدوار ڈاکٹر کلدیپ ملک کے عوامی رابطہ سے ہلچل تیز

بی جے پی امیدوار شری چندر شرما کی تعلیمی ڈگری کو تعلیمی شخصیات نے فرضی بتایا

دیوبند (عارف عثمانی) آنے والے ٹیچر ایم ایل سی الیکشن کو لے کر پورے ضلع میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ ٹیچر ایم ایل سی کے مضبوط امیدوار ڈاکٹر کلدیپ ملک کے دو روزہ عوامی رابطہ مہم کے دوران اساتذہ اور اداروں کے پرنسپل ومنیجروں سے ملاقات کرکے ان کے بنیادی مسائل کو خصوصی طور سے اٹھایا گیا۔ ڈاکٹر کلدیپ ملک کے ساتھیوں کا دعویٰ ہے کہ ڈاکٹر ملک کو تعلیمی میدان سے بہت زبردست ساتھ مل رہا ہے۔ ڈاکٹر کلدیپ ملک آج یہاں ایک کمپیوٹر سینٹر میں صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے، انہوں نے ٹیچرز سیٹ پر غیر اساتذہ امیدواروں کی دعویداری اور تعلیمی میدان سے منسلک مسائل کو لے کر متعدد سوالات اٹھائے۔ موجودہ ٹیچر ایم ایل سی شری چندر شرما کی ڈگری کو لے کر ہونے والے شکوک وشبہات پر بھی کافی بات چیت کی گئی اور مختلف تبصرے کئے گئے۔ انہوں نے دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ اب ان کی باقی زندگی صرف اساتذہ، تعلیمی اداروں اور اسکول کے ذمہ داران کی خدمات کے نذر ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہر سطح پر ان کے مسائل کے لئے پیش پیش رہیں گے۔ ٹیچرز لیڈر اشوک ملک اور ادارہ کے پرنسپل سنجے کمار گپتا سمیت تعلیمی میدان سے منسلک افراد نے اس الیکشنی مہم میں حصہ لیا۔ ڈاکٹر ملک کے چاہنے والوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ الیکشن میں کامیابی نہ ملنے کے باوجود اساتذہ اور تعلیمی اداروں اور ان کے منتظمین کے درمیان ان کی مسلسل سرگرمیوں نے ان کی دعویداری کو مزید مضبوط کردیا ہے۔

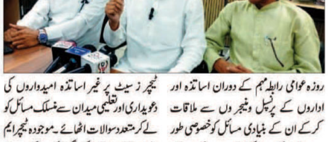

ادبی شخصیت واستاذ شاعر ضیاء نہٹوری کا طویل علالت کے بعد انتقال

87/سالہ ضیاء نہٹوری پیشہ سے پریس فوٹوگرافر اور فائن آرٹ کے ماہر و مصور تھے: افضل منگلوری

دیوبند (عارف عثمانی) ساٹھ برس سے زیادہ عرصہ تک دہرہ دون میں اردو و ہندی ادب کی خدمت کرنے والے استاد شاعر ضیاء نہٹوری جی کا آج صبح طویل علالت کے بعد مہووالہ میں انتقال ہوگیا۔ 87 سالہ ضیاء نہٹوری پیشے سے پریس فوٹوگرافر اور فائن آرٹ کے جانے مانے مصور تھے۔ دھاماوالا کمل مارکیٹ میں 40 برس تک اپنے فوٹو اسٹوڈیو میں بلا معاوضہ خدمت دینے والے ضیاء جی نے اپنی زندگی بڑی سادگی اور ہم آہنگی کے ساتھ گزاری۔ اتراکھنڈ بھاشا سنستھان کے رکن و اردو اکیڈمی کے سابق نائب صدر، بین الاقوامی شاعر افضل منگلوری نے ضیاء نہٹوری کے انتقال پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ضیاء جی نے زندگی بھر کرائے کے مکان میں رہنے کے باوجود کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا اور خودداری کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ جیسے کئی شاعروں و کویوں کو آگے بڑھانے اور حوصلہ افزائی کرنے والے ضیاء نہٹوری کے لیے حکومت سے ان کے خاندان کو بعد از مرگ کوئی اعزاز دیے جانے کے لیے وزیر اعلیٰ جناب پشکر دھامی جی سے مل کر درخواست کریں گے۔ ان کے خاندان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

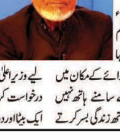

سردار اجیت سنگھ سرسوتی ودیا مندر کی منتظمہ کمیٹی بلا مقابلہ منتخب

نومنتخب منیجر راج کمار کھرانا نے ادارہ کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے عزم کا اظہار کیا

دیوبند (عارف عثمانی) سردا اجیت سنگھ سرسوتی ودیا مندر انٹر کالج میں گزشتہ 7/اکتوبر سے چلنے والا الیکشن کا عمل پیر کے روز بغیر کسی مقابلہ کے اختتام کو پہنچ گیا۔ الیکشن آفیسر گورو مشرا نے نومنتخب منتظمہ کمیٹی کا اعلان کیا۔ انہوں نے کمیٹی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اس بلا مقابلہ الیکشن میں گورو متل کو صدر، پون سینی کو نائب صدر، راج کمار کھرانا کو منیجر، سدھیر متل نائب منیجر اور وشو دیپک متل کو خازن کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وید بھوشن گپتا سردار کشمیر سنگھ، راکیش کمار متل، اشونی کمار متل، نیم چند گرگ اور سنجیو کمار متل کو منتظمہ کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔ منتظمہ کمیٹی کے بلا مقابلہ منتخب ہونے کے بعد انٹر کالج کے پرنسپل کیشو دیو شرما اور ٹیچرز نے نومنتخب عہدیداران کو پھولوں کے ہار پہنا کر اور گلدستے پیش کر کے شاندار استقبال کیا۔ اس موقعہ پر نومنتخب منیجر راج کمار کھرانا نے کہا کہ وہ سبھی عہدیداران ممبران اور اپنے معاونین کو ساتھ لے کر انٹر کالج کے تعلیمی نظام کو مزید مضبوط بہتر بنائیں۔

خلیل الحیہ کو دھمکیاں: کیا بنیامن نتن یاھو اپنے سیاسی مستقبل کو بچانے کے لیے پورے خطے کو آگ میں جھونک رہا ہے؟

غزہ: جیسے جیسے رواں ماہ کی 27 اکتوبر کو ہونے والے صیہونی انتخابات قریب آ رہے ہیں، اس بات کے شدید خدشات بڑھتے جا رہے ہیں کہ بنیامن نتن یاھو کی حکومت عسکری دھمکیوں اور ٹارگٹ کلنگ کی کارروائیوں کو اپنے اندرونی سیاسی حساب کتاب اور انتخابی مقاصد کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ اس دوران یہ سنگین تنبیہات بھی سامنے آ رہی ہیں کہ ترکیہ میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے سربراہ ڈاکٹر خلیل الحیہ کو نشانہ بنانے سے پورا خطہ ایک ایسی علاقائی جنگ کی لپیٹ میں آ سکتا ہے جس کے ہولناک نتائج پر قابو پانا ناممکن ہو جائے گا۔

قابض صیہونی ریاست کے وزیر جنگ یسرائیل کاٹز کی طرف سے ڈاکٹر خلیل الحیہ کو قتل کرنے کی دھمکیوں پر فلسطینی اور ترکیہ کے سیاسی حلقوں کی طرف سے شدید تنقید کا سلسلہ جاری ہے۔ سیاست دانوں اور تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ دھمکیاں بنجمن نیتن یاھو کی حکومت کی شدید بوکھلاہٹ اور اس کے سیاسی اختیارات کے دیوالیہ پن کی عکاسی کرتی ہیں، جبکہ 'حماس' اور انصارِ مزاحمت کی کمیٹیوں نے عالمی خاموشی اور امریکی چھتری تلے اسے قابض حکام کی جارحانہ دھمکیوں اور ٹارگٹ کلنگ کی پرانی ڈگر کا تسلسل قرار دیا ہے۔

کیا نتن یاھو انتخابات سے قبل پوری خطے کو داؤ پر لگا دیں گے؟

ڈاکٹر ایاد القرا کا ماننا ہے کہ یسرائیل کاٹز کی ان دھمکیوں کو سرسری یا عام بیانات کے طور پر نہیں لیا جا سکتا، بالخصوص جبکہ ان میں نیٹو کے ایک اہم اور بڑی علاقائی طاقت ترکیہ کو بھی براہِ راست دھمکی دی گئی ہے، جس سے کشیدگی کے ایسے راستے کھل سکتے ہیں جو صرف فلسطینی میدان تک محدود نہیں رہیں گے۔

القرا نے قطری دارالحکومت دوحہ میں 'حماس' کے مذاکراتی وفد کو نشانہ بنانے کی صیہونی کوشش کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی اور ثالثی کا کردار ادا کرنے والے ممالک کے دارالحکومتوں تک ان کارروائیوں کا پھیلنا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ صیہونی ریاست جنگ کے دائرے کو کس حد تک پھیلانا چاہتی ہے۔

القرا کے مطابق ایران کو صیہونی ریاست کی طرف سے مسلسل دی جانے والی دھمکیوں اور اس کے ساتھ عسکری تصادم کو وسعت دینے کے امکانات کے سائے میں یہ خدشات مزید خطرناک ہو جاتے ہیں۔ بنجمن نیتن یاھو کو درپیش شدید سیاسی و انتخابی دباؤ کے باعث یہ سوالات اٹھ رہے ہیں کہ کیا وہ اپنے اندرونی بحرانوں کو باہر منتقل کرنے اور سکیورٹی و جنگ کا سہارا لے کر انتخابی فضا کو اپنے حق میں موڑنے کے لیے کسی نئی عسکری حماقت کا سہارا لے سکتے ہیں۔

القرا نے ان تمام تر امکانات کو پوری سنجیدگی سے لینے کی ضرورت پر زور دیا اور متنبہ کیا کہ اگر ان دھمکیوں کو عملی شکل دی گئی تو خطہ ایک تباہ کن تصادم میں دھکیل دیا جائے گا بالخصوص جبکہ جنگ بندی معاہدے کے باوجود غزہ میں صیہونی فوجی کارروائیاں جاری ہیں اور فلسطینی قیادت کو بیرونِ ملک نشانہ بنانے کا صیہونی سوابق موجود ہیں۔

انہوں نے صیہونی ریاست کو فراہم کی جانے والی مسلسل سیاسی و عسکری امداد اور اس کے مظالم کو روکنے کے لیے کسی بھی مؤثر دباؤ کی عدم موجودگی پر امریکی انتظامیہ کو اس تمام تر تعاون کا مکمل ذمہ دار ٹھہرایا۔ انہوں نے زور دیا کہ ترکیہ میں کسی بھی قسم کی ٹارگٹ کلنگ یا ایران پر بڑا حملہ ایک ایسی ہمہ گیر جنگ کو جنم دے سکتا ہے جو تمام فریقوں کے کنٹرول سے باہر ہو جائے گی۔

انہوں نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا کہ اصل خطرہ صیہونی انتخابی حساب کتاب کے ایک علاقائی جنگ کا شعلہ بن جانے میں ہے، اور انہوں نے عالمی برادری سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا تا کہ اس خطرناک تصاعد کو روکا جا سکے جس کے آغاز کا تو علم ہے لیکن انجام کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا۔

سیاسی بازار میں ٹارگٹ کلنگ کو بطور آلہ استعمال کرنا ایک جرم

دوسری طرف معروف مصنف اور سیاسی تجزیہ کار احمد الحیلہ کا کہنا ہے کہ یسرائیل کاٹز کی طرف سے خلیل الحیہ کو قتل کرنے کی دھمکی اس بات کی عکاس ہے کہ صیہونی سیاست کے بازار میں ٹارگٹ کلنگ کو کس طرح ایک سیاسی کارڈ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ شدید انتخابی مقابلے کی فضا نتن یاھو حکومت کو اس بات پر اکساتی ہے کہ وہ اپنے اندرونی معاملات کو سنبھالنے کے لیے اس قسم کے خطرات مول لے۔

الحیلہ نے واضح کیا کہ جب سیاسی آپشنز ختم ہو جاتے ہیں تو کشیدگی اور جنگ کو اقتدار میں رہنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ فلسطینی عوام اپنے خون سے ان سیاسی حساب کتاب کی قیمت چکاتے ہیں، جبکہ پورے خطے کا سکیورٹی اور امن داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ الحیلہ نے صیہونی تحرکات کو عالمی خاموشی سے جوڑتے ہوئے کہا کہ صیہونی ریاست کو روکنے کے لیے عالمی موقف کی عدم موجودگی ہی تل ابیب کو اس بات کا موقع دیتی ہے کہ وہ اپنی ان مہم جوئیوں اور دھمکیوں کے سلسلے کو بے خوف ہو کر آگے بڑھائے۔

سیاسی دیوالیہ پن اور ریاستی دہشت گردی

ان دھمکیوں پر اپنا موقف دیتے ہوئے اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے یسرائیل کاٹز کے بیانات کو منظم ریاستی دہشت گردی سے تعبیر کیا، جو کہ تحریک کے بیان کے مطابق بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور صیہونی حکومت و اس کے انتہا پسند ارکان کے شدید سیاسی دیوالیہ پن کا کھلا ثبوت ہے۔

حماس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ یہ دھمکیاں اس کے قومی موقف اور نظریے کو ہرگز تبدیل نہیں کر سکتیں، اور اس کی قیادت اپنے اصولی مطالبات پر اور زیادہ سختی سے قائم رہے گی۔ حماس نے ثالثین سے مطالبہ کیا کہ وہ ان بیانات کی سخت اور فیصلہ کن مذمت کریں اور صیہونی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ جنگ بندی کے معاہدے اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سرپرستی میں طے پانے والے روڈ میپ کے التزامات پر عمل درآمد کرے، بالخصوص جارحیت کا فوری خاتمہ اور فلسطینی عوام پر مسلط کردہ ظالمانہ محاصرہ ختم کرے۔ اسی سیاق و سباق میں حماس کے سیاسی بیورو کے رکن ڈاکٹر باسم نعیم نے کہا کہ تحریک کاٹز کی ان دھمکیوں کو پوری سنجیدگی سے لے رہی ہے، لیکن وہ اسے صیہونی انتہا پسندوں کی اس دوڑ کا حصہ سمجھتی ہے جس کا مقصد ووٹ حاصل کرنے کے لیے ہر طرف موت کا کھیل پھیلانا ہے۔

باسم نعیم نے صیہونی دھمکیوں کا بھرپور جواب دیتے ہوئے کہا کہ "کیا تو ہمیں اس چیز کی دھمکی دے رہا ہے جس کے لیے ہم دن رات رب کے حضور دعائیں مانگتے ہیں؟ یعنی شہادت؟ تیری یہ کوشش ناکام و نامراد ہو چکی ہے، ہم نصرت اور آزادی کے حصول تک اپنے راستے پر ثابت قدمی سے گامزن رہیں گے"۔

دوسری جانب فلسطین میں انصارِ مزاحمت کی کمیٹیوں نے اس بات پر زور دیا کہ خلیل الحیہ کو نشانہ بنانے کی دھمکیاں صیہونی قیادت کے درندہ صفت اور جارحانہ چہرے کو بے نقاب کرتی ہیں۔ کمیٹیوں نے واضح کیا کہ دھمکیاں اور ٹارگٹ کلنگ صیہونی دشمن کو نہ سیکیورٹی دے سکتی ہیں اور نہ ہی فتح، اور یہ مظلوم فلسطینی عوام، ان کی قیادت اور قومی طاقتوں کے عزم کو ہرگز توڑ نہیں سکتیں۔

کمیٹیوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ اپنی اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرے اور صیہونی رہنماؤں کو ان کے ہولناک جرائم پر کیفرِ کردار تک پہنچائے، اور دھمکیوں، ٹارگٹ کلنگ اور بلاوجہ کی جارحیت کی پالیسی کا خاتمہ کرے، نیز انہوں نے خبردار کیا کہ سزا کے خوف سے آزادی کے باعث خطے کو مسلسل ایک کھلے جنگی میدان کے طور پر استعمال کرنا تباہ کن ثابت ہوگا۔

یسرائیل کاٹز کی دھمکیاں شدید ترین سیاسی دیوالیہ پن

ترکیہ کے سرکاری سطح پر، صدارتی کمیونیکیشن ڈائریکٹر برہان الدین دوران نے کہا کہ یسرائیل کاٹز کی طرف سے جنگ بندی اور امن مذاکرات میں شامل شخصیات کو قتل کرنے کی دھمکیاں صیہونی حکومت کی اس سوچ کا ایک نیا ثبوت ہیں جو بین الاقوامی قوانین کو مکمل طور پر پاؤں تلے روندتی ہے اور عالمی برادری کی کھلم کھلا تذلیل کرتی ہے۔

دوران نے کہا کہ کاٹز کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی حکومت آنے والے انتخابات سے قبل کس قدر شدید سیاسی دیوالیہ پن کا شکار ہو چکی ہے، اور انہوں نے زور دے کر کہا کہ ترکیہ پر لگائے جانے والے من گھڑت الزامات غزہ میں صیہونی حکومت کے ہاتھوں ہونے والی نسل کشی کے ہولناک ریکارڈ کو ہرگز چھپا نہیں سکتے۔

ترک عہدیدار نے اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات میں شامل نمائندوں کو قتل کرنے کی کھلی دھمکی اس صیہونی ذہنیت کو ننگا کرتی ہے جو عالمی قوانین سے بالکل آزاد ہے، ایک ایسے وقت میں جب سیاسی کوششوں اور ثالثیوں کو جنگ بندی کو مستحکم کرنے اور تصادم کے دائرے کو پھیلنے سے روکنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔

ٹوٹے ہوئے اعضا اور علاج کے بغیر زخم: غزہ کے زخمی اسیران قابض صیہونی انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت کا شکار

غزہ: فلسطینی اسیران میڈیا آفس نے انکشاف کیا ہے کہ صیہونی 'جانوت' عقوبت خانے کی انتظامیہ غزہ کے اسیران کو ہر قسم کے طبی علاج سے محروم کرنے کا سلسلہ مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے، بالخصوص ان اسیران کو جو رواں ماہ کی سات تاریخ کو ہونے والی وحشیانہ سرکوبی اور تشدد کے دوران شدید زخمی ہوئے تھے اور ان کی ہڈیاں توڑ دی گئی تھیں اور انہیں زخموں کے ساتھ بغیر کسی طبی دیکھ بھال کے تڑپنے کے لیے لاوارث چھوڑ دیا گیا ہے۔ دفتر نے وضاحت کی کہ اس صیہونی جلادوں کے تشدد، پسلیوں میں شدید شکستگی اور سر میں گہرے زخم کا شکار ہونے والے ایک اسیر کو تاحال کوئی علاج میسر نہیں آ سکا، جبکہ انتظامیہ نے ایک اور اسیر کو جس کی ٹانگ میں دھاتی پلیٹیں لگی ہوئی ہیں اور وہ اب ہڈی ٹوٹنے کے شدید کرب میں مبتلا ہے اس کی بار بار التجا کے باوجود درد کش دوا (پین کلر) دینے سے بھی صاف انکار کر دیا ہے۔ علاج سے محرومی کا یہ ظالمانہ سلسلہ دائمی بیماریوں میں مبتلا اسیران تک پھیلا ہوا ہے، کیونکہ دفتر کے مطابق تھیلیسیمیا اور بلڈ پریشر کے مریض ایک اسیر کو بلڈ پریشر کی دوا تک فراہم نہیں کی جا رہی اور خوراک کی شدید قلت و ناقص معیار کے باعث اپنی گرفتاری سے لے کر اب تک وہ تقریباً 50 کلوگرام وزن کھو چکا ہے۔ دفتر نے مزید بتایا کہ خارش اور فنگل انفیکشن میں مبتلا اسیران شدید درد اور خارش کے باعث سونے سے قاصر ہیں، جبکہ ادویات اور صفائی کے سامان کی شدید قلت ہے۔ اسیران میڈیا دفتر کے مطابق کپڑے دھونے کی اجازت صرف دس دن میں ایک بار دی جاتی ہے، وہ بھی اتنے مختصر وقت کے لیے جو تمام اسیران کے لیے بالکل ناکافی ہوتا ہے۔ اسیران میڈیا دفتر نے اسیران کی صحت کی اس ہولناک ابتری کی تمام تر ذمہ داری قابض صیہونی ریاست پر عائد کرتے ہوئے بین الاقوامی اداروں اور ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے تا کہ بیماروں اور زخمیوں کے علاج کو یقینی بنایا جا سکے۔ یہ دل دہلا دینے والے انکشافات اسیران میڈیا دفتر کی جانب سے آٹھ اکتوبر کو شائع کردہ اس رپورٹ کے چند دن بعد سامنے آئے ہیں جس میں سات اکتوبر کو جیل کے اندر غزہ کے اسیران پر ہونے والے ہولناک حملے کی تفصیلات بیان کی گئی تھیں، جب صیہونی جلادوں نے ربڑ کی گولیوں، آنسو گیس، پیپر اسپرے اور لاٹھیوں کا بے دریغ استعمال کیا اور اسیران کے کمروں میں خونخوار پولیس کتوں کو چھوڑ دیا تھا۔ دفتر کے مطابق اس صیہونی سفاکیت کے نتیجے میں متعدد اسیران کے ہاتھ ٹوٹ گئے، جبکہ ایک اسیر کا ہاتھ بم لگنے سے شدید جھلس گیا، اسی طرح ایک اور اسیر کو اس کی پہلے سے زخمی اور دھاتی پلیٹوں سے جڑی ٹانگ پر بے دردی سے پیٹا گیا اور اسے ہسپتال یا کلینک منتقل کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ صیہونی اہلکاروں کی مار پیٹ کا نشانہ خارش اور پھوڑے پھنسیوں میں مبتلا اسیران بھی بنے، جس سے ان کے پرانے زخموں سے خون جاری ہو گیا۔ دفتر نے یہ بھی بتایا کہ اس وحشیانہ کارروائی کے دوران اسیران کو ناشتے سے محروم رکھا گیا، دوپہر کے کھانے میں شدید تاخیر کی گئی اور انہیں باتھ روم استعمال کرنے سے بھی روک دیا گیا۔ 'جانوت جیل' میں طبی دیکھ بھال کا یہ بحران اس حالیہ حملے سے شروع نہیں ہوا بلکہ کمیشن برائے امور اسیران نے بھی گذشتہ 12 اگست کو شائع کردہ اپنی ایک رپورٹ میں جو اسیران کی ملاقاتوں اور ان کے انکشافات پر مبنی تھی بے تھپڑ و تشدد، سرکوبی، طبی خدمات کے فقدان اور ذاتی ضروری اشیاء کی شدید قلت کو دستاویز کیا تھا۔ کمیشن نے اس وقت رپورٹ کیا تھا کہ بعض کمروں میں 12 اسیران کو ٹھونسا گیا تھا جہاں صرف 10 بستر موجود تھے، جس کی وجہ سے دو اسیران کو ننگی زمین پر سونا پڑتا تھا، اس کے علاوہ صبح کی گنتی سے لے کر شام تک گدے ضبط کر لیے جاتے تھے اور کپڑے دھونے کی نوبت دو دو ہفتوں کے وقفے سے آتی تھی۔ یہی وہ خستہ حال ظالمانہ حالات ہیں جن کے اندر زخمی اسیران صیہونی حملوں کا سامنا کر رہے ہیں اور انہیں علاج سے مسلسل محروم رکھا جا رہا ہے۔

یونیسکو نے فلسطینی ثقافتی ورثے اور تعلیمی اداروں کے تحفظ سے متعلق دو قراردادیں متفقہ طور پر منظور کرلیں

یونیسکو: اقوامِ متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے "یونیسکو" نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تاریخی مقامات اور تعلیمی تنصیبات پر قابض صیہونی دشمن کے متواتر حملوں کے تناظر میں فلسطینی ثقافتی ورثے کے تحفظ اور تعلیمی و ثقافتی اداروں کی بحالی ونگہداشت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فلسطین کے بارے میں دو اہم ترین قراردادیں متفقہ طور پر منظور کرلی ہیں۔

ان دونوں قراردادوں کی منظوری یونیسکو کے 225 ویں اجلاس کے دوران عمل میں آئی جن میں سے پہلی قرارداد مقبوضہ فلسطینی سرزمین کی عمومی صورت حال سے متعلق ہے، جبکہ دوسری قرارداد تعلیمی اور ثقافتی اداروں کے بارے میں یونیسکو کی ماضی کی قرارات کے عملی نفاذ سے تعلق رکھتی ہے۔

یہ دونوں قراردادیں فلسطینی ثقافتی ورثے کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں، جن میں مقبوضہ بیت المقدس، الخلیل اور بیت لحم کے تاریخی و مقدس مقامات کا تحفظ، تعلیمی و ثقافتی اداروں کی نگہداشت، اور یونیسکو کی متعلقہ قرارات پر عملدرآمد کی مسلسل مانیٹرنگ شامل ہے، تا کہ فلسطینی تہذیبی و تاریخی ورثے کو محفوظ بنایا جا سکے اور تعلیمی و ثقافتی عمل کا تسلسل یقینی رہے۔

دوسری جانب یونیسکو میں فلسطین کے مستقل مندوب سفیر عادل عطیہ نے ان دونوں قراردادوں کی متفقہ منظوری کو سراہتے ہوئے اس سلسلے میں رکن ممالک اور یونیسکو کے سیکرٹریٹ کی مخلصانہ کوششوں پر فلسطینی ریاست کی جانب سے گہرے تشکر کا اظہار کیا۔ عادل عطیہ نے اس بات پر زور دیا کہ صیہونی ریاست کی طرف سے سکولوں، یونیورسٹیوں، تاریخی ورثے کے مقامات اور صحافیوں کو نشانہ بنانے کے ہولناک اثرات صرف فلسطینی عوام تک محدود نہیں ہیں، بلکہ یہ خود یونیسکو کے بنیادی مینڈیٹ، اقدار اور ان تمام اصولوں پر حملہ ہے جن کے دفاع کے لیے اس عالمی ادارے کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

انہوں نے فلسطینی ثقافتی ورثے پر صیہونی تجاوزات، تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے، اور اس کے ساتھ ساتھ طلبہ، صحافیوں اور کسانوں کے خلاف صیہونی مظالم میں روزافزوں اضافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، یونسکو کو اس قابل بنانے کی اشد ضرورت پر زور دیا کہ وہ تعلیم، ثقافت اور تاریخی ورثے کے تحفظ کے لیے اپنی بین الاقوامی ذمہ داریاں نبھا سکے۔ سفیر عادل عطیہ نے زور دے کر کہا کہ یونسکو کی منظور شدہ قرارات کو محض کاغذ کی حد تک محدود رکھنے کے بجائے زمین پر عملی اقدامات اور واقعی نتائج میں ڈھالا جائے، تا کہ فلسطینی تاریخی مقامات اور تعلیمی و ثقافتی اداروں کو صیہونی ریاست کے مزید مظالم اور بربریت کا شکار ہونے سے بچایا جا سکے۔ انہوں نے صیہونی ریاست کی ان تمام تر خلاف ورزیوں اور غنڈہ گردی کا فوری خاتمہ کرنے کا مطالبہ کیا جو فلسطینی ثقافتی شناخت کو مٹانے کی ناپاک کوششوں پر مبنی ہیں اور اپنے حضارتی و تاریخی ورثے کو محفوظ رکھنے اور تعلیم حاصل کرنے کے فلسطینی عوام کے مسلمہ بنیادی حق پر حملہ آور ہیں۔

پچاس دنوں سے مسلسل قید تنہائی اور تشدد کا شکار فلسطینی صحافیہ بشریٰ الطویل کی انتظامی حراست میں توسیع

غزہ: قابض صیہونی حکام نے فلسطینی اسیر صحافیہ 33 سالہ بشریٰ الطویل کی بلا جواز انتظامی قید میں مزید چار مہینوں کے لیے توسیع کر دی ہے، جبکہ گذشتہ 50 دنوں سے وہ مسلسل قیدِ تنہائی، شدید مار پیٹ اور بدترین تشدد کا شکار ہیں۔ اس حوالے سے حقائق کا انکشاف کلب برائے اسیران نے بروز پیر ایک تحریری بیان میں کیا۔

کلب برائے اسیران نے اپنے بیان میں وضاحت کی کہ بشریٰ الطویل کو اس وقت مقبوضہ فلسطین کے جنوب میں واقع بئر السبع کے "اوہلی عوز" جیل کے قید تنہائی والے حصے میں رکھا گیا ہے، جہاں انہیں گذشتہ عرصے کے دوران مختلف جیلوں اور قید تنہائی کے سیلوں میں مسلسل منتقل کیا جاتا رہا، جس نے ان کی صحت اور قید کے حالات کی قانونی مانیٹرنگ کو شدید دشوار بنا دیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ان کی قیدِ تنہائی کے خاتمے اور رہائی کے لیے قانونی جدوجہد جاری ہے، جبکہ بار بار جیلوں کی تبدیلی اور ناکہ بندیوں کے باعث قانونی ٹیموں کو ان سے ملاقات میں شدید رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ کلب برائے اسیران نے قابض صیہونی عقوبت خانوں کے اندر فلسطینی اسیرات کے خلاف انتظامی قید، قیدِ تنہائی، مار پیٹ، اور طبی غفلت میں اضافے پر شدید خبردار کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ صیہونی جیل کے اندر اسیرات میں جلد کی موذی بیماری خارش (اسکیبیز) تیزی سے پھیل رہی ہے۔

اسی سیاق و سباق میں کلب برائے اسیران نے اعلان کیا کہ صیہونی جیلوں میں قید کل 87 اسیرات میں سے بغیر کسی جرم یا مقدمے کے انتظامی قید کا سامنا کرنے والی فلسطینی اسیرات کی تعداد بڑھ کر 21 ہو گئی ہے۔ یہ اضافہ البیرہ شہر سے تعلق رکھنے والی سمر حمد کے لیے چار ماہ کی انتظامی قید کا آرڈر جاری ہونے کے بعد ہوا، جنہیں گذشتہ پانچ اکتوبر کو حراست میں لیا گیا تھا۔

کلب برائے اسیران نے عالمی حقوقِ انسانی کے اداروں، بالخصوص ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی سے فوری اور اضطراری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے تا کہ بشریٰ الطویل کی قیدِ تنہائی کا فوری خاتمہ کیا جا سکے، ان کے تحفظ کو یقینی بنا کر ان کی رہائی ممکن بنائی جا سکے، اور دیگر تمام مظلوم فلسطینی اسیرات کے خلاف صیہونی مظالم کا احتساب کیا جا سکے۔

واضح رہے کہ بشریٰ الطویل ان غیور صحافیوں میں شامل ہیں جنہیں گذشتہ برسوں میں متعدد بار صیہونی انتظامی قید بند کا سامنا کرنا پڑا ہے، جبکہ وہ خود بھی ایک سابق اسیر اور انتظامی قیدی جمال الطویل کی بیٹی ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی کے کئی سال صیہونی عقوبت خانوں میں کاٹے ہیں۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کے اصول اور قیدیوں کے ساتھ سلوک کے اقوامِ متحدہ کے بنیادی اصول جنہیں « نیلسن منڈیلا قواعد » کے نام سے جانا جاتا ہے، غیر معینہ مدت اور طویل قیدِ تنہائی کو سخت ممنوع قرار دیتے ہیں۔ نیلسن منڈیلا قواعد کی رو سے کسی قیدی کو انسانی رابطہ میسر آئے بغیر روزانہ 22 گھنٹے یا اس سے زائد قید رکھنا قید تنہائی کہلاتا ہے، جبکہ 15 دن سے زائد کی مسلسل قیدِ تنہائی کو طویل اور انتہائی شدید نوعیت کا تشدد شمار کیا جاتا ہے، جس کی اجازت صرف استثنائی حالات میں آخری حربے کے طور پر انتہائی مختصر مدت کے لیے ہی دی جا سکتی ہے۔

مقبوضہ مغربی کنارہ بشمول مقبوضہ بیت المقدس روزانہ کی بنیاد پر صیہونی فوج کے وحشیانہ دھاووں، گھروں کی تلاشی اور گرفتاریوں کا مرکز بنا ہوا ہے، جس کے ساتھ ساتھ یہودی آباد کاروں کی غنڈہ گردی اور دہشت گردی میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے، جس سے ان علاقوں میں فلسطینی وجود کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

حقوقِ انسانی کی تنظیموں کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت تقریباً 350,9 فلسطینی اسیران صیہونی عقوبت خانوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، جن میں 350 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ حقوقِ انسانی کی فلسطینی اور بین الاقوامی رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ ان اسیران کو شدید تشدد، بھوک سے مارنے، اور طبی غفلت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، جن سفاکانہ اقدامات کے نتیجے میں دسیوں اسیران جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔

قابض اسرائیل اپنے معاہدوں سے مکرنے کے ساتھ ساتھ غزہ معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کر رہا ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی منظم انداز میں مسلسل دھجیاں اڑا رہا ہے، جس کے نتیجے میں اب تک تقریباً 500,1 بے گناہ فلسطینی شہید اور قریب 000,5 زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ قتل و غارت گری، بھوک سے مارنے، امداد کی آمد کو محدود کرنے اور بازآبادکاری و تعمیری سامان کی فراہمی پر پابندی کا سلسلہ بھی بلا تعطل جاری ہے۔ حازم قاسم نے اس بات پر زور دیا کہ قابض دشمن معاہدے کے تحت اپنی تمام تر ذمہ داریوں سے صاف مکر رہا ہے اور غزہ کی زمین پر اپنے غاصبانہ تسلط کو مسلسل وسعت دے رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی گزرگاہوں کو متواتر بند رکھا جا رہا ہے اور عام شہریوں کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں، جبکہ دوسری جانب ثالث اسے معاہدے کی پاسداری پر مجبور کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں اور امریکی انتظامیہ کا کوئی بھی مؤثر دباؤ سامنے نہیں آ رہا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ غزہ پٹی کو مسلسل بمباری، گھروں کی تباہی اور شہریوں کی جبری بے دخلی کے سائے میں ایک کھلی نسل کشی اور قتل عام کا سامنا ہے، اور انہوں نے صیہونی ریاست کے ان تمام من گھڑت دعوؤں کو سخت رد کر دیا جن کا مقصد جارحیت میں شدت لانا اور عسکری کارروائیوں کے دوبارہ آغاز کا جواز پیش کرنا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ فلسطینی جنگ بندی کے معاہدے کی تمام شقوں پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے تمام متعلقہ عالمی فریقوں اور ذمہ داروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں پوری کریں اور صیہونی تجاوزات کو روکنے، معاہدے کے مکمل نفاذ کو یقینی بنانے اور قطاع غزہ میں انسانی امداد کی فوری فراہمی کے لیے قابض دشمن پر مؤثر دباؤ ڈالیں۔ اندرونی سیاسی معاملے کے حوالے سے حازم قاسم نے واضح کیا کہ انتخابات فلسطینی عوام کا ایک بنیادی اور دیرینہ حق اور قومی استحقاق ہیں، جسے ہرگز غصب نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے سیاسی حساب کتاب کی نذر کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے انتخابی عمل کو مسلسل التوا میں ڈالنے اور قومی فیصلوں پر اجارہ داری قائم رکھنے کو یکسر مسترد کر دیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔